تعبیر شرح نحو میر

اردو سوال وجواب

بفیض تربیت
شیخ الصرف والنحو حضرت مولانا
علی محمد حقانی نور اللہ مرقدہ
بانی جامعہ اسلامیہ دودائی روڈ لاڑکانہ سندھ

تصنیف لطیف
ابو طلحہ عبد الباسط لاڑکانوی
فاضل جامعہ دار العلوم کورنگی کراچی
واستاد جامعہ اسلامیہ دودائی روڈ لاڑکانہ سندھ

ناشر مکتبہ براء بن مالک دودائی روڈ لاڑکانہ-سندھ-پاکستان

ما احسن ھٰذا النحو الذی نحوت

(حضرت علیؓ)

علم نحو کا خزانہ ایک ہزار سوال وجواب کی صورت میں،
نحو میر کی شاندار شرح اور مشکل مقامات کا تسلی بخش حل

دینی مدارس کے طلباء و طالبات اور عربی گرامر کے شائقین کے لیئے یکساں مفید نحوی
تمرینات اور تراکیب کا بہترین حل، امتحانی تیاری کا ایک لاجواب تحفہ

تعبیر شرح نحو میر

اردو سوال وجواب

تصنیف لطیف
ابو طلحہ عبد الباسط لاڑکانوی
فاضل جامعہ دار العلوم کورنگی کراچی
واستاد جامعہ اسلامیہ دودائی روڈ لاڑکانہ سندھ

فون: 0332-2775152 – 0306-8249007

نام	:	تعبیر شرح نحو میر (اردو سوال وجواب)
مصنف	:	ابو طلحہ عبد الباسط لاڑکانوی
نظر ثانی	:	مولانا شمشاد علی جونیجو سلمہٗ
صفحات	:	۳۳۵
تعداد	:	ایک ہزار
اشاعت	:	سن ۱۴۳۶ھ۔ جولاء ۲۰۱۵ء
ھدیہ	:	۲۵۰ روپیہ
کمپوزنگ	:	عباس آزر
		کاتب پرنٹنگ پریس لاڑکانہ 0744046727
ناشر	:	مکتبہ براء بن مالک نزد جامعہ اسلامیہ دودائی روڈ لاڑکانہ 03322775152

ملنے کے پتے:

جامعہ اسلامیہ دودائی روڈ لاڑکانہ -مکتبہ حقانیہ دودائی روڈ لاڑکانہ
مکتبہ دار السلام غالب نگر لاڑکانہ - مکتبہ امدادیہ مارکیٹ ٹاور حیدرآباد
اسلامی کتب خانہ نیو ٹاؤن کراچی- مکتبہ اصلاح و تبلیغ حیدرآباد
مولانا عطاء اللہ بن ابی بکر عباسی قدیمی مدرسہ نئوں دیرو روڈ لاڑکانہ
مکتبۃ البخاری سکھر۔ دار الاشاعت اردو بازار کراچی۔

اہم گذارش

الحمدللہ! پروف ریڈنگ کی تصحیح وغیرہ بڑے اہتمام سے کی گئی ہے پھر بھی اگر کوئی لغزش یا غلطی رہ گئی ہو تو نشاندہی کرنے پر شکریہ کے ساتھ آئندہ طباعت میں درستگی کی جائے گی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیش لفظ

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم اما بعد!

بندہ نے درس نظامی کی تعلیم بفضلہ تعالیٰ درجہ اعدادیہ سے موقوف علیہ تک مادر علمی جامعہ اسلامیہ اشاعت القرآن والحدیث دودائی روڈ لاڑکانہ سندھ میں اپنے پیارے نانا جان شیخ الصرف والنحو حضرت مولانا علی محمد حقانیؒ کے زیر سایہ حاصل کی۔ اسکے بعد طاہر والی پنجاب سے تکمیل کرنے کے بعد۔ دورہ حدیث شریف کی سعادت عالم اسلام کی عظیم دینی درسگاہ جامعہ دار العلوم کورنگی کراچی سے حاصل کی اور سَنَد فراغت پانے کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے مشغلہ تدریس سے منسلک ہوا اللھم لک الحمد ولک الشکر۔

بحمد اللہ وفضلہ ۱۹ شوال ۱۴۲۶ء میں بندہ کو جامعہ اسلامیہ لاڑکانہ میں دورانِ تدریس علم نحو کی مشہور کتاب "نحو میر" پڑھانے کی سعادت نصیب ہوئی۔ طلباء کی آسانی کے لیے "نحو میر" کتاب کو سوال وجواب کی صورت میں پڑھایا۔ اس کا بہت اچھا نتیجہ ظاہر ہوا طلباء کو خاطر خواہ فائدہ ہوا۔

پھر اساتذہ اور احباب کے مشورہ سے "نحو میر" کو مزید واضح اور آسان کرنے کے لیے باقاعدہ شرح کی صورت میں ایک کتاب ترتیب دینے پر اتفاق ہوا۔ اور یوں تقریباً گیارہ سال کی طویل مدت میں یہ کتاب بنام "تعبیر شرح نحو میر" شایع ہوکر آپ حضرات کے ہاتھوں میں ہے جو کہ علم نحو سے متعلق عربی، اردو، فارسی اور سندھی کے تقریبا ۶۰ کتب سے ماخوذ ہے فَلِلہ الحَمْد والمنۃ۔

امید ہے کہ اگر طلباء آپس میں روزانہ متعلقہ درس کے حصہ کا اس کتاب سے مذاکرہ کریں گے تو مسائل نحو اچھی طرح یاد ہو جائیں گے نیز نحو کی اہم جزئیات و نکات بھی حل ہو جائیں گے۔

اس تحریر کی تکمیل پر اپنے مخلص ساتھیوں کا نہایت شکر گذار ہے جن کی توجہ، دعائوں، مفید مشوروں اور تعاون سے یہ علمی سرمایہ اہل علم کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔ یعنی برادرم مولانا علی اکبر تونیہ صاحب اور خالی محترم مولانا مسعود احمد صاحب سومرو مدرسین جامعہ اسلامیہ دودائی روڈ لاڑکانہ جنہوں نے میری املاء شدہ کاپی کو مستقل کتابی صورت میں لانے کا قیمتی مشورہ دیا۔

ماشاء اللہ عزیزی منیر احمد چنڑ سلمہ کے ساتھ ساتھ مولوی عبد الباسط گھوٹوی اور مولوی سید عرفان علی شاہ صاحب کے ابتدائی تعاون سے خوب ہمت بڑھی اور مولانا عبد السلام تونیہ صاحب اور مولانا عطاء اللہ بن ابی بکر عباسی صاحب کا بھی پروف ریڈنگ میں بڑا ساتھ رہا۔ لیکن برادر حقیقی قاری عبد المالک آرائیں صاحب کا تو کہنا ہی کیا جو کئی سال پہلے ہی طباعت کی مد میں تعاون کر چکے ہیں۔ یہ سب کچھ دین عالی کی خدمت کے لیئے ہے۔ اللہ تعالی سب کو اپنی شان کے مطابق دنیا و آخرت میں جزاء خیر نصیب فرمائے آمین۔

ابو طلحہ عبد الباسط لاڑکانوی

انتساب

بندہ اپنی اس علمی کاوش کو اپنے والدین مکرمین اور اپنے محبوب اساتذہ کے نام منسوب کر کے اپنی سعادت سمجھتا ہے خصوصًا۔

☆ بابا سائیں استاد العلماء حضرت مولانا علی محمد حقانیؒ، بانی جامعہ اسلامیہ دودائی روڈ لاڑکانہ ☆ شہیدِ اسلام حضرت مولانا ڈاکٹر خالد محمود سومرو نوراللہ مرقدہ ☆ استاد ابو الخلیل قاری امیر الدین انورؒ گھوٹکی ☆ حضرت مولانا مفتی غلام الرسول عباسی زید مجدہٗ ☆ مناظر اسلام حضرت مولانا امان اللہ جمالی زید مجدہٗ، سکھر ☆ حضرت مولانا محمد امینؒ ٹھیڑہی سندھ ☆ جامع المعقول والمنقول حضرت مولانا منظور احمد نعمانیؒ طاہر والی پنجاب ☆ بقیۃ السلف حضرت مولانا استاد حاجی احمد صاحب زید مجدہٗ، طاہر والی ☆ حضرت مولانا استاد قاری اللہ بخشؒ طاہر والی ☆ شیخ التفسیر والحدیث حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدرؒ، گوجرانوالہ ☆ شیخ الحدیث حضرت مولانا سبحان محمودؒ شیخ الحدیث وناظم تعلیمات دارالعلوم کراچی ☆ مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا محمد رفیع عثمانی صاحب زید مجدہٗ کراچی ☆ شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب زید مجدہٗ، کراچی ☆ حضرت مولانا مفتی محمود اشرف عثمانی صاحب زید مجدہٗ کراچی ☆ استاد حضرت مولانا شمس الحق ؒ خان صاحب ناظم تعلیمات جامعہ دارالعلوم کورنگی کراچی ☆ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن صاحب زید مجدہٗ، مدیر مسئول ماہنامہ البلاغ کراچی ☆ حضرت مولانا استاد افتخار احمد صاحب اعظمی زید مجدہ، استاد دارالعلوم کراچی۔

ابو طلحہ عبد الباسط لاڑکانوی

تقریظات و تصدیقات علماء کرام

شیخ الحدیث حضرت مولانا ڈاکٹر محمد ادریس سومرو صاحب

رکن اسلامی نظریاتی کونسل پاکستان، انچارج قاسمیہ لائبریری کنڈیارو، سندھ)

بر صغیر کے مدارس میں رائج درس نظامی کے مؤلفین کی فہرست میں دو نام ایسے ہیں، جن کو یہ شرف حاصل ہے کہ ان کی تألیفات کی بڑی تعداد پڑھائی یا مطالعہ کی جاتی ہیں اور انہوں نے درسی کتب پر حواشی بھی لکھے ہیں۔

☆ علامہ سعد الدین مسعود بن عمر تفتازانی (۷۲۲۔ ۷۹۲ھ) جن کی مندرجہ ذیل کتب درس نظامی میں داخل ہیں۔

- تہذیب المنطق (جو شرح تہذیب للیزدی کے ساتھ متن کے طور پر پڑھائی جاتی ہے)
- مختصر المعانی
- مطول
- شرح العقائد النسفیہ
- تلویح شرح توضیح

اس کے ساتھ ساتھ زنجانی اور قطبی پر ان کے حواشی ہیں، جو مطالعہ میں رکھے جاتے ہیں۔

☆ علامہ میر سید شریف علی بن محمد جرجانی (۷۴۰۔ ۸۱۶ھ) جن کی مندرجہ ذیل کتب درس نظامی میں داخل ہیں:

- نحو میر
- صرف میر
- میر ایساغوجی
- میر قطبی
- صغریٰ
- کبریٰ
- اوسط

- شرح المواقف
- شریفیہ (جو اپنی شرح: رشیدیہ کے ساتھ پڑھائی جاتی ہے)
- تعریفات الاشیاء (حصہ منطق) (جس پر علامہ غلام مصطفی قاسمی رحمۃ اللہ علیہ (ت: ۲۰۰۳م / ۱۴۲۴ھ) نے مفید الطلباء کے نام سے ایک حاشیہ تحریر فرمایا تھا، اور وہ سب سے پہلے دیوبند میں شایع ہوا)۔

اس کے ساتھ ساتھ سراجی پر ان کی شرح "شریفیہ" اور کافیہ پر ان کی شرح فارسی (جس کا نام بھی شریفیہ ہے) مطالعہ کی جاتی ہیں۔

اگر اس سلسلہ میں دونوں بزرگوں کے درمیان تقابل کیا جائے تو میر سید شریف کا پلڑا ابھاری نظر آتا ہے، جن کی دس کتب، درس نظامی میں داخل نصاب رہی ہیں، جن میں سر فہرست "نحو میر" ہے۔ فارسی زبان میں عربی نحو کے لیے تیار کردہ یہ مختصر رسالہ، جس کے مقدمہ میں مؤلف نے اپنا نام بھی تحریر نہیں فرمایا، ایسا مقبول ہوا کہ بر صغیر کے مدارس عربیہ میں عربی نحو سمجھانے کے لیے پہلا رسالہ یہ ہی پڑھایا جاتا ہے۔ لاکھوں طلباء نے اسے حرز جان بنایا، ہزاروں طلباء نے بر زبان یاد کیا، سینکڑوں کی تعداد میں شروح و حواشی لکھے گئے۔ دنیا کی کافی زبانوں میں اس کا ترجمہ ہوا، آج تک اس کی مقبولیت کم نہیں ہوئی، بلکہ روز بروز افزون تر ہے، "ضرب زید عمرا" طرز کی پہلی تمرینات وترکیبات اسی کتاب میں کی جاتی ہیں۔

میر سید شریف کے ساتھ قلبی محبت طالب العلمی کے دور سے ہی رہی ہے، یہ ہی محبت مجھے کھینچ کر شیراز (ایران) لے گئی، جہاں راقم الحروف ان کی مزار پُر انوار کی زیارت سے مشرف ہوا۔ اور بہت خوش ہوا کہ جس کی کتاب بچپن میں پڑھی تھی، آج ان کے سامنے باادب کھڑا ہوں۔ جیسا کہ میں نے ذکر کیا، نحو میر پر سینکڑوں کی تعداد میں شروح و حواشی لکھے گئے ہیں اور لکھے جارہے ہیں، سندھ کے کافی علماء نے نحو میر پر کام کیا ہے۔ بعض نے سندھی تراجم کیے، بعض نے سندھی میں شروح لکھیں اور بعض نے اردو میں۔ جن میں مندرجہ ذیل علماء کرام سر دست میرے ذہن میں آتے ہیں:

۱۔ مولانا شبیر احمد بھٹو صاحب، پریالو، خیر پور میرس (تیسیر النحو)

۲۔ مولانا جمیل احمد انڈھڑ صاحب، سکھر (التنویر)

۳۔ مولانا غلام حسین ولیدائی صاحب، لاڑکانہ (ت:۱۹۶۸)

۴۔ مولانا احمد الدین کھوسو صاحب، نواب شاہ

۵۔ مولانا محمد معروف متعلوی صاحب، ٹیاری (ت:۱۹۸۱م)

۶۔ قاضی فتح محمد نظامانی صاحب، ٹنڈو قیصر، حیدرآباد

۷۔ مولانا عبد القادر براہوی صاحب، خضدار

۸۔ مولانا نظر محمد مصطفوی صاحب، کھڑا شریف

۹۔ مولانا محب اللہ مری بلوچ صاحب، سیدو باغ، کنڈیارو

۱۰۔ مولانا مفتی غلام قادر صاحب، دارالہدی ٹھیڑھی، خیر پور میرس (القول الظهیر)

۱۱۔ حافظ عبد الرزاق مہران سکندری، سانگھڑ (مهران منیر)

سندھ کے نوجوان عالم اور بہترین مدرس (کہ تدریس ہی ان کا اوڑھنا اور بچھونا ہے) مولانا عبد الباسط لاڑکانوی نے بھی "تعبیر" کے نام سے نحو میر کی ایک شرح لکھی ہے، جو میرے سامنے ہے، اور وہ سوال وجواب کے طرز پر ہے۔ ماشاء اللہ انداز نرالہ ہے۔

وللناس فیما یعشقون مذاهب

امید واثق ہے کہ اس شرح سے طلباء کرام کے ساتھ ساتھ، اساتذہ کرام بھی مستفید ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور دست بدعا ہوں کہ اس شرح کو زیادہ سے زیادہ سود مند اور مفید بنائے۔ آمین۔

محمد ادریس سومرو
قاسمیہ لائبریری کنڈیارو
ممبر اسلامی نظریاتی کونسل پاکستان

۱۹ ذوالحجہ ۱۴۳۵ھ
۱۵ اکتوبر ۲۰۱۴م

مفسرِ قرآن، محققِ دوران شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی عبدالوهاب چاچڑ زید مجده جامعه عربیه دارالعلوم الشرعیه روہڑی سندھ

نحمد الله العظیم ونصلی علیٰ رسول الکریم

امابعد! سندھ میں لاڑکانہ خطہ کو یہ خصوصیت حاصل ہے کہ کہ یہ خطہ ارض رجال کار پیدا کرنے میں اپنا ثانی نہیں رکھتا۔ مولانا عبد الباسط بھی اسی خطہ سے تعلق رکھنے والے ہیں بلکہ امام الصرف والنحو حضرت مولانا علی محمد حقانی کے نواسے ہیں۔

نحو میر کی شرح پر بہت سارے علماء کرام کی تصنیفات ہیں لیکن سوال جواب کی طرز پر یہ منفرد شرح ہے۔ تعبیر شرح نحو میر کا میں نے کافی حد تک مطالعہ کیا ہے۔ سلیس اردو میں عمدہ شرح ہے۔ مولانا عبد الباسط نوجوان عالم دین ہے۔ اس کے منصوبوں میں کافی کام رکھا ہوا ہے انشاء اللہ تعالیٰ وہ سب وقت پر منظر عام پر آجائیگا۔ بھر حال یہ کتاب نحو میر کے سہل بنانے میں اچھا مدد گار بنے گا۔ اللہ تعالیٰ اس شرح کو مفید عام اور مقبول عام بنائے۔ آمین! آمین! آمین!

والسلام

عبد الوهاب چاچڑ
صدر المدرسین، شیخ الحدیث
جامعہ عربیہ دار العلوم الشرعیہ روہڑی
و مدیر اعلیٰ ماہوار شریعت
27 رجب المرجب 1436ھ
17 مئی 2015

الشیخ المقری عوض احمد حجازی

معلم القرآن الکریم جمهوریہ مصر العربیہ۔

الحمدللہ الذی جعل اللسان العربی خیر لسان واختارہ لغتہ للقرآن وجعلہ نور الکل بیانٍ وفیہ جعل وصف فصاحۃ للّسانِ۔

وھذا کتاب "تعبیر النحو" باللّغتہ الاردیتہ لتعلیمِ راغبی اللغتہ العربیۃ "للّشیخ" عبدالباسط لارکانوی اسال اللہ الذی خلق الانسان علمہ البیان ان یجعلہ فتح باب للمعرفہ صحیح اللسان حتیٰ تظھر لغتہ القرآن وجعلہ صونا للسان من الانحراف والخطأ فی القرآن وآثابہ ربہ عنہ خیر الجنان انہ ھو الرحیم المَنَّان۔

عوض احمد حجازی

معلم القرآن الکریم

جمھوریہ مصر العربیہ

شیخ التفسیر والحدیث بقیۃ السلف حضرت مولانا منظور احمد نعمانی

زید مجدہ مہتمم مدرسہ احیاء العلوم ظاہر پیر ضلع رحیم یار خان

مُوَضِّحُ مُشَرِّحِ نحو میر ہست

کتابے مُسَمیٰ بہ تعبیر ہست

اصول و فروع شد مکمل بیاں

تراکیب مغلق ازو شد عیاں

مُفِیُضان عُلَّام راشد مفید

طلبگار غوّاص زو مستفید

مُولِفّ ایں عبد باسط فقیہ

محقق مدرس شریف و وجیہ

خدا یا ایں تالیف منظور کن

دل وجان طُلاّب مسرور کن

احقر

منظور احمد نعمانی

مدرسہ احیاء العلوم ظاہر پیر رحیم یار خان

حضرت مولانا ارشاد احمد زید مجدہ

دارالعلوم کبیر والا خانیوال پنجاب

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

امابعد! برادرم حضرت مولانا عبدالباسط صاحب سلمہٗ اللہ کی مرتب کردہ تعبیر شرح النحو میر مختلف مقامات سے دیکھنے کا اتفاق ہوا موصوف نے بہت محنت فرمائی ایک علمی خزانہ علماء و ذوالاستعداد طلبہ کیلئے جمع فرمایا اگرچہ نحو میر کے طلبہ کی استعداد سے تو بلند ہے شاید کم استعداد والے اس سے کامل نفع حاصل نہ کر سکیں مگر نحوی ذوق رکھنے والے علماء و طلبہ کے لئے بڑا خزانہ ہے حق تعالیٰ شانہٗ موصوف کو اس عظیم محنت پر اپنے شان کے مطابق دنیا آخرت میں بہتر سے بہتر بدلہ نصیب فرمائیں۔

احقر

ارشاد احمد عفی عنہ

دار العلوم عید گاہ کبیر والا خانیوال

۱۸ شعبان ۱۴۳۵ھ

حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی دامت برکاتہم العالیہ

مصنف کتب کثیرہ شیخ الحدیث جامعہ ابو ہریرہ

خالق آباد نوشہرہ سرحد

نحو میر کی سوالات و جوابات کی صورت میں توضیح و تشریح اور اپنے طرز کی پہلی آسان "سلیس" مفصل اور تفہیم میں موثر اور جامع شرح مولانا عبد الباسط مد ظلہ کو لکھنے کی توفیق مل رہی ہے۔ جہاں سے کھولی پڑھتا ہی چلا گیا، وہی درسی باتیں جو اساتذہ پڑھاتے ہیں آسان مگر نئے اور جدید انداز میں دلچسپ نافع اور زود حفظ بن گئی ہیں۔

میری دلی دعا ہے کہ باری تعالیٰ مولانا عبد الباسط کی اس پہلی علمی اور قلمی کاوش کو قبول فرماوے ابھی تو یہ موصوف کے سلسلہ تحریر کا نقش اول ہے جب آغاز کا یہ عالم ہے تو انجام یقینا مبارک روشن اور ہر لحاظ سے کامل و مکمل ہو گا۔ وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد و علیٰ آلہ وصحبہ اجمعین۔

عبد القیوم حقانی خادم جامعہ ابو ہریرہؓ

خالق آباد نوشہرہ سرحد

۱۳ شعبان ۱۴۲۶ھ

فاضل عالم مفسرِ قرآن حضرت مولانا

محمد رمضان پھلپوٹو زید مجدہ مصنف تصانیف کثیرہ

سبحانك لاعلم لنا الا ماعلمتنا انك انت العليم الحكيم

الحمدللہ، سندھ کے نوجوان عالم دین حضرت مولانا عبدالباسط صاحب کی "تعبیر شرح نحو میر" اردو زبان میں مختلف مقامات سے پڑھنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ میری ناقص معلومات کے مطابق یہ شرح اب تک نحو میر کی شروحات میں سے ممتاز اور منفرد حیثیت کی حامل ہے اس لیئے کہ اس میں تلامذہ کے لئے اجراء کا بندوبست کیا گیاہے۔ سوال وجواب کی طرز او قع فی الذہن ہوا کرتی ہے۔

الحمدللہ یہ شرح حضرت مولانا کی شب وروز کی محنتوں کا نچوڑ وخلاصہ ہے اگر اساتذہ کرام بھی غور وفکر سے ملاحظہ فرمائیں گے تو فیض وفائدہ سے جھولیاں بھرینگے۔ وماذلک علی اللہ بعزیز۔

اللہ تعالیٰ سے بصمیم قلب عاجزانہ دعاہے کہ اس کتاب کے ذریعہ ضیوف النبی ﷺ (طلباء کرام) اور ورثۃ الانبیاءؑ (اساتذہ کرام) کو فیض و فائدہ پہنچائے اور مولانا عبدالباسط صاحب کے لئے صدقہ جاریہ بنائے۔ اللّٰھم آمین!

احقر العباد

محمد رمضان عفاعنہ الرحمٰن

استاد مدرسہ عربیہ مظہر العلوم حمادیہ کھڑا

ضلع خیرپور میرس-سندھ

غرہ ربیع الثانی ۱۴۲۸ھ

نحومیر ایک نظر میں

مصنفؒ نے اپنے کتاب کی ترتیب کچھ اس طرح رکھی ہے کہ ابتداء میں چند فصل لائے ہیں۔

۱۔ لفظ کی تقسیم ۲۔ جملہ خبریہ وانشائیہ ۳۔ مرکب غیر مفید اور اس کے اقسام ۴۔ دستور مطالعہ ۵۔ علامات اسم وفعل ۶۔ معرب ومبنی ۷۔ مبنی کے اقسام ۸۔ اسم غیر متمکن کے اقسام ۹۔ اعراب اسم ۱۰۔ اعراب فعل مضارع۔

اس کے بعد تین باب:

پہلا باب: حروف عاملہ، جس میں دو فصل ہیں۔ فصل اول میں پانچ قسم ہیں ۱۔ حروف جر ۲۔ حروف ناصبہ ۳۔ ماولا مشبھتان بلیس ۴۔ لائے نفی جنس ۵۔ حروف ندا۔

فصل دوم میں بھی دو قسم ہیں ۱۔ فعل مضارع کے حروف ناصبہ ۲۔ فعل مضارع کے حروف جازمہ

دوسرا باب: افعال کا عمل، اس میں سات فصل ہیں ۱۔ فاعل ۲۔ فاعل کے اقسام اسم ظاہر وضمیر ۳۔ فعل متعدی کے اقسام ۴۔ افعال ناقصہ ۵۔ افعال مقاربہ ۶۔ افعال مدح وذم ۷۔ افعال تعجب۔

تیسرا باب: اسمائے عاملہ، اس میں گیارہ قسم ہیں ۱۔ اسمائے شرطیہ ۲۔ اسمائے افعال بمعنیٰ ماضی ۳۔ اسمائے افعال بمعنیٰ امر حاضر ۴۔ اسم فاعل کا عمل ۵۔ اسم مفعول کا عمل ۶۔ صفت مشبہ کا عمل ۷۔ اسم تفضیل کا استعمال وعمل ۸۔ اسم مصدر کا عمل ۹۔ اسم مضاف کا عمل ۱۰۔ اسم تام کا عمل ۱۱۔ اسمائے کنایات۔

اس کے بعد خاتمہ جس میں تین فصل ہیں

پہلا فصل: توابع میں اور اس میں پانچ قسم ہیں صفت، تاکید، بدل، عطف بحرف، عطف بیان۔

دوسرا فصل: منصرف اور غیر منصرف۔

تیسرا فصل: حروف غیر عاملہ جو سولہ قسم ہیں اور آخر میں بطور فائدہ مستثنیٰ کا بحث ذکر کیاہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمة العلم[1]

ہر فن کو شروع کرنے سے پہلے چند باتوں کا جاننا ضروری ہے۔

تعریف۔ موضوع۔ غرض۔ واضع۔ شرف۔ حکم۔ وجہ التسمیہ۔ تدوین علم

لفظ نحو کی تحقیق

نحو کی دو تعریفیں ہیں۔ ۱۔ لغوی ۲۔ اصطلاحی

لغوی تعریف: واضح رہے کہ "نحو" کی لغت[2] میں کئی معنٰی ہیں، راستہ، نوع، مثل، ارادہ، جہت، فصاحت، پھرانا، قبیلہ، قسم۔ یہ معانی اس شعر میں موجود ہیں

نحونا، نحو، نحوک، یا حبیبی — نحونا، نحو، الف، من رقیبی
وجدناھم مراضا نحو قلبی — تمنوا منک نحوا من زبیبی

اصطلاحی تعریف: اَلنَّحْوُ عِلْمٌ بِاُصُوْلٍ يُّعْرَفُ بِهَا اَحْوالُ اَوَاخِرِ الْكَلِمِ الثَّلٰثِ مِنْ حَيثُ الْاِعْرَابِ والبِناء۔ نحو ایک قانونی علم ہے، جس کے حاصل کرنے سے تینوں کلموں / اسم فعل و حرف کے آخر کے احوال معلوم ہوتے ہیں، بَاِعْتبار مُعْرَب اور مَبْنی کے، اور

---

(۱) نوٹ: مقدمۃ العلم: وہ چند بنیادی باتیں ہیں جو علم میں بصیرت پیدا کرنے کیلئے اس فن کے ابتدا میں بیان کی جاتی ہیں جیسے رؤس ثمانیہ ا۔ غرض علم ۲۔ منفعت ۳۔ تسمیہ ۴۔ مؤلف ۵۔ مرتبہ علم ۶۔ جنس علم ۷۔ قسمت ۸۔ اقسام تعلیم۔

مقدمۃ الکتاب: وہ تمہیدی باتیں ہیں جو کتاب شروع کرنے سے پہلے کتاب سے مناسبت پیدا کرنے کیلئے کتاب کے مقدمہ میں بیان کی جاتی ہیں، جیسے وجہ تصنیف کتاب۔ وجہ تعیین فن۔ وجہ کیفیت مصنفہ اور شرح ہو تو تعیین متن (مرقات).

(۲) لغت: کسی قوم کی زبان اور بولی کو کہتے ہیں۔ اصطلاحًا: اتفاق قوم مخصوص علیٰ امر مخصوص۔

کلموں کو ایک دوسرے سے جوڑنے کا طریق جانا جاتا ہے اور واضح رہے کہ علم النحو کا دوسرا نام علم الاعراب بھی ہے۔

سوال: موضوع تو ایک ہی ہوتا ہے لیکن یہاں دو کیوں ہیں۔

جواب: موضوع تو ایک ہی ہے اور وہ ہے لفظ مُسْتَعْمَل۔ البتہ کلمہ اور کلام اس کے قسم ہیں۔

نوٹ: واضح رہے کہ یہ علم النحو کا موضوع خاص تھا، اور دوسرا موضوع مطلق ہوتا ہے۔

موضوع مطلق: مَا يُبْحَثُ فِيهِ عَنْ عَوَارِضِهِ الذَّاتِيَّةِ۔ یعنی جس چیز کے عوارِض ذاتی جس علم میں بیان کئے جائیں تو اس چیز کو اسم علم کے لیے موضوع کہا جاتا ہے، جس طرح انسان کے بدن کے عوارض ذاتی علم طب میں بیان کئے جاتے ہیں تو بدن انسانی کو علم طب کیلئے موضوع کہا جاتا ہے۔

غرض و غایت: صِيَانَةُ الذِّهْنِ عَنِ الْخَطَأِ اللَّفظِيِّ فِي كَلَامِ الْعَرَبِ۔ علم نحو کی غرض ہے ذہن کو عربی زبان پڑھنے بولنے سمجھنے اور لکھنے میں غلطی سے بچانا اور حفاظت کرنا۔

واضِع: حضرت علی المرتضیٰؓ ہیں جنہوں نے سب سے پہلے حضرت ابو الاسود دؤلیؒ کو یہ تین اصول سکھائے الفاعل مرفوع والمفعول منصوب والمضاف الیہ مجرور۔

وجہ التسمیہ: جب ابو الاسود دؤلیؒ[1] نے ان قوانین کے ساتھ چند ابواب عطف، نعت، تعجب اور باب اِنَّ کا اضافہ کرکے ان کو حضرت علیؓ کی خدمت میں پیش کیا تو حضرت علیؓ نے فرمایا لٰکِنَّ کو بھی ان میں داخل کرو، پھر اس پر فرمایا: ما اَحْسَنَ هٰذا النحو الذی نحوتَ۔ اس لیے اس فن کا نام علم النَحو ہو گیا۔

---

(۱) احد کبار التابعین وھو شیخ الحسنینؓ واسمہ ظالم بن عمرو۔

شرف و فضیلت: ۱۔ علم نحو کی فضیلت کے لئے یہی کافی ہے کہ یہ قرآن وحدیث سمجھنے کا ذریعہ ہے۔

۲۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ علم نحو کو اسی طرح سیکھو جس طرح تم فرائض اور سُنَن کو سیکھتے ہو۔ (البیان والتبیین للجاحظؒ)

۳۔ علم نحو تمام علوم کا باپ ہے اور کیا ہی خوب کہا گیا ہے کہ علم النحو کلام میں اسی طرح ہے جیسے کھانے میں نمک کا درجہ ہوتا ہے۔

۴۔ النَّحْوُ فی العلوم کالبَدْرِ بَیْنَ النُّجُومِ یعنی علم النحو تمام علوم میں اسی طرح ہے جیسے ستاروں میں چودھویں رات کا چاند۔

علم النحو کا حکم: اس سلسلہ میں مفتاح السعادۃ میں لکھا ہے کہ علم النحو کا حاصل کرنا فرض کفایہ ہے کیونکہ کتاب اللہ وسنت رسول ؐ سے استدلال کرنے میں اس کی ضرورت پیش آتی ہے۔

تدوین علم النحو: علم النحو کی تدوین کے بارے میں چند اقوال ہیں۔

۱۔ حضرت علیؓ نے جب دیکھا کہ عجمیوں کی وجہ سے کلام عرب بگڑ گیا ہے تو اس کے اِزالہ کیلئے ابوالاسود کو ایک رقعہ عنایت فرمایا کہ اس کے مطابق قواعد جمع کرو اور مزید کچھ فوائد بھی اس میں شامل کرو۔ وہ کہتے ہیں میں نے جب رقعہ کو دیکھا تو اس میں یہ مضمون تھا۔
الکلامُ کُلُّہٗ اسمٌ وَفعلٌ وَحرفٌ۔

۲۔ ایک قول کے مطابق خلیفہ راشد حضرت عمر فاروقؓ کے زمانے میں ایک شخص نے کسی اعرابی کو سورہ توبہ کی آیت اِنَّ اللّٰہَ بَرِیءٌ مِّنَ المشرکین و رَسُولِہٖ پڑھائی۔ لفظ رسول کو جر کے ساتھ جس کا مطلب نکلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مشرکین اور اپنے رسول سے بیزار ہے۔ تو اعرابی نے کہا جب اللہ اپنی رسول سے بَری اور بیزار ہے تو میں بھی اس سے بیزار ہوں۔

جب حضرت عمرؓ کو معلوم ہوا تو اعرابی کو بُلا کر کہا کہ رسولُہٗ پر ضمّہ ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول مشرکین سے بَری ہیں۔ اس کے بعد آپؓ نے ابوالاسود دؤلیؒ کو نحو بنانے کا حکم دیا اس کے بعد ابوالاسودؒ نے نحو کے قواعد جمع کئے۔

مشہور علماء نحو اور نحوی مراکز: علم النحو کی ابتداء عراق کے شہر بصرہ سے ہوئی جہاں ابوالاسودؒ نے حضرت علیؓ کے ان اصولوں کی روشنی میں چند ابواب مرتب کیے اور اس علم کی داغ بیل ڈالی پھر آگے چل کر اس کے ۵ مراکز، بَصرہ، کوفہ، بغداد، اندلس اور مصر وجود میں آئے اور مختلف مقامات کے علماء ان مراکز سے وابستہ ہوئے اور اپنے اپنے انداز سے اس فن کو ترقی دی۔ ان مراکز کے مشہور علماء نحو کے نام یہ ہیں۔

۱۔ **مرکز بصرہ**: ابو الاسود دؤلیؒ، م ۶۹ ھ۔ الخلیل بن احمد، م۱۶۰ھ۔ عمرو بن عثمان سِیبوَیہ، م۱۶۱ھ۔ سعید بن مَسْعَدَہ الْاُخْفَش، م ۲۱۵ھ۔
ابو عثمان بکر بن محمد المازنی، م۲۴۹ھ۔ محمد بن یزید المُبَرَّد، م ۲۸۵ھ۔ ابراہیم بن السرّی الزجّاج، م۳۱۶ھ۔

۲۔ **مرکزکوفہ**: علی بن حمزہ الکِسَائی، م ۱۸۹ھ۔ یحیٰ بن زیاد الفراء، م۲۰۷ھ۔

۳۔ **مرکز بغداد**: محمود بن عمر الزمخشری، م ۵۳۸ھ۔ عثمان بن جنی الموصلی، م ۳۹۲ھ۔

۴۔ **مرکزاندلس**: محمد بن عبداللہ بن عبداللہ بن مالک الطائی، م ۶۷۲ھ۔

۵۔ **مرکز مصر**: ابن حاجب عثمان بن عمر بن ابی بکر، م۶۴۶ھ۔ عبدالرحمٰن بن ابی بکر السیوطی۔ ابن خالویہ، م۳۷۰ھ۔

مقدمة الكتاب

اس میں دو باتیں ہوتی ہیں۔ ۱۔ حالات مصنف کتاب، ۲۔ متعلقات کتاب۔

حالات مصنف کتاب: علی بن محمد بن علی حنفی المشهور بمیر سید / سید الشریف الجرجانی۔

آپ کا نام ہے علی بن محمد بن علی۔ کنیہ۔ ابو الحسن۔ لقب ہے میر سید الشریف اور میر سید السَند، وطن کی نِسبت سے جُرجانی مشہور ہیں۔ بچپن ہی سے آپ کو علوم عربیہ کی طرف فطری رجحان تھا، چنانچہ وافیہ شرح کافیہ کا حاشیہ آپ کے زمانہ طفولیت ہی کی تصنیف ہے۔ جرجان میں ۲۲ شعبان ۷۴۰ھ کو ولادت ہوئی۔ اور شیراز میں ۸۱۶ھ کو وفات ہوئی۔

سید شریف کو اس بات کا شوق تھا کہ کتاب خود اس کے مؤلف سے پڑھی جائے۔ انہوں نے دوران تعلیم شرح مطالع بار بار پڑھی تھی مگر خود مصنف سے پڑھنے کا شوق انہیں مؤلف کتاب قطب الدین الرازی / تحتانی کے پاس ہرات لے گیا اس زمانے میں قطب الدین ضعیف ہو چکے تھے اور بصارت زائل ہونے کی وجہ سے تدریس چھوڑ چکے تھے تاہم انہوں نے اپنے عزیز شاگرد مبارک شاہ کے نام رقعہ لکھ دیا اور سید شریف کو مصر جانے کا مشورہ دیا، تحصیل علم کا شوق انہیں خراماں خراماں مصر لے گیا۔ مبارک شاہ مصر میں مدرس تھے انہوں نے استاد کے سفارشی رقعہ پر سید شریف کو وقت دے دیا اور شرح مطالع کا درس شروع ہو گیا۔ مبارک شاہ اپنے شاگرد کی ذہانت اور دقیقہ سنجی سے بے حد متاثر ہوئے اور سید شریف کو اپنے خاص شاگردوں میں شامل کر دیا۔ اور مصر ہی میں آپ نے علم فقہ صاحب عنایہ سے حاصل کیا۔ اسی طرح میر سید کے صاحبزادے محمد بن علی بھی ایک اچھے مصنف تھے۔ انہوں نے صغریٰ، کبریٰ کی تعریب کی تھی اور اپنے والد کے بعض کتب کی تکمیل بھی کی۔ (ظفر المحصلین)۔

تصانیف: علمی دنیا میں آپ نے کافی قیمتی تصنیفات چھوڑی ہیں۔ جیسے ترجمہ قرآن فارسی۔ صرف میر۔ میر قطبی۔ تعریفات الاشیاء۔ صغریٰ۔ کبریٰ۔ شریفیہ فی المناظرہ۔ شریفیہ شرح الفرائض السراجیہ، شریفیہ شرح الکافیہ فارسی۔ حاشیہ بیضاوی۔ حاشیہ مشکوٰۃ۔ حاشیہ مطول، حاشیہ ھدایہ۔ شرح مواقف اور نحو میر وغیرہ۔ ان میں سے چند کتابیں درس نظامی میں داخل نصاب ہیں۔ خصوصاً آخر الذکر کتاب طلبہ کے حق میں زیادہ نافع و مفید ہے۔

علم باطن: آپ ظاہری علوم کے ساتھ ساتھ باطنی علوم سے بھی آراستہ تھے اور اسکے لئے خواجہ بہاؤالدین نقشبند کے اجل خلیفہ علاء الدین العطار البخاریؒ کا دامن پکڑا اور فرمایا کرتے تھے، ہم نے خدا تعالیٰ کو کما ینبغی اس وقت تک نہیں پہچانا جب تک کہ ہم خواجہ عطارؒ کی خدمت میں حاضر نہیں ہوئے (فوائد بھیہ)۔

متعلقات کتاب: اس کتاب کا نام ہے۔ نحو میر میر سید کے نحو کی کتاب۔ مصنف کی غرض ۱۔ مبتدیوں کو نفس مسائل سے آگہی دینا ہے ۲۔ دلائل اور باقی نحاۃ کے مسائل سے تعرض نہیں کی گئی ۳۔ تقریباً نحو کے اتفاقی مسائل کو ذکر کیا گیا ہے۔ زمانہ تالیف متعین طور سے معلوم نہ ہو سکا کہ مصنف اس تصنیف سے کس سن میں فارغ ہوئے۔

خصوصیت کتاب: سید سند کے اس کتاب کی ایک خصوصیت یہ ہے کے یہ علم نحو میں متن کی حیثیت رکھتا ہے، اور آج تک درس نظامی میں داخل نصاب ہے۔

شروح و تراجم

اس کتاب کے مختلف زبانوں عربی، اردو، سندھی وغیرہ میں تراجم اور شروحات لکھے گئے ہیں۔ جو اکثر مطبوع ہیں۔ چند شروحات یہ ہیں۔

۱۔ المصباح المنیر اردو، مولانا سید حسن بن امام النحو مولانا نبیہ حسن، مدرس دار العلوم دیوبند۔

۲۔ اسعاد النحو اردو، مولانا اسعد اللہ، مظاہر العلوم سہارنپور۔

۳۔ ھدیہ صغیر، مولانا اصغر علی، قدیمی کتب خانہ کراچی۔

۴۔ التنویر فی شرح النحو میر، مولانا عبداللہ مظاہری۔

۵۔ بدر منیر، مولانا عبدالرب میر ٹھی، مکتبہ شرکتہ علمیہ ملتان

۶۔ تیسیر النحو (سندھی) مولانا شبیر احمد بھٹوؒ پریالو خیر پور سندھ۔

۷۔ النحو الیسیر تسہیل نحو میر عربی، مولانا فاروق حسن زئی۔

۸۔ اقناع الضمیر (عربی) مولانا ملک عبدالوحید بن عبدالحق

۹۔ نصر الخبیر، مولانا حسین قاسم، مکتبہ نعمانیہ کراچی۔

۱۰۔ جہد قصیر، مولانا ابوالفتح محمد یوسف مدظلہ العالیہ مکتبہ عثمانیہ رحیم یار خان۔

۱۱۔ القول الظہیر فی تسہیل النحو علیٰ ترتیب نحو میر مفتی غلام قادرؒ ٹھیڑھی ضلع خیر پور-سندھ

۱۲۔ نحو میر مترجم اردو، مولوی محمد عمران عثمان کراچی۔

۱۳۔ تنویر شرح نحو میر، مولانا عطاالرحمٰن ملتانی گوجرانوالہ۔

۱۴۔ حدیقۃ النحو فارسی، مولانا محب اللہ ہروی مطبوعہ ایران۔

۱۵۔ مرقات النحو، مولانا محمد عباس تھریؒ، عزیز کتاب گھر ماتلی سندھ۔

۱۶۔ بدایۃ النحو مولانا نذیر احمد عثمانی، دارالعلوم عثمانیہ سکھر۔

۱۷۔ تحفہ نحو، مولانا حبیب اللہ اچکزئی، مکتبہ طیبہ بنوری ٹاؤن کراچی۔

۱۸۔ تہذیب نحو، مولانا عبدالحمید، کنڈو واہن سکھر، سندھ۔

۱۹۔ جہد قصیر شرح اردو (غیر مطبوعہ) استاد العلماء حضرت مولانا علی محمد حقانیؒ لاڑکانہ سندھ

۲۰۔ مفقود النظیر حضرت مولانا عبیداللہ خضداری صاحب زید مجدہ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ لِلْمُتَّقِین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سیدنا محمد وعلیٰ آلہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْن۔ یہاں تین باتیں ہیں:

پہلی بات (ابتداء)

سوال: جب کتاب علم النحو میں ہے، کتاب کی ابتداء بھی کسی نحوی بحث سے ہوتی، بسم اللہ سے ابتداء کیوں کی گئی ہے۔

جواب: مصنفؒ نے اپنی کتاب کی ابتداء بسم اللہ سے کرکے تین چیزوں کی تابعداری کی ہے، قرآن شریف، حدیث شریف اور سلف صالحین۔

۱۔ قرآن شریف کی اس طرح کہ قرآن شریف کی ابتداء بھی بسم اللہ سے ہوئی ہے۔

۲۔ حدیث شریف کی اس طرح کہ حدیث شریف میں آیا ہے۔

کل امر ذی بال لم یبدأ ببسم اللہ فھو اقطع۔ (ابوداؤد)۔ ہر ذی شان کام جو اللہ تعالیٰ کے نام (بسم اللہ) سے شروع نہ کیا جائے تو وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے خالی ہوتا ہے۔

۳۔ سلف صالحین، کی اس طرح کہ یہ حضرات بھی ہر اہم کام بسم اللہ سے شروع کرتے ہیں۔

سوال: جب کتاب کی ابتداء بسم اللہ سے ہو چکی تو پھر الحمد للہ ذکر کرنے کا کیا مقصد۔

جواب: اسی طرح بسم اللہ کے بعد الحمد للہ سے شروعات کرنے میں بھی تین چیزوں کی اتباع کی گئی ہے۔ قرآن شریف، حدیث شریف، اور سلف صالحین کی۔

۱۔ قرآن شریف کی اس طرح کہ قرآن شریف کی ابتداء بھی بسم اللہ کے بعد الحمد للہ سے ہوئی ہے۔

۲۔ حدیث شریف کی اس طرح کہ حدیث شریف میں آیا ہے۔

کل امر ذی بال لم یبدأ بحمد اللہ فھو اقطع۔ (ابوداؤد)

یعنی ہر اہم کام جو اللہ تعالیٰ کے حمد کے بغیر شروع کیا جائے وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے خالی ہوتا ہے۔

۳۔ سلف صالحین کی اس طرح کہ یہ حضرات بھی ہر اہم کام تسمیہ (بسم اللہ) کے بعد حمد (الحمدللہ) سے شروع کرتے ہیں۔

سوال: تسمیہ والی حدیث بتارہی ہے کہ ابتداء مجھ سے کرو اور حمد والی حدیث بتارہی ہے کہ ابتداء مجھ سے کرو، حالانکہ ابتداء تو ایک چیز سے ہوتی ہے!

جواب: ابتداء تین قسم ہے، ۱۔ ابتداء حقیقی ۲۔ عُرفی ۳۔ اضافی۔

ابتداء کی قسمیں

سوال: ابتداء حقیقی، ابتداء عُرفی اور ابتداء اضافی کسے کہتے ہیں۔

جواب: ابتداء حقیقی جو مقصد اور غیر مقصد سب سے پہلے ہو۔

ابتداء عُرفی، جو مقصد سے پہلے ہو، خواہ اس سے پہلے کوئی شے ہو یا نہ ہو۔

ابتداء اضافی، وہ ہے جو کبھی مقصد سے پہلے ہو تو کبھی غیر مقصد سے پہلے ہو۔

سوال: تسمیہ اور تحمید والی حدیث میں ابتداء کونسی مراد ہے۔

جواب: بسم اللہ والی حدیث شریف سے مراد ابتداء حقیقی ہے، اور حمد والی حدیث سے مراد ابتداء عرفی یا اضافی ہے۔

سوال: اس کے برعکس کیوں نہیں کرتے۔ کہ بسم اللہ والی حدیث سے مراد ابتداء عُرفی یا اضافی لیں اور حمد والی حدیث سے مراد ابتداء حقیقی لیں۔

جواب: اس لئے نہیں ہو سکتا کہ بسم اللہ میں اللہ تعالیٰ کی ذات کا ذکر ہے اور حمد میں اللہ تعالیٰ کے وصف کا اور ذات مقدم ہوتی ہے وصف پر۔

دوسری بات (باء کا متعلق)

سوال: بسم اللہ میں باحرف جارہ کا تعلق کس سے ہے۔

جواب: باء کا تعلق ہے فعل اشرع مؤخر مقدر سے۔ فعل سے تعلق اس لئے کہ فعل عمل میں اصل ہے اور مؤخر اس لئے تاکہ حصر کا فائدہ دے۔ کیونکہ قانون ہے: تاخیرُ ماحقُّهٗ التَّقْدِیْمُ یُفِیْدُ الْحَصْرَ۔ یعنی کسی چیز کی نسبت پہلے ہو اس کو بعد میں لایا جائے تو حصر کا فائدہ ہوتا ہے جیسے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ میں تو جار کا حق ہے آخر میں آنا اس کو مقدم کر کے لانا حصر کا فائدہ دیتا ہے۔ پھر معنیٰ ہوگی میرا شروع کرنا خاص اللہ تعالیٰ کے نام میں بند ہے۔ اس طرح قانون ہے۔ تَقْدِیْمُ مَاحقُّهٗ التَّاخِیْرُ یُفِیْدُ الْحَصْرَ۔ یعنی جس چیز کا حق پیچھے ہو اس کو پہلے لایا جائے تو حصر کا فائدہ ہوتا ہے۔ جیسے "اِیَّاكَ نَعْبُدُ واِیَّاكَ نَستعین" میں اِیَّاكَ مفعول ہے اور مفعول کا درجہ پیچھے ہوتا ہے، یہاں پہلے لایا گیا ہے، اس لئے معنیٰ ہوگا، ہم خاص تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور خاص تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں۔

تیسری بات (الف لام)

سوال: الف لام کتنے قسم ہے۔

جواب: دو قسم ہے۔ ۱۔ الف لام اسمی ۲۔ الف لام حرفی۔

سوال: الف لام اسمی کسے کہتے ہیں۔

جواب: اس الف لام کو کہتے ہیں جو اسم فاعل اور اسم مفعول پر داخل ہو اور بمعنیٰ الذی ہو یعنی:

الضَّارب بمعنیٰ الذی ضَرَبَ۔ الضَّاربان بمعنیٰ اللَّذانِ ضَرَبَا۔

الضَّاربون بمعنیٰ الَّذِینَ ضربُوْا۔ الضَّاربة بمعنی الَّتی ضَربتْ۔

المضروب بمعنیٰ الَّذی ضُرِبَ۔ المضروبانِ بمعنیٰ اللَّذانِ ضُرِبَا۔

المضروبون بمعنیٰ الَّذِین ضُرِبُوْا۔ المضروبة بمعنیٰ الَّتی ضُرِبَت۔

جیسے الضَّارب زیدًا بمعنیٰ الَّذی ضرب زیدًا ۔ المضروب غلامُہٗ بمعنیٰ الَّذی ضُرِبَ غلامُہٗ۔

سوال: ضاربٌ کو بمعنیٰ ضَرَبَ اور مضروبٌ کو بمعنیٰ ضُرِبَ کیوں کیا گیا۔

جواب: اس لیے کہ الذی موصولہ ہے اور اس کا صلہ جملہ ہوتا ہے۔ اسم فاعل اپنے فاعل سے اور اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ نہیں بنتا۔ اس لئے ضاربٌ کو بمعنیٰ ضَرَبَ اور مضروب کو بمعنیٰ ضُرِبَ کیا گیا۔

سوال: اسم فاعل اپنے فاعل سے اور اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ کیوں نہیں بنتے۔

جواب: اس لیے کہ ان کی مشابہت ہے اسم جامد سے جس طرح اسم جامد جملہ نہیں بنتا۔ اسی طرح اسم فاعل اور اسم مفعول بھی جملہ نہیں بنتے۔ جیسے:

انا ضاربٌ - ھو ضاربٌ - انت ضاربٌ

انا رجلٌ - ھو رجلٌ - انت رجلٌ

الف لام اسمی کے دخول کے مواقع

سوال: الف لام اسمی کہاں داخل ہوتا ہے، کہاں داخل نہیں ہوتا۔

جواب: الف لام اسمی صفت مُشَبَّہ اور اسم تفضیل پر داخل نہیں ہوتا۔ ا۔ مگر شعروں میں ۲۔ ظرف ۳۔ جملہ اسمیہ ۴۔ فعل مضارع پر داخل ہوتا ہے قلیلًا ۵۔ اور علامہ اَخفَش و ابن مالکؒ کے نزدیک نثر میں بھی فعل مضارع پر اس کا دخول جائز ہے۔ (فصول اکبری ص ۲۰۳) ۶۔ اسی طرح اعلام / ناموں پر بھی الف لام داخل نہیں ہوتا، مگر اعلام علمیت سے وصفیت کی طرف منتقل کئے گئے ہوں تو ان پر الف لام کا دخول جائز ہے، جیسے الحسن والحسین، الحارث والعباس۔ (فرائد منثورہ)

الف لام حرفی

سوال: الف لام حرفی کسے کہتے ہیں۔

جواب: اس الف لام کو کہتے ہیں جو اسم فاعل اور اسم مفعول پر داخل نہ ہو۔

الف لام زائدہ اور غیر زائدہ

سوال: الف لام حرفی کتنے قسم ہے۔

جواب: دو قسم ہے۔ ا۔ زائدہ جس کا معنیٰ نہ ہو، محض تحسین کلام کے لئے لایا جائے، جیسے اَلحسن وَالحُسین ۲۔ غیر زائدہ۔ جس کا معنیٰ ہو۔

سوال: الف لام زائدہ کتنے قسم ہے۔

جواب: دو قسم ہے۔ لازمی ۲۔ غیر لازمی

الف لام عوضی اور غیر عوضی

سوال: الف لام لازمی کتنے قسم ہے۔

جواب: دو قسم ہے ا۔ عوضی جو کسی کے عوض میں آئے ۲۔ غیر عوضی، جو کسی کے عوض میں نہ آئے۔

ا۔ لازمی عوضی کی مثال جیسے اللہ - دراصل اِلٰہٌ۔

۲۔ لازمی غیر عوضی کی مثال جیسے اَلنَّجمُ - الصَّعِقُ - الثُّرَیا۔

۳۔ غیر لازمی عوضی کی مثال جیسے النَّاسُ، دراصل اُناسٌ۔

۴۔ غیر لازمی غیر عوضی کی مثال جیسے اَلغُلامُ دراصل غلامٌ۔

الف لام جنسی، استغراقی اور عہدی

سوال: الف لام غیر زائدہ کتنے قسم ہے۔

جواب: تین قسم ہے ا۔ جنسی ۲۔ استغراقی ۳۔ عہدی

سوال: الف لام جنسی کسے کہتے ہیں۔

جواب: جنسی[1] وہ ہے کہ جس میں الف لام کا اشارہ ہو اپنے مدخول کے جنس کے طرف جیسے اَلرَّجُلُ خَیْرٌ مِنَ الْمَرْأَةِ۔[2] مرد کی جنس عورت کی جنس سے بہتر ہے۔

سوال: الف لام استغراقی کسے کہتے ہیں۔

جواب: اس الف لام کو کہتے ہیں جس کا اشارہ ہو، اپنے مدخول کے ہر فرد کے طرف جیسے وَالْعَصْرِ اِنَّ الاِنْسَانَ لَفِی خُسْرٍ۔[3] قسم ہے زمانہ کی تحقیق سب انسان خسارے میں ہیں۔

سوال: الف لام عہدی کسے کہتے ہیں۔

جواب: اس الف لام کو کہتے ہیں جو مُعَیَّن چیز پر دلالت کرے۔

سوال: (معنیٰ کے لحاظ سے) الف لام عہدی[4] کتنے قسم ہے۔

جواب: تین قسم ہے خارجی۔ ذہنی۔ حضوری۔

الف لام خارجی

سوال: الف لام خارجی کسے کہتے ہیں۔

جواب: اس الف لام کو کہتے ہیں جس کا اشارہ ہو اپنے مدخول کے ایک فرد معین کے طرف خارج میں جیسے فَعَصَیٰ فِرْعَونُ الرَّسُولَ۔ نافرمانی کی فرعون نے اس رسول (موسیٰ علیہ السلام) کی۔

---

(۱) الف لام الجنس والماہیۃ۔

(۲) اسمیں الرجل والمرأۃ والا الف لام جنسی ہے۔

(۳) اسمیں الانسان والا الف لام استغراقی ہے۔

(۴) الف لام العہد والتعریف

الف لام ذھنی

سوال: الف لام ذہنی کسے کہتے ہیں۔

جواب: جس میں الف لام کا اشارہ ہو، اپنے مدخول کے ایک غیر معین فرد کے طرف ذہن میں جیسے وَاَخَافُ اَنْ یَّأْکُلَهُ الذِّئْبُ۔ مجھے ڈر ہے کہ اس (یوسف علیہ السلام) کو کوئی بھیڑیا نہ کھاڈالے۔

جنسی اور استغراقی میں فرق

سوال: عہد ذہنی، جنسی اور استغراقی میں کونسا فرق ہے۔

جواب: جنسی اور استغراقی اپنے مدخول کو معرفہ کرتے ہیں اور عہد ذہنی معرفہ نہیں کرتا، بلکہ اس کا مدخول نکرہ ہی رہتا ہے۔

الف لام حضوری

سوال: الف لام حضوری کسے کہتے ہیں۔

جواب: اس الف لام کو کہتے ہیں جس کا اشارہ ہو اپنے مدخول کے ایک فرد خاص / شئے حاضر اور شئے مشاہد کی طرف جیسے اَلْیَومَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ۔ اَیْ اَلْیَومُ الْحَاضِرُ وَ هُوَ یَومُ عَرَفَةَ۔ آج کے دن میں نے کامل کر دیا تمہارے لئے تمہارے دین کو اور جائنی هٰذا الرَّجُلُ، ایُّها الرَّجُلُ۔

سوال: الحمد للہ میں الف لام کونسا ہے۔

جواب: اس تشریح سے معلوم ہوا کہ الحمد للہ میں الف لام اسمی نہیں ہے کیونکہ اس کا مدخول اسم فاعل اور اسم مفعول نہیں ہے، اور حرفی میں زائدہ بھی نہیں کیونکہ الف لام کا معنیٰ ہو رہا ہے۔

البتہ غیر زائدہ میں جنسی ہو گا یا اِستغراقی۔ جنسی ہو گا تو معنٰی ہو گا جِنس تعریف کی ثابت ہے اللہ تعالیٰ کیلئے۔ استغراقی ہو گا تو معنٰی ہو گا تمام تعریفیں ثابت ہیں اللہ تعالیٰ کیلئے یعنی ہر حمد ہر حامد سے ہر زمانہ میں اللہ تعالیٰ کیلئے ہے۔

سوال: ان تین معانی میں سے الف لام کس معنٰی میں حقیقۃً اور کس معنٰی میں مجازًا استعمال ہوتا ہے۔

جواب: حقیقۃً تو عہدی معنٰی میں استعمال ہوتا ہے، البتہ جنسی اور استغراقی معنٰی میں مجازًا استعمال ہوتا ہے۔

سوال: عالَم کی معنٰی ہے ماسوی اللہِ (یعنی اللہ تعالیٰ کے سوائے تمام چیزیں)، جمع والا معنٰی مفرد سے حاصل ہے، پھر عالمین جمع کیوں لایا گیا ہے۔

جواب: ا۔ عالمین سجع کی رعایت کی وجہ سے لایا گیا ہے۔ ۲۔ نیز عالَم کے مختلف انواع و اقسام ہیں جیسا کہ انسانوں چرندوں اور پرندوں وغیرہ کے الگ الگ عالَم ہیں اس لئے جمع لایا گیا ہے۔

سوال: واو نون اور یاء نون سے تو جمع آتی ہے ذوی العقول کیلئے عالَم میں تو ذوی العقول بھی ہیں اور غیر ذوی العقول بھی۔

جواب: یہاں تغلیب کی گئی ہے یعنی ذوی العقول کو غیر ذوی العقول پر غلبہ دے کر یاء نون سے جمع لایا گیا ہے، جیسے سورج اور چاند دونوں کو "قَمَرَیْنِ" کہتے ہیں یعنی چاند کو سورج پر غلبہ دیا گیا ہے، اسی طرح دونوں کو "شَمْسَیْنِ" بھی کہتے ہیں، یہاں پر سورج کو چاند پر غلبہ دیا گیا ہے۔

امابعد! بداں ارشدک اللہ

سوال: اَمّا بعد بداں: مقدمۃ الکتاب میں مصنفؒ کس چیز کو بیان فرمارہے ہیں۔

جواب: اپنی کتاب کی طرف ترغیب دیتے ہوئے فرمارہے ہیں کہ جو شخص ان تین چیزوں کو جان کر یہ کتاب پڑھے گا اس کو انشاءاللہ تین فائدے حاصل ہونگے۔

ا۔ حفظ مفردات لغت یعنی صیغہ / لفظ کو پہچاننا کہ واحد ہے یا تثنیہ، جمع۔ غائب ہے، یا حاضر، متکلم ۲۔ معرفت اشتقاق یعنی صیغہ کا اصل سمجھنا کہ پہلے کیا تھا پھر کیا ہوا، اسکی تعلیل کیا ہے۔ ۳۔ ضبط مہمات الصرف، یعنی علم الصرف کی اہم باتوں کو جاننا۔

وہ تین فائدے یہ ہیں:

ا۔ عربی کلمات کی ترکیب آسان ہو جائے گی۔

۲۔ معرب مبنی کی خبر ہو گی، اور وجہ اعراب معلوم ہو گا، جو کہ علم النحو کا مقصود ہے۔

۳۔ عربی عبارت پڑھنے کا ملکہ اور استعداد پیدا ہو گا۔

فصل

سوال: فصل کس کو کہتے ہیں۔

جواب: فصل کی لغوی معنٰی ہے جدا کرنا اور اصطلاح میں فصل اس بات کی علامت ہوتا ہے کہ یہاں پہلا مضمون ختم ہوا اور دوسرا مضمون شروع ہوا۔

لفظ کی لغوی اور اصطلاحی معنیٰ

سوال: لفظ کی لغوی اور اصطلاحی معنٰی کیا ہے۔

جواب: لفظ کی لغوی معنٰی ہے "اَلرَّمْیُ" یعنی پھینکنا۔ پھر پھینکنا دو طرح کا ہوتا ہے ایک منہ سے، دوسرا غیر منہ سے، اور منہ سے پھینکنا بھی دو طرح کا ہوتا ہے یا پھینکا ہوا لفظ ہو گا جیسے زیدٌ عالِمٌ یا غیر لفظ ہو گا جیسے اَکَلْتُ التَّمْرَۃَ وَلَفَظْتُ النُّوَاۃَ۔ میں نے کھجور کھائی اور گٹھلی پھینک دی۔ غیر منہ کی مثال جیسے لَفَظَتِ الرَّحیَ الدَّقِیْقَ۔ چکی نے آٹے کو پھینکا۔

اصطلاحی تعریف ہے۔ مَایتلَفَّظ به الاِنسان حقیقةً کانَ او حکمًا مفردًا کانَ او مرکبًا موضوعًا کانَ او مُهْمَلًا۔ لفظ وہ ہے جس چیز کو انسان بول سکے خواہ وہ چیز حقیقۃً ہو جسے زید یاحکمًا ہو جیسے ضَرَبَ میں هُوَ یا مفرد ہو جیسے زید یا مرکب ہو جیسے زیدٌ قائمٌ یا موضوع ہو جیسے قلم یا مُهمَل ہو جیسے (قلم) سَلم۔

لفظ موضوع اور مہمل

سوال: لفظ کتنے قسم ہے۔

جواب: دو قسم ہے ا۔ مُستَعمل جس کو موضوع بھی کہتے ہیں یعنی جس کی معنیٰ ہوتی ہو جیسے کتاب ۲۔ غیر مُستَعمل جس کو مُهمَل (چھوڑا ہوا، بیکار کیا ہوا) بھی کہتے ہیں یعنی جس کا کوئی معنیٰ مطلب نہ ہو جیسے (کتاب) ستاب وغیرہ۔

مفرد اور مرکب

سوال: لفظ مُستَعمل کتنے قسم ہے۔

جواب: دو قسم ہے۔ ا۔ مفرد ۲۔ مرکب

سوال: مفرد کسے کہتے ہیں۔

جواب: مفرد کی لغوی معنیٰ ہے اکیلا کیا ہوا، اور اصطلاح میں اس لفظ کو کہتے ہیں کہ اکیلا لفظ اکیلی معنیٰ پر دلالت کرے، اور مفرد کا دوسرا نام ہے کلمہ جیسے زید۔ اس سے خارج ہوئے ضَربَ۔ بَعْلَبَكْ وغیرہ کیوں کہ یہ مرکب ہیں۔

کلمہ اور اس کے اقسام

سوال: مفرد اور کلمہ کتنے قسم ہے۔

جواب: تین قسم ہے ا۔ اسم ۲۔ فعل ۳۔ حرف۔ جیسے زید، ضرب، هل وغیرہ جن کی تعریف علم الصرف میں گذر چکی ہے۔

اسم کی تین قسمیں

سوال: اسم کتنے قسم ہے۔

جواب: تین قسم ہے۔ ا۔ جامد ۲۔ مصدر ۳۔ مشتق۔

اسم جامد: اس اسم کو کہتے ہیں جو فعل کیلئے نہ مأخذ ہو اور نہ خود کسی سے بنا ہو صرف ذات پر دلالت کرے جیسے رَجُلٌ، فَرَسٌ۔

اسم مصدر: اس اسم کو کہتے ہیں جو فعل کیلئے مأخذ ہو اور صرف حدث پر دلالت کرے جیسے ضَرْبٌ۔

اسم مشتق: اس اسم کو کہتے ہیں جو مصدر سے بنے بِالوَاسِطہ یا بلاواسطہ اور ذات مع الوصف پر دلالت کرے جیسے ضَارِبٌ۔ شَرِيْفٌ۔

سوال: مرکب کسے کہتے ہیں۔

جواب: مرکب کی لغوی معنیٰ ہے ملا ہوا، جڑا ہوا، اور اصطلاح میں اس لفظ کو کہتے ہیں جو دو یا دو سے زیادہ کلموں سے مل کر بنے، جیسے غلامُ زیدٍ، زید کا غلام۔

سوال: مرکب کتنے قسم ہے۔

جواب: دو قسم ہے ا۔ مرکب مفید ۲۔ مرکب غیر مفید۔

مرکب مفید

سوال: مرکب مفید کسے کہتے ہیں۔

جواب: مفید کا لغوی معنیٰ ہے فائدہ والا اور اصطلاح میں اس مرکب کو کہتے ہیں کہ جب بات کرنے والا بات کر کے خاموش ہو جائے تو سننے والے کو پورا پورا فائدہ حاصل ہو[1] جیسے زیدٌ قائمٌ، زید کھڑا ہے۔ ذَهَبْتُ اِلَى الْمَسْجِدِ۔ قُمْ اَنْتَ۔

(۱) یعنی گذشتہ واقعہ کی خبر یا کسی چیز کی طلب معلوم ہو کہ کہنے والے کو مزید کہنے کی ضرورت نہ پڑے۔

سوال: پورا پورا فائدہ کب حاصل ہوتا ہے۔

جواب: پورا فائدہ اور پوری بات تب حاصل ہوتی ہے جب دو چیزیں ہوں، ایک وہ چیز جس کے متعلق بات بتلانی مقصود ہو۔ اس کو مسند الیہ کہتے ہیں۔ دوسری وہ چیز جو بات بتلانی مقصود ہو اس کو مسند کہتے ہیں۔

سوال: مرکب مفید کے دوسرے نام کتنے اور کونسے ہیں۔

جواب: اس کے دوسرے چار نام ہیں ا۔ جملہ ۲۔ کلام ۳۔ مرکب تام ۴۔ مرکب اسنادی۔

جملہ و کلام

سوال: جملہ کسے کہتے ہیں۔

جواب: اس مرکب کو کہتے ہیں کہ جب بات کہنے والا بات کہہ دے تو سننے والے کو پورا پورا فائدہ حاصل ہو جائے۔

سوال: کلام، مرکب تام اور مرکب اسنادی کی تعریف کیا ہے۔

جواب: ان کی تعریف بھی یہی جملہ والی ہے یعنی کلام اور مرکب تام اس مرکب مفید کو کہتے ہیں جس سے سننے والے کو پورا پورا فائدہ حاصل ہو۔

جملہ اور کلام میں فرق

سوال: جملہ اور کلام میں کونسا فرق ہے۔

جواب: اس میں کئی مذاہب ہیں۔

ا۔ جمہور علماء، علامہ زمخشری اور علامہ سید سندؒ کہتے ہیں کہ ان میں نسبت ترادف ہے۔

۲۔ باقی نُحاۃ کے نزدیک جملہ عام ہے چاہے اس میں اسناد اور افادہ ہو یا نہ ہو۔ اور کلام خاص ہے کہ اس میں نسبت مقصودی شرط ہے، الکلامُ ھوالقولُ المُفِیدُ بالقصد۔ کلام وہ لفظ مرکب ہے، جو مفید بالقصد ہو جیسے جَائَنِی رَجُلٌ قَامَ اَبُوْہُ میں قَامَ اَبُوہ جملہ تو ہے کلام نہیں، کہ خود مقصود نہیں، البتہ جَائَنِی رَجُلٌ جملہ بھی ہے کلام بھی ہے۔

۳۔ بعض علماء کلام کو جملہ سے عام کہتے ہیں، جملہ کو خاص کہتے ہیں۔

فصل

سوال: جملہ [1] باعتبار معنیٰ کے کتنے قسم ہے۔

جواب: دو قسم ہے۔ ا۔ جملہ خبریہ ۲۔ جملہ انشائیہ۔

جملہ خبریہ

سوال: جملہ خبریہ کسے کہتے ہیں۔

جواب: خبریہ کی لغوی معنیٰ ہے خبر دینا، اور اصطلاح میں اس جملہ کو کہتے ہیں جس کے کہنے والے کو [2] سچا یا جھوٹا کہا جا سکے [3]۔

سوال: خبریہ کو خبریہ کیوں کہتے ہیں / اس کا وجہ تسمیہ کیا ہے۔

جواب: خبریہ معنیٰ خبر دینا اور جملہ خبریہ سے بھی متکلم، مخاطب کو خبر دیتے ہیں اس لئے اسے خبریہ کہتے ہیں۔

سوال: جملہ خبریہ باعتبار ذات کے کتنے قسم ہے۔

جواب: چار قسم ہے ا۔ جملہ اسمیہ ۲۔ جملہ فعلیہ ۳۔ جملہ شرطیہ ۴۔ جملہ ظرفیہ۔

جملہ اسمیہ

سوال: جملہ اسمیہ کس کو کہتے ہیں۔

جواب: اس جملہ کو کہتے ہیں جس کے دو حصوں میں سے پہلا حصہ اسم ہو، دوسرا حصہ خواہ اسم ہو، جیسے زیدٌ قائمٌ یا فعل ہو جیسے زیدٌ قامَ ،زید کھڑا ہے۔

سوال: جملہ اسمیہ کی معنیٰ کیسے کی جاتی ہے۔

(ا) مرکب مفید

(۲) ایک ہی وقت میں

(۳) باعتبار الفاظ کے، قطع نظر خارج کے، پھر السماء تحتنا، السماء فوقنا، الارض تحتنا، الارض فوقنا وغیرہ بھی جملہ خبریہ ہونگے۔

جواب: جملہ اسمیہ کے اردو معنیٰ کے آخر میں "ہے"۔ "ہوں"۔ "ہو" وغیرہ آتا ہے جیسے زیدٌ قائمٌ۔ زید کھڑا ہونے والا ہے۔

سوال: جملہ اسمیہ کے اجزاء کے خاص [1] نام کونسے ہیں۔

جواب: پہلے حصے کا خاص نام مبتدا اور دوسرے حصے کا خاص نام خبر ہے۔

مبتدا اور خبر

سوال: مبتدا اور خبر کسے کہتے ہیں۔

جواب: مبتدا لغت میں اسم مفعول کا صیغہ ہے، باب افتعال سے معنیٰ جس سے ابتداء کی جائے اور اصطلاح میں جملہ اسمیہ کے پہلے حصہ کو مبتدا اور دوسرے حصہ کو خبر کہتے ہیں یا مبتدا اس اسم مسند الیہ کو کہتے ہیں جو عامل لفظی سے خالی ہو اور خبر اس اسم مسند کو کہتے ہیں جو عامل لفظی سے خالی ہو۔ جیسے زیدٌ قائمٌ۔

سوال: جملہ اسمیہ کے پہلے اور دوسرے حصے کے عام نام کونسے ہیں۔

جواب: پہلے حصے کے عام نام چار ہیں۔ ۱۔ مسند الیہ ۲۔ محکوم علیہ ۳۔ مخبر عنہ ۴۔ مثبت لہٗ[2]۔ اور دوسرے حصے کے بھی عام نام چار ہیں ۱۔ مسند[3] ۲۔ مسند بہ ۳۔ محکوم بہ ۴۔ مخبر بہ[4]۔

مسند اور مسند الیہ

سوال: مسند اور مسند الیہ کس کو کہتے ہیں۔

جواب: مسند اس حکم کو کہتے ہیں جس کی کسی کی طرف نسبت ہو۔

---

(۱) ترکیبی
(۲) موضوع عند المنطقیین
(۳) حکم، اس کو محکوم بھی کہتے ہیں۔
(۴) مثبت، محمول عند المنطقیین۔ اس کو مخبر بھی کہتے ہیں۔

مسند الیہ اس اسم کو کہتے ہیں جس پر حکم لگایا جائے [1] جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ، زَیْدٌ قائمٌ، پہلی مثال میں ضرب مسند اور زید مسند الیہ ہے، دوسرے مثال میں زید مسند الیہ اور قائمٌ مسند ہے۔

سوال: کیا اسم، مسند اور مسند الیہ ہوتا ہے۔

جواب: جی ہاں اسم، مسند اور مسند الیہ ہوتا ہے جیسے زَیْدٌ قائمٌ۔

سوال: کیا فعل مسند اور مسند الیہ ہوتا ہے۔

جواب: فعل مسند تو ہوتا ہے مگر مسند الیہ نہیں ہوتا جیسے قامَ زیدٌ۔ البتہ تاویل کے بعد فعل بھی مسند الیہ ہوتا ہے جیسے تَسْمَعُ بِالْمُعِیْدِیِّ خَیْرٌ اَنْ تَرَاہُ۔

ترجمہ: معیدی (ڈاکو کا نام) کا نام سننا اسکے دیکھنے سے بہتر ہے یہاں تَسْمَعُ، سِمَاعُكَ کے تاویل میں ہو کر مبتدا واقع ہوا ہے۔

سوال: کیا حرف، مسند اور مسند الیہ ہوتا ہے۔

جواب: حرف نہ مسند ہوتا ہے، نہ مسند الیہ، البتہ تاویل کے بعد حرف مسند اور مسند الیہ ہو سکتا ہے جیسے مِنْ حرفٌ۔ ھِیَ مِنْ۔

مسند اور مسند الیہ کے مواقع

سوال: کونسی چیزیں مسند الیہ اور کونسی مسند واقع ہوتی ہیں۔

جواب: چند چیزیں مسند الیہ واقع ہوتی ہیں۔ ۱۔ فاعل ۲۔ نائب فاعل ۳۔ مبتدا ۴۔ حروف مشبہ بالفعل کا اسم ۵۔ حروف مشبہ بلیس کا اسم ۶۔ افعال ناقصہ کا اسم ۷۔ لانفی جنس کا اسم۔ چند چیزیں مسند واقع ہوتی ہیں۔ ۱۔ فعل ۲۔ اسم الفعل

---

(۱) یعنی جس کی طرف کسی کی نسبت ہو۔

۳۔ خبر المبتدأ ۴۔ حروف مشبہ بالفعل کی خبر ۵۔ حروف مشبہ بلیس کی خبر ۶۔ افعال ناقصہ کی خبر ۷۔ لانفی جنس کی خبر۔

سوال: جملہ اسمیہ وفعلیہ میں کونسی چیزیں مسند الیہ اور مسند واقع ہوتی ہیں۔

جواب: مسند الیہ، جملہ اسمیہ میں مبتدا واقع ہوتا ہے اور جملہ فعلیہ میں فاعل ہوتا ہے، اور مسند، جملہ اسمیہ میں خبر اور فعلیہ میں فعل واقع ہوتا ہے اور مفعول نہ مسند ہوتا ہے اور نہ مسند الیہ۔

مبتدا وخبر کا اعراب

سوال: مبتدا اور خبر کا کونسا اعراب ہوتا ہے۔

جواب: دونوں مرفوع ہوتے ہیں جیسے زیدٌ قائمٌ ۔

سوال: کیا مبتدا اور خبر کا رفعہ ہمیشہ ضمہ سے پڑھا جاتا ہے۔

جواب: رفعہ کی چند علامتیں ہیں، ا۔ کبھی رفعہ ضمہ لفظی سے پڑھا جاتا ہے جیسے زیدٌ ۲۔ کبھی ضمہ تقدیری سے جیسے عصیٰ ۳۔ کبھی الف نون سے جیسے عالمانِ ۴۔ کبھی واونون سے جیسے مسلمونَ۔

مبتدا کے احکام

سوال: مبتدا کا حکم کیا ہے۔

جواب: بعض احکام یہ ہیں ا۔ مرفوع ہو ۲۔ معرفہ ہو ۳۔ ذات ہو، وصف محض نہ ہو۔

مبتدا وخبر دونوں معرفہ

سوال: جب مبتدا، خبر دونوں معرفہ ہوں تو مبتدا کس کو بنایا جائے۔

جواب: اس صورت میں جس کو بھی مبتدا بنایا جائے جائز ہے، جیسے اللهُ اِلٰهُنا-آدمُ ابونا-انتَ انتَ۔ ورنہ معرفہ کو مبتدا بنانا واجب ہے جیسے زیدٌ قائمٌ۔

مبتدا کے نکرہ ہونے کی صورتیں

سوال: کیا مبتدا نکرہ ہو سکتا ہے۔

جواب: عموماً مبتدا، معرفہ اور خبر نکرہ ہوتا ہے، البتہ قرینہ کی وجہ سے کبھی کبھار نکرہ بھی مبتدا واقع ہوتا ہے جیسے فِی الدَّارِ رَجُلٌ، اَمَامَ الْمَدْرَسَةِ دُكَّانٌ۔

سوال: کتنی صورتوں میں نکرہ مبتدا واقع ہوتا ہے۔

جواب: جب نکرہ میں تخصیص ہوگی تب مبتدا ہو سکتا ہے، اور تخصیص کی چند صورتیں ہیں۔

ا۔ جب نکرہ کی اضافت کی گئی ہو، جیسے حَقِیْبَةُ طَالِبٍ مَفْقُوْدَةٌ۔

۲۔ نکرہ کی صفت لائی گئی ہو جیسے وَرْدَةٌ حَمْرَاءُ مُفَتَّحَةٌ، سرخ گلاب کھلا ہے۔

۳۔ نکرہ میں حرف نفی کے ذریعے عموم پیدا ہو گیا ہو جیسے مَا مُدَرِّسٌ حَاضِرٌ فِی الْمَدْرَسَةِ۔

۴۔ نکرہ پر حروف استفہام داخل ہو، جیسے أَجَاهِلٌ نَجَحَ، کیا کوئی جاہل کامیاب ہوا۔ هَلْ مُجِدٌّ رَاسِبٌ۔

۵۔ جب نکرہ تقسیم کے معنیٰ پر دلالت کرے جیسے فَرِيْقٌ فِی الْجَنَّةِ وَ فَرِيْقٌ فِی السَّعِيْرِ۔

۶۔ جب نکرہ ایسا کلمہ ہو جو خود عموم پر دلالت کرتا ہو، جیسے كُلٌّ لَّهٗ قَانِتُوْنَ۔

۷۔ نکرہ دعا کیلئے ہو جیسے سَلَامٌ عَلَيْكَ ۸۔ نکرہ بد دعا کے لئے ہو جیسے وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ۔

۸۔ یا خبر جار مجرور ہو، جیسے فِيْكَ خَيْرٌ-فِيْكَ شُجَاعَةٌ۔

۹۔ یا خبر ظرف مقدم ہو جیسے عِنْدَكَ فَضلٌ-عِنْدِی حِصَانٌ۔

مبتدا صریح ومؤوّل

سوال: مبتدا باعتبار لفظ کے کتنے قسم ہے۔

جواب: دو قسم ہے۔ ا۔ اسم صریح جیسے زیدٌ قائمٌ۔ ۲۔ اسم مؤوّل جیسے و اَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ ای صَوْمُكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ۔

مبتدا و خبر کی مطابقت

سوال: کیا مبتدا اور خبر کی آپس میں واحد تثنیہ جمع اور تذکیر و تانیث میں مطابقت ضروری ہے۔

جواب: جی ہاں! جب خبر اسم مشتق یا منسوب ہو تو مذکورہ چیزوں میں مطابقت ضروری ہے، خبر مفرد کی مثال الرَّجُلُ قَایِمٌ، خبر تثنیہ مذکر جیسے الرَّجُلانِ قَایِمَانِ، خبر جمع مذکر جیسے الرِّجَالُ قَایِمُوْنَ، خبر واحد مؤنث جیسے المَرْأَةُ قَایِمَةٌ۔ خبر تثنیہ مؤنث جیسے المَرْئَتَانِ قَایِمَتَانِ، خبر جمع مؤنث جیسے النِّسَاءُ قَایِمَاتٌ۔

سوال: آپ نے کہا کہ مبتدا و خبر کی تذکیر اور تانیث میں مطابقت ضروری ہے تو قُطُوفُهَا دَانِیَةٌ (سورۃ الحاقہ) ترجمہ: اس جنت کے میوے جھکے ہونگے۔ میں مطابقت کیوں نہیں۔

جواب: مطابقت ضروری ہے، لیکن جب مبتدا جمع مکسر ہو اور وہ جماعۃ کی معنٰی میں ہو گا تو اس کی خبر واحد مؤنث آنا درست ہو گا، جیسے المجالسُ ثابتةٌ۔

مبتدا اور خبر کے مطابقت کے شرائط

سوال: مبتدا اور خبر کی مطابقت کے لئے کونسے شرائط ہیں۔

جواب: چند شرائط ہیں جب کوئی شرط مفقود ہوگی تو مطابقت بھی نہیں ہوگی۔

۱۔ خبر مشتق یا منسوب ہو، خارج ہو گا اَلْکَلِمَةُ لَفْظٌ کیونکہ خبر لفظ مشتق نہیں بلکہ مصدر ہے۔ لیکن مصدر جب مبتدا ہو تو اس کی خبر مذکر و مؤنث دونوں ہو سکتی ہے، جیسے فَحَدُّ الِاسْمِ کَلِمَةٌ۔

۲۔ مبتدا اور خبر دونوں اسم ظاہر ہوں، خارج ہوا، هِيَ اِسمٌ وَفِعْلٌ وَحرفٌ۔

۳۔ خبر ایسی صفت (بروزن فعیل) نہ ہو جس میں مذکر و مؤنث برابر ہوں، خارج ہوا اَلْمَرأَةُ جَرِیحٌ (زخمی)۔

۴۔ خبر مؤنث کی صفت خاصہ نہ ہو، خارج ہوا اَلْمَرأَةُ حَایِضٌ۔

۵۔ خبر اسماء متوغلہ فی الابھام نہ ہو (جو اسماء باوجود اِضَافَةٌ الی المعرفہ ہونے کہ معرفہ نہ ہو سکتے ہوں) جیسے لفظ مِثل، غیر، شِبه، قبل، بعد۔

۶۔ خبر مبالغہ کا صیغہ نہ ہو۔ اتفاقی مثال زیدٌ قائمٌ۔

مبتدا کی صورتیں

سوال: کیا مبتدا ہمیشہ مفرد ہوتا ہے۔

جواب: جی نہیں، کبھی مفرد ہوتا ہے، کبھی مرکب ناقص، کبھی مرکب اضافی جیسے سَاعَةُ خَالِدٍ ثمینةٌ۔ مرکب توصیفی جیسے التِّلْمِیذُ المُجْتَهِدُ نَاجِحٌ، مرکب اشاری جیسے هٰذاالقَلَمُ جَمِیلٌ۔

مبتدا کی وجوبی تقدیم

سوال: کتنی صورتوں میں مبتدا کی تقدیم واجب ہے۔

جواب: چار مقامات پر مبتدا وجوبًا مقدم ہوتا ہے۔

۱۔ جب مبتدا ایسا کلمہ ہو جو ابتدا جملہ میں آتا ہو، جیسے اسماء استفہام و شرط جیسے مَنْ اَبُوكَ، کم خبریہ، ماتعجبیّه، ضمیر شان اور ایسا اسم جس پر لام ابتداء داخل ہو۔ جیسے لَمِصْرُ مَولِدُ الاُدَبَاءِ۔

۲۔ جب مبتدا کی خبر جملہ فعلیہ ہو اور فاعل ضمیر مستتر ہو جو مبتدا کی طرف لوٹتا ہو جیسے زیدٌ خَرَجَ۔ ۳۔ جب مبتدا و خبر دونوں معرفہ ہوں تاکہ اشتباہ اور التباس لازم نہ آئے جیسے حامدٌ صَدِیْقِي۔ ۴۔ جب خبر میں اِلّا یا انّما کے ذریعہ حصر کے معنٰی پیدا کئے گئے ہوں جیسے اِنّما الجریرُ شاعرٌ، جریر محض شاعر ہے۔

مبتدا مؤخر

سوال: کیا مبتدا ہمیشہ مقدم اور خبر ہمیشہ مؤخر ہوتا ہے۔

جواب: عمومًا ایسا ہی ہوتا ہے لیکن کبھی خبر، مبتدا سے مقدم بھی ہوتا ہے۔

۱۔ خبر جار مجرور ہو جیسے فِی الدَّارِ زَیْدٌ

۲۔ خبر ظرف ہو جیسے عِندِی مَالٌ، ان مثالوں میں خبر مقدم اور مبتدا موٴخر ہے۔

صدارت کلام کو چاھنے والی اشیاء

سوال: جو اشیاء صدارت کلام کو چاہتی ہیں، وہ کتنی ہیں۔

جواب: وہ چھ ہیں اور اس شعر میں موجود ہیں۔

شش چیز بود مقتضیٰ صدر کلام۔ در فصیحاں شد ایں نظم تمام
شرط و قسم و تعجب و استفہام۔ نفی آمد و لام ابتدا گشت تمام

مبتدا کا محذوف ھونا

سوال: کیا مبتدا کبھی حذف ہوتا ہے۔

جواب: جی ہاں قرینہ کے وقت مبتدا کا حذف کرنا جائز ہے، جیسے اَلْهِلَالُ وَاللّٰهِ دراصل هٰذَا الْهِلَالُ وَاللّٰهِ۔ اور چند صورتوں میں مبتدا کا حذف وجوبی ہوتا ہے۔

۱۔ مخصوص بالمدح والذم سے پہلے مبتدا محذوف ہوتا ہے، جیسے نِعْمَ الرَّجُلُ عَلِیٌّ دراصل هُوَ عَلِیٌّ۔

۲۔ جب مبتدا کی خبر ایسی مصدر ہو جو فعل کے قائم مقام ہو، جیسے سمعٌ و طاعةٌ۔ دراصل حالی سَمْعٌ وَطَاعَةٌ، میرا حال سننا اور اطاعت کرنا ہے۔

۳۔ اجمال کی تفصیل میں جیسے هِیَ ثَلٰثَةُ اَقْسَامٍ اسمٌ و فعلٌ و حرفٌ اَیْ اَحَدُهَا اِسْمٌ و ثَانِیْهَا فِعْلٌ۔

۴۔ استفہام کے جواب میں جیسے وَمَا اَدْرَاكَ مَا الْحُطَمَةُ نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ اَیْ هِیَ نَارُ اللّٰهِ۔

۵۔ قال کے مقولہ میں جیسے قَالَ اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ اَیْ هِیَ اَسَاطِیْرُ۔

۶۔ فاجزائیہ کے بعد جیسے کُنْ فَیَکُوْن اَیْ فَهُوَ یَکُوْن۔

سوال: وہ معانی بتائیں جن میں مبتدا کا مفہوم اور معنٰی ہوتا ہے۔

جواب: ۱۔ جس مبتدا میں شرط کا معنٰی ہو جیسے مَنْ شرطیہ اس وقت خبر پر فا لائی جائے گی جیسے مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ۔

۲۔ لَوْلَا کے بعد بھی مبتدا ہوتا ہے جیسے لَوْلَا الْمَطْرُ لَهَلَكَ الزَّرْعُ۔ نوٹ: اسی طرح مبتدا و خبر دونوں بھی محذوف ہوتے ہیں جیسے سَافَرَ اَخِی الیٰ ماوراء البحارِ ای ماھو کائنٌ وراء البحار۔

مبتدا قسم ثانی

سوال: مبتدا قسم ثانی کسے کہتے ہیں۔

جواب: اس صیغہ صفاتی کو کہتے ہیں، جو نفی یا استفہام کے بعد ہو اور اسم ظاہر کو رفعہ دے جیسے مَا قَایِمٌ الزَّیْدَانِ-ما قَایِمٌ الزَّیْدُونَ-أَقَایِمٌ الزَّیْدُونَ-أَقَایِمٌ الزَّیْدَانِ - خارج ہوا-مَا قَایِمٌ زَیْدٌ۔

خبر کے احکام

سوال: خبر کا کیا حکم ہے۔

جواب: کچھ احکام یہ ہیں ۱۔ وہ مرفوع ہو ۲۔ نکرہ ہو ۳۔ محض وصف ہو یا ذات مع الوصف ہو۔ محض ذات نہ ہو، جیسے زَیْدٌ قَایِمٌ۔

خبر کی وجوبی تقدیم

سوال: کتنی صورتوں میں خبر کی تقدیم واجب ہوتی ہے۔

جواب: چار مواقع میں تقدیم خبر واجب ہوتی ہے،

۱۔ جب خبر اسماء استفہام میں سے ہو، جو شروع جملہ میں آتے ہیں، جیسے اَیْنَ الطَّایِرُ-کَمْ عُمْرُكَ-کَیفَ الْحَالُ۔

۲۔ جب خبر ظرف یا جار مجرور ہو اور مبتدا نکرہ غیر مخصوصہ ہو، جیسے عِنْدِی سَیَّارَةٌ۔

فِی الدَّارِ رَجُلٌ۔

۳۔ جب مبتدا میں ایسا ضمیر ہو جو خبر کے طرف لوٹتا ہو جیسے لِلْعَامِلِ جَزاءُ عَمَلِہٖ۔ عَلَی التَّمْرَۃِ مِثْلُھَا زَبَدًا۔

۴۔ جب مبتدا میں اِنَّمَا یَا اِلَّا کے ذریعہ حصر کی معنٰی پیدا کی گئی ہو جیسے اِنَّمَا الشَّاعِرُ اِقْبَالٌ۔ شاعر تو اقبال ہی ہے۔

خبر کا مجرور ہونا

سوال: آپ نے کہا کہ خبر مرفوع ہوتی ہے، لیکن جَزَاءُ سَیِّئَۃٍ بِمِثْلِھَا میں بِمِثْلِھَا خبر مجرور ہے۔

جواب: خبر مرفوع ہی ہوتی ہے اور یہاں باء زائدہ ہے، لہٰذا بِمِثْلِھَا مجرور لفظًا، مرفوع معنًی، خبر ہے۔

ایک مبتدا۔ خبریں کئی

سوال: کیا مبتدا کی ہمیشہ ایک ہی خبر ہوتی ہے۔

جواب: ایک مبتدا کی کبھی کبھار کئی خبریں آتی ہیں، کیونکہ محکوم علیہ پر متعدد حکم لگائے جا سکتے ہیں۔ حرف عطف کے ساتھ جیسے زیدٌ فقیہٌ و کاتبٌ یا بغیر حرف عطف کے جیسے اللّٰہُ قَدِیرٌ حَکِیْمٌ عَلِیْمٌ۔ نیز اسمیں احتمال عقلی چار ہوسکتے ہیں۔(۱) تعدد المبتدأ مع تعدد الخبر یہ صورت بکثرت پائی جاتی ہے۔(۲) توحد المبتدأ مع توحد الخبر (۳) تعدد المبتدأ مع توحد الخبر یہ محض احتمال عقلی ہے۔(۴) توحد المبتدأ مع تعدد الخبر۔

خبر، مفرد، مرکب، جملہ اور شبہ جملہ

سوال: کیا خبر ہمیشہ مفرد ہوتی ہے۔

جواب: خبر عام ہے مفرد، کبھی مرکب، کبھی جملہ کبھی شبہ جملہ اور کبھی مرکب اضافی ہوتی ہے۔ جیسے زیدٌ سَیِّدُ الْقَوْمِ، کبھی مرکب توصیفی بھی ہوتی ہے، جیسے خَالِقُنَا الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ۔

خبر کا عائد

سوال: کیا خبر میں مبتدا کے لیے عائد کا ہونا ضروری ہے۔

جواب: جی ہاں، جب خبر جملہ یا شبہ جملہ ہوگا تو اس میں عائد کا ہونا ضروری ہے جو مبتدا کی طرف لوٹتا ہو، جیسے زیدٌ ابوہ قائمٌ۔ زیدٌ قَامَ اَبُوْہُ۔ زیدٌ اِنْ جائَنِی فَاَکْرَمْتُہٗ

خبر معرفہ

سوال: کیا خبر کبھی معرفہ ہوتی ہے۔

جواب: جی ہاں ۱۔ جب کسی موصوف کی صفت نہ بنتی ہو جیسے اَنَا یُوْسُفُ ۲۔ یا مبتدا اور خبر کے درمیان ضمیر فصل لایا جائے جیسے اَلْوَلَدُ ھُوَ الْقَائِمُ

خبر کا محذوف ہونا

سوال: کیا خبر کا حذف کرنا جائز ہے۔

جواب: جی ہاں قرینہ کی وجہ سے خبر کا حذف کرنا جائز ہے۔

۱۔ جب مبتدا مقسم بہ ہو اور اس کی خبر قسم ہو۔ جیسے لَعَمْرُكَ لَاَفْعَلَنَّ کَذَا۔ یہ دراصل ہے لَعَمْرُكَ قَسَمِی لَاَفْعَلَنَّ کَذَا۔ یعنی آپ کی عمر اور بقا میری قسم ہے۔

۲۔ جب جار مجرور اور ظرف مبتدا کے بعد آئیں جیسے زَیْدٌ فِی الدَّارِ اَیْ ثَابِتٌ فِی الدَّارِ۔

۳۔ لَوْلَا اور لَوْمَا کے بعد جیسے لَوْلَا عَلِیٌّ لَھَلَكَ عُمَرُ اَیْ لَوْلَا عَلِیٌّ مَوْجُوْدٌ۔

سوال: کیا جملہ انشائیہ خبر بن سکتا ہے۔

جواب: انشائیہ خبر نہیں بن سکتا، مگر یہ کہ تاویل کی جائے مَقُوْلٌ فِی حَقِّہٖ سے تو خبر ہو گا۔

سوال: کیا مبتدا اور خبر منسوخ بھی ہوتے ہیں۔

جواب: جی ہاں بعض کلمات ایسے ہیں جو مبتدا اور خبر کے لیئے نواسخ ہیں جیسے۔
ا۔ افعال ناقصہ و مقاربہ ۲۔ افعال ناقصہ کے مشتقات۳۔ حروف مشبہ بالفعل ۴۔ ما ولا المشبہتین بلیس۔ ۵۔ لا نفی جنس۔

جملہ فعلیہ

سوال: جملہ فعلیہ کسے کہتے ہیں۔

جواب: وہ جملہ جس کے دو[1] حصوں میں سے پہلا حصہ فعل اور دوسرا حصہ اسم (فاعل) ہو جیسے عَلِمَ زیدٌ، سَمِعَ بکرٌ۔

سوال: جملہ فعلیہ کے پہلے اور دوسرے حصہ کے خاص نام کونسے ہیں۔

جواب: پہلے حصہ کا خاص نام ہے فعل اور دوسرے حصہ کا خاص نام ہے فاعل۔

سوال: جملہ فعلیہ کے پہلے اور دوسرے حصہ کے عام نام کونسے ہیں۔

جواب: پہلے حصے کے عام نام ہیں۔ امسند (حکم)۔(محمول عند المنطقیین)۔ ۲۔ محکوم بہ۔
۳۔ مخبر بہ۔ ۴۔ مسند بہ۔
اور دوسرے حصہ کے عام نام ہیں ا۔ مسند الیہ (موضوع عند المنطقیین) ۲۔ محکوم علیہ
۳۔ مخبر عنہ ۴۔ مثبت لہ

سوال:۔ جملہ فعلیہ میں فاعل کے بعد کس چیز کا ذکر ہوتا ہے۔

جواب: عموماً فاعل کے بعد مفعول کا ذکر ہوتا ہے اور دونوں اسم ہوا کرتے ہیں۔ جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ بَکْرًا۔

فاعل

سوال: فاعل کس کو کہتے ہیں۔

---

(۱) مقصودی

جواب: فاعل وہ اسم ہے جو اپنے فعل یا شبہ فعل کے بعد آئے جو اس کی ذات سے وجود میں آیا ہو، جیسے ضَرَبَ زیدٌ-مَاتَ خالدٌ۔

سوال: فاعل کی کیا علامت ہے۔

جواب: اس کی معنوی علامت یہ ہے کہ جس میں کام کرنے کی صلاحیت ہو۔ جیسے اَکَلَ الکمثریٰ یحییٰ یہاں فاعل یحییٰ ہے نہ کہ کمثریٰ (امرود) کیوں کہ کمثریٰ میں فاعل بننے کی صلاحیت نہیں ہے۔

سوال: کیا فاعل ہمیشہ مفرد ہوتا ہے۔

جواب: فاعل عام ہے کبھی اسم ظاہر، ضمیر، مذکر، مؤنث، واحد، تثنیہ اور جمع بھی ہوتا ہے۔

سوال: آپ نے کہا کہ فاعل مرفوع ہوتا ہے، حالانکہ کَفٰی بِاللّٰہِ اور مَاجَآئَنَا مِنْ بَشِیْرٍ وَلا نَذِیْرٍ وغیرہ میں تو فاعل مجرور ہے۔

جواب: کبھی کبھار حروف زائدہ فاعل پر داخل ہوتے ہیں لہٰذا باللہ مجرور لفظاً، مرفوع معنًی فاعل ہے۔ اسی طرح دوسری مثال میں من بَشیرٍ مجرور لفظاً، مرفوع معنیً فاعل ہے۔

فاعل اور مفعول کا اعراب

سوال: فاعل اور مفعول کو کونسا اعراب ہوتا ہے۔

جواب: فاعل ہمیشہ مرفوع اور مفعول ہمیشہ منصوب ہوتا ہے۔

فاعل کی تقدیم

سوال: فاعل اور مفعول، فعل سے مقدم ہوتے ہیں یا نہیں۔

جواب: مفعول کبھی ضرورۃً فاعل یا فعل سے پہلے بھی آتا ہے، جیسے اِیَّاکَ نَعْبُدُ، لیکن فاعل فعل سے مقدم نہیں ہوتا، اگر بظاہر مقدم نظر آئے تو اس کو مبتدا ہی سمجھنا چاہئے جیسے زیدٌ قامَ میں زید کو مبتدا کہیں گے۔ فاعل نہیں کہیں گے۔ قامَ اپنے ضمیر فاعل سے مل کر پورا

جملہ، خبر بنے گا مبتدا کی۔

فعل اور فاعل کا حذف

سوال: کیا فعل اور فاعل کا حذف کرنا جائز ہے۔

جواب: چند مقامات میں حذف جائز ہے، ا۔ سوال کا جواب نَعَم یا بَلٰی سے ہو جیسے أَقَامَ زَیدٌ۔ جواب نَعَم (ای نَعَم قام زیدٌ) ۲۔ قسم میں جیسے بِاللّٰہ لَاَقْرَئَنَّ دَرْسِی، یہاں اُقسِمُ مقدر ہے۔ ۳۔ اختصاص میں جیسے نحنُ طُلّابُ الصَّفِّ سَنقومُ بِرِحْلَةٍ۔ یہاں طُلّاب سے پہلے اَعْنِی یا اَخُصُّ محذوف ہے۔ اس کو مَا اضمر عاملہ علیٰ شریطۃ التفسیر بھی کہتے ہیں۔

۴۔ الاغرَّاء یعنی ابھارنا جیسے الصِّدْقَ الصِّدْقَ۔ یہاں اِلزَمْ محذوف ہے۔

۵۔ تحذیر یعنی ڈرانا جیسے النَّارَ النَّارَ یہاں اِحذَرْ یا اُحَذِّرُ محذوف ہے۔ ۶۔ اشتغال[1] جس میں فعل اپنے سے مقدم مفعول بہ کو چھوڑ کر اس ضمیر کے ساتھ مشغول ہو جاتا ہو جو اس مقدم مفعول بہ کی طرف لوٹتی ہو، جیسے اَخَاكَ عَرَفْتُهُ یہاں اَخَاكَ سے پہلے عرفتُ محذوف ہے۔

۷۔ شرط کے بعد جیسے اِذِ الطَّالِبُ اِجتَهَدَ نَجَحَ، یہاں الطالبُ سے پہلے اِجتَهَدَ محذوف ہے۔

۸۔ اسم موصول کے بعد جیسے اَلْكِتَابُ الَّذِیْ اِسْتَعَرَّ عِندَكَ جَیِّدٌ۔

۹۔ ندا جیسے یا زیدُ اَی اَدْعُوْ زیدًا۔

۱۰۔ استغاثہ جیسے یا لَزَیدٍ اَی یا زیدُ اَسْتَغِیثُكَ۔

۱۱۔ ندبہ جیسے وَا حُزْنَاهُ اَی یا حُزْنُ اُحضُرْنی حَتّٰی اَتَعَجَّب۔

(۱) جس کو ما اضمر عاملہ علیٰ شریطۃ التفسیر بھی کہتے ہیں۔

فاعل کا عامل

سوال: کیا فاعل کا عامل فعل ہی ہوتا ہے۔

جواب۔ ا۔ فعل کی طرح کبھی فاعل کا عامل اسم فعل بھی ہوتا ہے جیسے هَیْهَاتَ السَّفَرُ ای بَعُدَ السَّفَرُ۔

۲۔ کبھی عامل اسم مشتق کا صیغہ ہوتا ہے جیسے هٰذا هُوَ النَّاجِحُ اَخُوْهُ۔

جملہ شرطیہ

سوال: جملہ شرطیہ کسے کہتے ہیں۔

جواب۔ وہ جملہ جو شرط و جزا سے مرکب ہو، جیسے اِنْ تُكْرِمْنِی اُكْرِمْكَ، اگر تو میرا اکرام کرے گا تو میں تیرا اکرام کروں گا[1]۔

سوال: کیا جملہ شرطیہ میں حرف شرط کا ہونا ضروری ہے۔

جواب: ضروری نہیں کبھی محذوف بھی ہوتا ہے جیسے اَكْرَمْتَنِی اَكْرَمْتُكَ.

جملہ ظرفیہ

سوال: جملہ ظرفیہ کس کو کہتے ہیں۔

جواب: وہ جملہ جس کا پہلا حصہ ظرف یا جار مجرور ہو اور دوسرا اسم مرفوع ہو جیسے خَلْفَكَ بَحْرٌ۔ فِی الدَّارِ زَیْدٌ۔

سوال: ظرف مبتدا واقع ہوتا ہے یا نہیں۔

جواب۔ ظرف خبر ہوتا ہے، مبتدا نہیں ہو سکتا۔ اگر کسی جملہ میں ایک اسم، دوسرا ظرف ہو تو اسم ہمیشہ مبتدا اور ظرف ثَابِتٌ یا ثَبَتَ سے متعلق ہو کر خبر ہوگی، جیسے عِنْدِی مَالٌ۔

(۱) شرط، دو معانی کے درمیاں ایسے رابطہ کو کہتے ہیں کہ دوسرا معنیٰ پہلے پر موقوف ہو۔

جملہ صفاتی

سوال: جملہ باعتبار صفت کے کتنے قسم ہے۔

جواب: یہ نو قسم ہے۔ اور یہ سارے غیر معربہ جملے ہیں جن کا کوئی محلی اعراب نہیں ہوتا۔

ا۔ جملہ مُبَیِّنَہ، اس جملے کو کہتے ہیں جو پہلے جملہ کو کھول کر بیان کرے اس کو جملہ مفسّرہ و تفسیر یہ بھی کہتے ہیں۔ جیسے اَلْکَلِمَۃُ عَلیٰ ثَلٰثَۃِ اَقْسَامٍ ھِیَ اِسمٌ وَ فِعلٌ و حرفٌ۔ یہاں پہلا جملہ واضح نہیں۔ دوسرے جملہ ھِیَ اِسمٌ وَ فِعلٌ نے اس کو واضح کر دیا، اور یہی دوسرا جملہ مبینہ کہلاتا ہے۔

۲۔ جملہ مُعَلِّلَہ، اس جملے کو کہتے ہیں جو پہلے جملہ کا سبب اور علت بیان کرے، جیسے حدیث شریف میں ہے۔ لَا تَصُومُوا فِی ھٰذِہِ الاَیَّامِ فَاِنَّھَا اَیَّامُ اَکْلٍ وَّ شُرْبٍ وَّ بِعَالٍ۔ (کنز العمال) یہاں دوسرا جملہ فَاِنَّھَا اَیَّامُ اَکْلٍ والا مُعَلِّلَہ ہے کیوں کہ اس میں پہلے جملہ کی علت بیان کی گئی ہے۔

۳۔ جملہ مُعْتَرِضَہْ، اس جملے کو کہتے ہیں جو دو جملوں کے درمیان بے جوڑ و بلا ربط واقع ہو یعنی وہ جملہ جو دو متلازم چیزوں کے درمیاں آئے جیسے قسم و جواب قسم، صلہ و موصولہ، مبتدا و خبر کے درمیان میں۔ جیسے قَالَ اَبُو حَنِیفَۃَ رَحِمَہُ اللّٰہُ اَلنِّیَّۃُ فِی الوُضُوءِ لَیْسَتْ بِشَرْطٍ۔ یہاں رَحِمَہُ اللّٰہُ جملہ معترضہ ہے اس کا ما قبل و ما بعد سے ترکیبی جوڑ نہیں ہے۔

۴۔ جملہ ابتدائیّہ، وہ جملہ ہے جس سے نیا کلام شروع کیا جائے جیسے اَلْکَلِمَۃُ عَلیٰ ثَلٰثَۃِ اَقْسَامٍ۔

۵۔ جملہ حالیّہ، اس جملہ کو کہتے ہیں جو حال واقع ہو جیسے جَاءَ زَیْدٌ وَھُوَ رَاکِبٌ میں وَھُوَ رَاکِبٌ، جملہ حالیہ ہے۔

۶۔ جملہ معطوفہ، اس جملہ کو کہتے ہیں جو پہلے جملہ پر عطف کیا جائے جیسے جَاءَ زیدٌ وَذَھَبَ عَمروٌ میں ذَھَبَ عَمروٌ جملہ معطوفہ ہے۔

۷۔ جملہ نتیجِیَّہ اس جملہ کو کہتے ہیں جو بطور نتیجہ کے سابق کلام سے پیدا ہوتا ہو، جیسے اَلْجَزْمُ مُختَصٌّ بِالاَفعالِ وَ الخَفْضُ مُختَصٌّ بِالاَسْماءِ فَلَیسَ بِالاَفْعَالِ خَفْضٌ وَلا فِی الاَسْماءِ جَزْمٌ میں فَلَیْسَ بِالاَفْعَالِ خَفْضٌ وَلَا فِی الاَسْماءِ جَزْمٌ یہ جملہ نتیجیہ ہے۔

۸۔ جملہ مقطوعہ، اس جملہ کو کہتے ہیں جو کسی چیز سے ربط و تعلق کے بغیر، گنتی کے ساتھ واقع ہوتا ہو، جیسے اَلْبَابُ الثَّانِی فِی الْعَوامِلِ اللَّفْظِیَّۃِ القِیَاسِیَّۃِ۔

۹۔ جملہ مستانفہ، اس جملہ کو کہتے ہیں جو سائل کے سوال کو بیان کرے جیسے لِمَ رَفَعْتَ زیدًا لِاَنَّہٗ فَاعِلٌ میں لِاَنَّہٗ فَاعِلٌ جملہ مستانفہ ہے۔

جملہ انشائیہ

سوال: جملہ انشائیہ کسے کہتے ہیں۔

جواب: انشائیہ کی لغوی معنٰی ہے طلب کرنے والا[1] اور اصطلاح میں اس جملہ کو کہتے ہیں جس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا نہ کہا جا سکے بلکہ کسی حکم یا طلب پر دلالت کرے۔

انشائیہ کا وجہ التسمیہ

سوال: جملہ انشائیہ کو انشائیہ کیوں کہتے ہیں۔

جواب: انشائیہ کی معنٰی ہے کسی کام کو پیدا کرنا اور یہ جملہ بھی کسی چیز کے پیدا کرنے کو بتاتا ہے کہ بات کرنے والا کلام کو خود پیدا کرتا ہے، کسی واقعہ کی خبر نہیں دیتا، اسی وجہ سے اسے انشائیہ کہتے ہیں۔

---

(۱) نئی چیز ایجاد کرنے والا۔

انشائیہ کے اقسام

سوال: جملہ انشائیہ کتنے قسم ہے۔

جواب: انشائیہ بارہ قسم ہے جبکہ انشائیہ ابتداءً دو قسم ہے:

طلبی (جس میں طلب والا معنٰی پایا جائے)

غیر طلبی (جس میں طلب والا معنٰی نہ پایا جائے)

طلبی بھی دو قسم ہے صریح (جس میں طلب والا معنٰی ظاہر ہو)

غیر صریح (جس میں طلب والا معنٰی ظاہر نہ ہو)

طلبی صریح چار قسم ہے، امر، نھی، دعا، استفھام۔

طلبی غیر صریح تین قسم ہے، عرض، تمنی، ترجی۔

اور غیر طلبی چار قسم ہے۔ قسم، تعجُّب، عقود-ندا۔

امر

سوال: امر کسے کہتے ہیں۔

جواب: امر کی لغوی معنٰی ہے حکم کرنا، اور اصطلاح میں اس جملہ کو کہتے ہیں جس میں[1] کسی فاعل کے ذریعہ[2] کوئی کام طلب کیا جائے جیسے اِضْرِبْ (مارتو) یہ ہوا جملہ انشائیہ فعلیہ امریہ۔

سوال: فعل امر کتنے قسم ہے۔

جواب: اس کی دو قسمیں ہیں، ایک امر حاضر دوسرا امر غائب۔

(۱) اپنے آپ کو بڑا سمجھ کر اور حقیقت میں وہ بڑا ہو یا نہ ہو۔

(۲) آئندہ زمانے میں۔

سوال: امر متکلم کو مستقل شمار کیوں نہیں کرتے۔

جواب: چونکہ اس کے دو ہی صیغے ہوتے ہیں اس لئے اسے امر غائب ہی کے ماتحت کر دیا جاتا ہے۔

نھی

سوال: نھی کسے کہتے ہیں۔

جواب: نھی کی لغوی معنٰی ہے منع کرنا، روکنا اور اصطلاح میں اس جملہ کو کہتے ہیں جس سے[1] ترک فعل کی طلب کی جائے جیسے لَاتَضْرِبْ، مت مار یہ ہوا جملہ انشائیہ فعلیہ نَھِیَّہ۔

سوال: نھی کتنے قسم ہے۔

جواب: امر کی طرح نھی کی بھی دو قسمیں ہیں، حاضر اور غائب۔

استفھام

سوال: استفہام کسے کہتے ہیں۔

جواب: استفہام کی لغوی معنٰی ہے پوچھنا/ سوال کرنا اور اصطلاح میں اس جملہ کو کہتے ہیں جس میں ناواقف متکلم، واقف کار مخاطب سے کسی چیز کا سوال کرے، چاہے حرف استفہام لفظًا ہو یا نہ ہو جیسے تَضْرِبُ زیدًا اور لفظ استفہام بھی عام ہے کہ وہ حرف ہو۔

جیسے متیٰ تذھَبُ یا اسم ہو، جیسے ھَلْ ضَرَبَ زیدٌ، کیا زید نے مارا۔ یہ ہوا جملہ انشائیہ فعلیہ استفہامیہ۔

استفھام کے مختلف معانی

سوال: کیا استفہام ہمیشہ ناواقفیت کی وجہ سے ہوتا ہے۔

(۱) اپنے آپ کو بڑا سمجھ کر۔

جواب: نہیں بلکہ جب متکلم کو خود علم ہو تو وہاں استفہام دوسرے معانی مثلاً اِخبار، اِطلاع، تاکید اور تقریر وغیرہ کے معنٰی میں استعمال ہوتا ہے، جیسے قرآن مجید میں استفہام، عموماً اخبار کے معنٰی میں استعمال ہوتا ہے، جیسے هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ۔

دعا

سوال: دعا کسے کہتے ہیں۔

جواب: دعا کی لغوی معنٰی ہے پکارنا اور اصطلاح میں اس جملہ انشائیہ کو کہتے ہیں جس سے کسی کو دعا دی جائے جیسے جَزَاكُمُ اللهُ اَحْسَنَ الْجَزَاءِ۔ اللہ تعالیٰ تم کو بہترین اجر دے، یہ ہوا جملہ انشائیہ فعلیہ دعائیہ۔

عرض

سوال: عرض کسے کہتے ہیں۔

جواب: عرض کی لغوی معنٰی ہے عاجزی کرنا / پیش کرنا / درخواست کرنا۔ اور اصطلاح میں اس جملہ کو کہتے ہیں جس میں نرمی سے کسی چیز کی درخواست کی جائے جیسے اَلَا تَنْزِلُ بِنَا فَتُصِيبَ خَيْرًا۔ کیوں نہیں آتا ہمارے پاس تاکہ پہنچے تو بھلائی کو۔ یہ ہوا جملہ انشائیہ فعلیہ عرضیہ۔

امر دعا اور عرض میں فرق

سوال۔ امر دعا اور عرض میں کیا فرق ہے۔

جواب: اگر بڑا چھوٹے کو کوئی حکم کرے تو اس کو امر کہتے ہیں، اور اگر چھوٹا بڑے سے کوئی درخواست کرے تو اس کو دعا کہتے ہیں، اور اگر مساوی درجہ کا آدمی اپنے جیسے کو کوئی کام کہے تو اس کو التماس اور عرض کہتے ہیں۔

تمنی

سوال: تمنی کسے کہتے ہیں۔

جواب: تَمَنِّي تفعل کے باب کا مصدر ہے، اس کی لغوی معنٰی ہے تمنا یا خواہش کرنا، اور اصطلاح میں اس جملہ کو کہتے ہیں جس سے کسی پسندیدہ چیز کی تمنا[1] یا آرزو کی جائے جیسے لَيْتَ زَيْدًا حَاضِرٌ۔ کاش زید حاضر ہو۔ یہ ہوا جملہ انشائیہ اسمیہ تمنیہ۔

ترجی

سوال: تَرَجِّي کسے کہتے ہیں۔

جواب: تَرَجِّي بھی تفعل کے باب کا مصدر ہے، اس کی لغوی معنٰی ہے امید کرنا، اور اصطلاح میں اس جملہ کو کہتے ہیں جس سے کسی چیز کی امید ظاہر کی جائے جیسے لَعَلَّ عَمْرًوا غَائِبٌ۔ امید ہے کہ عمرو غائب ہو۔

تمنی اور ترجی میں فرق

سوال: تمنی اور ترجی میں کیا فرق ہے۔

جواب: ا۔ تمنی (آرزو) ممکن اور ممتنع دونوں کی ہوسکتی ہے، جیسے لَيْتَ زَيْدًا حَاضِرٌ۔ اور لَيْتَ الشَّبَابَ يَعُودُ (کاش کہ جوانی لوٹ آئے)۔ حالانکہ جوانی کا اعادہ عادۃً محال ہے اور ترجی / امید صرف ممکن کی ہوسکتی ہے، ممتنع کی نہیں ہوسکتی جیسے لَعَلَّ السلطانَ يُكْرِمُنِي کہنا صحیح ہے۔ البتہ لَعَلَّ الشَّبَابَ يَعُودُ (امید ہے کہ جوانی لوٹ آئے) نہیں کہہ سکتے کہ عموماً جوانی بڑھاپے کے بعد نہیں لوٹتی۔

۲۔اسی طرح تمنی کا استعمال فقط محبوب اشیاء میں ہوتا ہے، جب کہ ترجی عام ہے کہ اشیاء محبوبہ اور مبغوضہ دونوں میں استعمال ہوتا ہے۔

(۱) تمنا یعنی کسی پسندیدہ چیز سے محبت کرنا۔

قسم

سوال: قسم کسے کہتے ہیں۔

جواب: قسم کا لغوی معنیٰ ہے پکا کرنا / قسم اٹھانا۔ اور اصطلاح میں اس جملہ کو کہتے ہیں جس کے ذریعے اپنی بات پکی کرنے کے لئے کسی چیز کی قسم اٹھائی جائے جیسے وَاللّٰہِ لَاَضْرِبَنَّ زیدًا۔ اللہ کی قسم میں زید کو ضرور بضرور ماروں گا۔ یہ ہوا جملہ انشائیہ فعلیہ قسمیہ۔

جملہ قسمیہ

سوال: کیا قسم کے لئے حرف قسم ضروری ہے۔

جواب: ا۔ ضروری نہیں ہے بلکہ عام ہے کہ حرف قسم اور لفظ قسم دونوں مذکور ہوں، جیسے أُقْسِمُ بِاللّٰہِ لَاَفْعَلَنَّ کَذَا ۲۔ یا دونوں مذکور نہ ہوں جیسے اَمْ لَکُمْ اَیْمَانٌ عَلَیْنَا بَالِغَۃٌ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ اَنَّ لَکُمْ لَمَا تَحْکُمُوْنَ(1)۔

۳۔ یا صرف لفظ قسم مذکور ہو اور حرف قسم مذکور نہ ہو۔ جیسے لَا اُقْسِمُ بِھٰذَا الْبَلَدِ۔

۴۔ یا حرف قسم مذکور ہو، لیکن لفظ قسم مذکور نہ ہو، جیسے وَالْقُرْآنِ الْحَکِیْمِ اِنَّکَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ۔

قسم و جواب قسم

سوال: قسم میں کتنی چیزیں ہوتی ہیں۔

جواب: عموماً چار چیزیں ہوتی ہیں۔ ا۔ حرف قسم ۲۔ مُقْسَم بہٖ جس ذات کا نام لیکر قسم اٹھائی جائے ۳۔ جواب قسم جس مقصد کے لئے قسم اٹھائی جائے ۴۔ مُقْسِم، قسم اٹھانے والا جیسے وَاللّٰہِ لَاَضْرِبَنَّ زیدًا میں واو حرف قسم ہے، اللہ مقسم بہ ہے۔ لَاَضْرِبَنَّ زیدًا جواب

(۱) ترجمہ: کیا ہمارے ذمہ کچھ قسمیں چڑھی ہوئی ہیں جو تمہاری خاطر سے کھائی گئی ہوں۔

قسم ہے اور عمرو مُقسِم ہے۔

حروف قسم

سوال۔ حروف قسم کونسے ہیں۔

جواب: پانچ ہیں۔ با، واو، تا، لام، مِنْ۔ لیکن آخری حرف قلیل الاستعمال ہے۔

سوال: کیا جملہ قسمیہ خبریہ بھی ہوتا ہے۔

جواب: نہیں، جملہ قسمیہ انشائیہ ہی ہوتا ہے، البتہ جواب قسم خبریہ اور انشائیہ دونوں ہوتا ہے۔

سوال: کیا حروف قسم صرف یہی ہیں۔

جواب: جی نہیں کچھ اور بھی ہیں جیسے ایم -ایمن یہ بھی قسم کی جگہ استعمال ہوتے ہیں مثلًا وَاَیْمُ اللّٰہِ لَاُسَافِرَنَّ۔

تعجب

سوال: تعجب کسے کہتے ہیں۔

جواب: تعجب، تفعل کے باب کا مصدر ہے اور اسکی معنیٰ ہے عجب کرنا۔

اصطلاح میں اس جملہ کو کہتے ہیں جس سے کسی پر تعجب ظاہر کیا جائے۔

سوال: فعل تعجب کی ترکیب کس طرح ہوتی ہے۔

جواب: ا۔ مَا اَفْعَلَہٗ یعنی مَا اَحْسَنَہٗ اَیْ اَیُّ شَیْءٍ اَحْسَنَ زیدًا، کس چیز نے زید کو حسن والا کر دیا (بامحاورہ) کیا ہی وہ خوبصورت ہے۔ اس کی تین ترکیبیں ہیں۔ امام فراء کے نزدیک یہاں اَیُّ شَیْءٍ مُبتدا اور اَحْسَنَ زیدًا خبر ہے، یہ ہوا جملہ انشائیہ اسمیہ تَعَجُّبِیَّہ۔

۲۔ اَفْعِلْ بِہٖ یعنی اَحْسِنْ بِہٖ اَی مَا اَحْسَنَ بزیدٍ۔ یہاں امر، ماضی کے معنیٰ میں ہے، با زائدہ ہے اور زید فاعل ہے۔ یہ ہوا جملہ انشائیہ فعلیہ تعجّبیّہ۔

سوال: علم الصرف میں تو تعجب کے تین صیغے ہیں نحو میں فقط دو کیوں۔

جواب: تعجب کے صیغے تو تین ہیں لیکن یہاں نحو میں جو کثیر الاستعمال ہیں صرف ان کو ذکر کیا گیا ہے۔ فَعُلَ کو ذکر نہیں کیا گیا۔

نوٹ: مَا اَحْسَنَهٗ اور اَحْسِنْ بِهٖ میں ہ ضمیر کی جگہ پر جسکے حسن وغیرہ پر تعجب کرنا ہو اس کا نام لگانا چاہئے۔

عقود

سوال: عقود کسے کہتے ہیں۔

جواب: عقود جمع ہے، عقد کی اور عقد کہتے ہیں گرہ باندھنے / معاہدہ کرنے کو اور اصطلاح میں اس جملہ کو کہتے ہیں جس سے کوئی معاملہ طئے کیا جائے۔ جیسے بِعْتُ وَاشْتَرَيْتُ وَتَزَوَّجْتُ ۔میں نے بیچا اور خریدا اور نکاح کیا۔ یہ ہوا جملہ انشائیہ فعلیہ عقودیہ۔

نوٹ: واضح رہے کہ اگر یہ جملہ خرید و فروخت اور کسی معاملہ کے طئے ہونے کے وقت استعمال ہوگا تو جملہ انشائیہ ہوگا، اور معاملہ کے بغیر بولا جائے تو جملہ خبریہ ہوگا۔

ندا

سوال: ندا کسے کہتے ہیں۔

جواب: ندا کی معنٰی ہے بلانا / پکارنا۔ اور اصطلاح میں اس جملے کو کہتے ہیں۔ جس کے ذریعہ کسی کو اپنی طرف متوجہ کیا جائے اور اسکے شروع میں حرف ندا ملفوظ ہو، جیسے یَا اللّٰہُ ۔ اے اللہ / پکارتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کو۔ یا محذوف ہو، جیسے اِغْفِرْلَنَا ذُنُوبَنَا۔ اے اللہ ہمارے گناہوں کو معاف فرما۔

جملہ ندائیہ

سوال: جملہ ندائیہ میں کتنی چیزیں ہوتی ہیں۔

جواب: چار چیزیں ہوتی ہیں ۱۔حرف ندا ۲۔مُنَادِی، بلانے والا ۳۔مُنَادَیٰ، جس کو بلایا جائے / متوجہ کیا جائے اور اسی پر حرف ندا داخل ہوتا ہے اور یہ ترکیب میں مفعول بہٖ بنتا ہے۔ ۴۔مُنَادیٰ لہ، (جواب ندا اور مقصود بالنداء) جس مقصد کیلئے بلایا جائے، اور عموماً یہ محذوف ہوتا ہے۔ جیسے یَا اللّٰہُ اِغْفِرْلِی، یہاں یَا حرف ندا ہے۔ جو دراصل ادعو فعل محذوف کے قائم مقام ہوتا ہے۔ لفظ اللہ مُنَادیٰ ہے، اور اِغْفِرْلِی جواب ندا ہے۔

سوال: کیا جواب ندا، منادیٰ سے مقدم بھی ہوتا ہے۔

جواب: جی ہاں قرینہ کی وجہ سے جواب ندا، منادیٰ پر مقدم بھی ہوتا ہے، جوازاً جیسے اِغْفِرْلِی یَا اللّٰہُ۔

سوال: جس طرح مبتدا کیلئے خبر ضروری ہے اسی طرح جملہ انشائیہ امر، نھی، نفی، استفھام، تمنی، عرض، قسم اور ندا کیلئے بھی دوسری چیز کا ہونا ضروری ہے یا نہیں۔

جواب: جی ہاں، مذکورہ چیزوں کیلئے جواب، جواب قسم، جواب ندا وغیرہ کا ہونا ضروری ہے عرض کی مثال۔ اَلَا تَنْزِلُ بِنَا فَتُصِيبَ خَيْرًا میں فَتُصِيبَ خَيْرًا جواب عرض ہے۔

سوال: مذکورہ جملوں کے علاوہ بھی کچھ چیزیں انشائیہ میں داخل ہیں یا نہیں۔

جواب: جی ہاں افعال مدح وذم بھی جملہ انشائیہ میں داخل ہیں۔

جملہ انشائیہ اور خبریہ کی علامت

سوال: جملہ خبریہ اور انشائیہ کی علامت کون سی ہے۔

جواب: انشائیہ کے ان ۱۳ قسموں میں سے کوئی ہوگا تو وہ جملہ انشائیہ ہوگا ورنہ جملہ خبریہ ہوگا۔

فصل: مرکب غیر مفید

سوال: مرکب غیر مفید کسے کہتے ہیں۔

جواب: غیر مفید کی معنٰی ہے بغیر فائدہ والا اور اصطلاح میں اس جملہ کو کہتے ہیں کہ بولنے والا بول کر خاموش ہو جائے تو سننے والے کو پورا فائدہ حاصل نہ ہو[1] جیسے غُلامُ زیدٍ۔ اور مرکب غیر مفید کو مرکب ناقص بھی کہتے ہیں۔

مرکب غیر مفید کے اقسام

سوال: مرکب غیر مفید کتنے قسم ہے۔

جواب: پانچ قسم ہے، وجہ حصر اس طرح ہے کہ غیر مفید میں دیکھیں گے کہ دوسرا اجزء پہلے کیلئے قید ہے یا نہیں، قید نہیں ہے تو وہ مرکب غیر تقییدی ہے، اگر قید ہے تو وہ مرکب تقییدی ہے۔

ابتداءً مرکب غیر مفید دو قسم ہے، مرکب تقییدی، مرکب غیر تقییدی، پھر مرکب تقییدی دو قسم پر ہے ۱۔ مرکب اضافی ۲۔ مرکب توصیفی۔

اور مرکب غیر تقییدی تین قسم ہے ۱۔ مرکب بنائی ۲۔ مرکب منع صرف ۳۔ مرکب صوتی۔ شعر۔

بود ترکیب نزد نحویاں شش۔ بیادش گیر گرخائف زفوتی
اضافی داں وتعدادی و مزجی ۔ چوں اسنادی و توصیفی و صوتی

مرکب تقییدی

سوال: مرکب تقییدی کس کو کہتے ہیں۔

جواب: ایسا مرکب جس کا دوسرا اجزء پہلے جزء کیلئے قید ہو[2]

مرکب اضافی اور اس کی علامت

(۱) یعنی کوئی فائدہ خبر یا طلب حاصل نہ ہو۔

(۲) یعنی جس میں جزء اول عام ہو اور جزء ثانی خاص ہو۔

سوال: مرکب اضافی کسے کہتے ہیں۔

جواب: اس مرکب کو کہتے ہیں جس میں ایک چیز کی دوسری چیز کی طرف نسبت ہو۔ تو اس میں پہلے کو مضاف اور دوسرے کو مضاف الیہ کہتے ہیں، جیسے غُلامُ زیدٍ "زید کا غلام"۔ پہلے غلام عام تھا، زید کے ملانے کے بعد خاص ہوا اس کی علامت یہ ہے کہ اردو ترجمہ کریں تو درمیاں میں "کا، کی، کے، ری، رے" وغیرہ نکلیں[1]۔

سوال ۔ کیا مضاف الیہ کا حذف جائز ہے۔

جواب: جی ہاں کبھی مضاف الیہ کو حذف کر کے اس کے عوض مضاف کے آخر میں تنوین لاتے ہیں جیسے یَومَئِذٍ اور کبھی مضاف کو مبنی بر ضمہ کر دیتے ہیں۔ جیسے لِلّٰهِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْ بَعْدُ اَی مِنْ قَبْلِ کُلِّ شیءٍ وَ مِنْ بَعْدِ کُلِّ شیءٍ۔

مرکب اضافی کا اعراب

سوال: مضاف اور مضاف الیہ کو کونسا اعراب ہوتا ہے۔

جواب: مضاف الیہ ہمیشہ مجرور ہوتا ہے، اور مضاف کو اعراب عامل کے مطابق ہوتا ہے، کبھی رفعہ، کبھی نصب، کبھی جر، جیسے جَاءَ غُلامُ زَیْدٍ، رَئیتُ غُلامَ زَیْدٍ، مَرَرْتُ بِغُلامِ زَیْدٍ۔

مضاف الیہ کا حکم

سوال: مضاف الیہ کا حکم کیا ہے۔

جواب: مضاف الیہ کا حکم یہ ہے کہ ۱۔ اس پر تنوین اور الف لام داخل ہوتا ہے ۲۔ اور وہ اکثر اسم معرفہ اور کبھی نکرہ بھی ہوتا ہے۔ ۳۔ نیز اضافت سے اسم میں تخصیص اور تعین کی معنٰی پیدا ہو جاتی ہے جیسے بَیْتُ خَالِدٍ۔ ۴۔ اور یہ مجرور ہوتا ہے۔

(۱) لیکن ضمائر کی طرف اضافت ہو تو ضمیر غائب کیلئے اس کا۔ ضمیر مخاطب کیلئے تیرا۔ اور ضمیر متکلم کیلئے میرا اور اپنا سے ترجمہ کیا جاتا ہے۔

سوال: جملہ میں مضاف ایک ہوتا ہے یا کئی ہوتے ہیں۔

جواب: کبھی ایک ہی ترکیب میں کئی مضاف الیہ بھی ہوتے ہیں، مگر درمیانی مضاف الیہ چونکہ مابعد کے طرف مضاف ہوتا ہے اس لئے اسکو جر تو ہوگا مگر تنوین اور الف لام نہیں آئے گا۔

مرکب توصیفی

سوال: مرکب توصیفی کسے کہتے ہیں۔

جواب: اس مرکب کو کہتے ہیں جس میں آخری جزء پہلے جزء کیلئے بیان بنے اور اسکی علامت یہ ہے کہ اردو ترجمہ کے وقت "وہ جو" کا معنٰی نکلے اور اس میں پہلے کو موصوف اور آخری کو صفت کہتے ہیں، جیسے رَجُلٌ عَالِمٌ آدمی وہ جو عالم (پہلے رَجُلٌ عام تھا، عَالِمٌ کو ملانے کے بعد رَجُلٌ میں خصوصیت آگئی)۔

مرکب توصیفی کا اعراب

سوال: موصوف اور صفت کو کونسا اعراب ہوتا ہے۔

جواب: صفت کو موصوف والا اعراب ہوتا ہے اور موصوف کو موافق عامل کے۔

نوٹ: موصوف ہمیشہ اسم ذات اور صفت عموماً اسم صفت ہوا کرتا ہے۔

مرکب توصیفی اور جملہ اسمیہ میں فرق

سوال: مرکب توصیفی (موصوف صفت) اور جملہ اسمیہ (مبتدا، خبر) میں کونسا فرق ہے۔

جواب: مبتدا عموماً معرفہ اور خبر عموماً نکرہ ہوا کرتی ہے، بخلاف موصوف وصفت کے ان میں دونوں جزء معرفہ یا دونوں جزء نکرہ ہوا کرتے ہیں۔

اسم اور صفت میں فرق

سوال۔ اسم اور صفت میں کونسا فرق ہے۔

جواب: اسم صرف ذات پر دلالت کرتا ہے بغیر وصف پر دلالت کرنے کے اور صفت ذات مع الوصف پر دلالت کرتی ہے۔

مرکب غیر تقییدی

سوال: مرکب غیر تقییدی کسے کہتے ہیں۔

جواب۔ اس مرکب کو کہتے ہیں جس کا دوسرا جزء پہلے جزء کیلئے قید نہ ہو۔

سوال: مرکب غیر تقییدی کتنے قسم ہے۔

جواب۔ تین قسم ہے ۱۔ مرکب بنائی / تعدادی ۲۔ مرکب منع صرف / مزجی، امتزاجی ۳۔ مرکب صوتی۔

مرکب بنائی

سوال: مرکب بنائی کسے کہتے ہیں۔

جواب۔ اس مرکب کو کہتے ہیں جو ایسے دو اسموں سے مل کر بنے کہ دوسرا اسم کسی حرف کو اپنے اندر لیتا ہو[1]، جیسے اَحَدَعَشَرَ (بمعنٰی گیارہ) جو دراصل اَحَدٌ وَّ عَشْرٌ تھا۔

سوال: اعداد میں سے کونسے عدد مرکب بنائی میں داخل ہیں۔

جواب: اَحَدَ عَشَرَ سے تسعة عشر تک تمام اعداد مرکب بنائی ہیں، جیسے اَحَدَ عَشَرَ، اثنیٰ عشرَ، ثلٰثةَ عشرَ، اربعةَ عشرَ، خمسةَ عشرَ، سِتَّةَ عشرَ، سبعةَ عشرَ، ثمانيةَ عشرَ، تِسعةَ عشرَ۔ ان میں لفظاً واو محذوف ہے لیکن معنٰی میں اس کا اعتبار ہوتا ہے۔

مرکب بنائی کا اعراب

سوال: مرکب بنائی کے اعراب کونسے ہیں۔

جواب: اس کے دونوں جزء مبنی بر فتح ہوتے ہیں، جیسے جائنی احدَ عشرَ رجلًا۔

سوال: مرکب بنائی کے دونوں حصے مبنی بر فتح کیوں ہوتے ہیں۔

جواب: اس لئے کہ فتح اخف الحرکات ہے اور پہلا جزء مبنی اس لئے ہے کہ درمیان میں ہے

---

(۱) لیکن دونوں میں کوئی نسبت اضافی یا اسنادی نہ ہو۔

اور درمیان میں اعراب نہیں آتا اور دوسرا جزء مبنی اس لئے ہے کہ وہ حرف کو متضمّن / اپنے اندر لینے والا ہے اور حرف مبنی ہے اور جو مبنی کو ضِمن میں لیگا تو وہ بھی مبنی ہو گا[1]۔

اثنا عشر کا اعراب

سوال: کیا مرکب بنائی کی تمام صورتوں میں دونوں جزء مبنی بر فتح ہوتے ہیں۔

جواب: باقی تمام مبنی بر فتح ہوتے ہیں سوائے اثنا عشر کے کیوں کہ یہ اصل میں اثنان تھا جو کہ لفظًا و معنیً تثنیہ کے مشابہ ہے اس کے دونوں جز ء مبنی نہیں ہوتے بلکہ جزء اول معرب ہے کہ بدلتا رہتا ہے، اور جزء ثانی مبنی بر فتح ہے، کیونکہ اسکی مشابھت ہے اضافت سے [2] اور اضافت خاصہ ہے اسم کا اور اسم میں اصل اعراب ہے اس لئے اس کا جزء اول معرب ہو گا۔

اثنا عشر کے الف کا حکم

سوال: کیا اثنا عشر کا الف ہر حالت میں بر قرار رہتا ہے۔

جواب: اس کا الف حالت رفع میں بر قرار رہتا ہے، جیسے جائنی اِثْنَا عشَرَ رجُلاً، البتہ نصب اور جر کی حالت میں یاء سے تبدیل ہو جاتا ہے، جیسے رئیتُ اِثْنیٰ عشَرَ رجُلاً۔ اور مَررتُ بِاثْنیٰ عشَرَ رجُلاً۔

مرکب منع صرف

سوال: مرکب منع صرف کسے کہتے ہیں۔

جواب: اس مرکب کو کہتے ہیں جس میں دو اسموں کو ملا کر ایک کیا جائے، اور دوسرا اسم کسی حرف کو متضمن / اپنے اندر لینے والا نہ ہو، جیسے بَعْلَبَكَ دراصل بعل ایک بت کا نام تھا اور

(۱) جس طرح جو کوئی چور کو گھر میں رہائیگا تو خود بھی چور شمار ہو گا۔

(۲) یعنی جیسے ضارِبازید میں نون گر گیا ہے، اسی طرح اثنا عشر میں بھی نون گر گیا ہے۔

بَكَ ایک بادشاہ، بانی شہر کا نام تھا دونوں کو ملا کر ملک شام کے ایک شہر کا نام رکھا گیا اور حَضْرَمَوتَ یہ جدا جدا شہروں کے نام ہیں اور ایک دوسرے کے قریب ہونے کی وجہ سے دونوں کا نام حَضْرَمَوتَ رکھا گیا۔

مرکب منع صرف کا اعراب

سوال: مرکب منع صرف کو کونسے اعراب ہوتے ہیں۔

جواب: اس کا پہلا جزء مبنی بر فتح ہوتا ہے، اور جزء ثانی میں اختلاف ہے، اکثر علماء کے نزدیک جزء ثانی معرب ہے، غیر منصرف کے اعراب کی طرح[1] جیسے جَاءَ بَعْلَبَكَ، رَئَیْتُ بَعْلَبَكَ، مَرَرْتُ بِبَعْلَبَكَ۔

مرکب صوتی

سوال: مرکب صوتی کسے کہتے ہیں۔

جواب: اس مرکب کو کہتے ہیں جو دو اسموں سے مل کر بنے اور دوسرا اسم صوت / آواز ہو، جیسے سِیْبَوَیہِ، نِفْطَوَیْہِ وغیرہ اس میں سِیْبَ جدا کلمہ ہے اور وَیْہِ جدا کلمہ ہے دونوں کو ملا کر ایک کلمہ کیا گیا ہے۔

مرکب صوتی کا اعراب

سوال: مرکب صوتی کا اعراب کونسا ہے۔

جواب: اس کا پہلا جزء مبنی بر فتح ہوتا ہے اور دوسرا جزء مبنی بر کسرہ ہوتا ہے۔

مرکب غیر مفید کا حکم

سوال: مرکب غیر مفید، جملہ میں کیا واقع ہوتا ہے۔

(۱) یعنی جیسے غیر منصرف پر تنوین اور جر نہیں آتے اسی طرح اس پر بھی تنوین اور جر نہیں آتے۔

جواب: یہ مرکب اپنے تمام قسموں کے ساتھ ہمیشہ جملہ کا جزء[1] مسند یا مسند الیہ واقع ہوتا ہے ا۔ جیسے غلامُ زیدٍ قائمٌ یہاں مرکب اضافی کے ساتھ قائمٌ ملنے سے پورا جملہ بنا ہے ۲۔ عِندی اَحَدَ عَشَرَ دِرھمًا یہاں مرکب بنائی کے ساتھ عندی ملنے سے جملہ بنا ہے ۳۔ اور جَاءَ بَعْلَبَكّ یہاں مرکب منع صرف کے ساتھ جاءَ ملنے سے جملہ بنا ہے۔

فصل: کلمات جملہ

سوال: جملہ میں کم از کم کتنے کلمات ہوتے ہیں۔

جواب: جملہ دو کلموں سے کم نہیں بنتا یعنی ہر جملہ میں خواہ خبریہ ہو یا انشائیہ کم سے کم دو کلمہ مسند اور مسند الیہ ضرور ہوتے ہیں، لفظًا دو کلمے جیسے زیدٌ قائمٌ-ضربَ زیدٌ یا تقدیرًا دو کلمے جیسے یا زیدُ-اِضْرِبْ یہاں ایک کلمہ اِضْرِبْ ہے اور دوسرا کلمہ اَنْتَ اس میں مستتر ہے، البتہ دو کلموں کے سوائے جملہ کے اور بھی کچھ متعلقات مفعول وغیرہ ہوتے ہیں۔

سوال: تقدیر کس کو کہتے ہیں۔

جواب: تقدیر معنٰی اندازہ کرنا، اصطلاح میں اس کو کہتے ہیں کہ کسی لفظ کو کسی جگہ پر ذکر کرنے کے سوائے اس کا اعتبار کیا جائے۔

جملہ مفردہ اور مرکبہ

سوال: جملہ باعتبار استعمال کے کتنے قسم ہے۔

جواب: دو قسم ہے ا۔ جملہ مفردہ جیسے زیدٌ قائمٌ ۲۔ جملہ مرکبہ یعنی جملہ معطوفہ جس میں ایک جملہ کا دوسرے جملہ پر عطف کیا گیا ہو جیسے قَرَءَ التِّلْمِيْذُ الدَّرْسَ وَ كَتَبَهٗ عَلٰى كُرَّاسَتِهٖ۔

(۱) یعنی، جب تک اسکے ساتھ دوسرا کلمہ نہ ملے اس وقت تک یہ جملہ نہیں بنتا۔

سوال: جملہ میں زیادہ سے زیادہ کتنے کلمات ہوتے ہیں۔

جواب: زیادہ کی کوئی حد نہیں کبھی تین کلمہ، کبھی چار، پانچ، چھ، سات، آٹھ کلمات بھی ہوتے ہیں، جیسے ا۔ ضَرَبَ زیدٌ عمرًوا ۲۔ ضَرَبَ زیدٌ عَمْرًوا ضَرْبًا ۳۔ ضَرَبَ زیدٌ عمرًوا ضَرْبًا شَدِيْدًا ۴۔ ضَرَبَ زیدٌ عمرًوا ضَرْبًا شَدِيْدًا تَأْدِيْبًا ۵۔ ضَرَبَ زیدٌ عمرًوا ضَرْبًا شَدِيْدًا تَأْدِيْبًا وَ الْخَشْبَةَ۔ ۶۔ ضَرَبَ زیدٌ عمرًوا ضَرْبًا شَدِيْدًا تَأْدِيْبًا وَ الْخَشْبَةَ اَمَامَ الاَمِيْرِ۔

کلام کی حقیقت

سوال: کلام کے دونوں حصے اسم ہوتے ہیں یا فعل۔

جواب: ہر کلام کیلئے مسند اور مسند الیہ ہونا ضروری ہے اور حقیقت میں کلام کے مرکب ہونے میں احتمال عقلی چھ ہیں:

اسم اسم وفعل فعل وحرف حرف

اسم فعل وفعل حرف واسم حرف

البتہ حقیقت میں کلام مرکب ہوتا ہے اسم اسم یا اسم فعل سے کیونکہ مسند اور مسند الیہ اکٹھے صرف ان دو قسموں میں ہوتے ہیں جیسے زیدٌ قائمٌ-قامَ زیدٌ۔

حل عبارت/مطالعہ کا طریقہ

سوال: مطالعہ کا طریقہ کونسا ہے۔

جواب: علماء نحو کے نزدیک جو شخص آٹھ چیزوں کو معلوم کرکے مطالعہ کریگا تو اسکا مطالعہ صحیح ہوگا اور اس کو یہ دو فائدے حاصل ہونگے۔

ا۔ عربی عبارت پڑھنا آئیگی ۲۔ اور جملہ کی صحیح معنٰی اور ترکیب بھی آئیگی۔

وہ آٹھ چیزیں یہ ہیں ا۔ اسم فعل اور حرف ۲۔ معرب اور مبنی ۳۔ معرفہ اور نکرہ ۴۔ مذکر اور

مؤنث ۵۔ واحد تثنیہ وجمع ۶۔ اسم متمکن اور فعل مضارع کے اعراب کے اقسام اور اعراب کی جگہوں اور وجہ اعراب کو پہچاننا کہ رفع ہے تو کیوں ہے، اس لئے مرفوعات منصوبات اور مجرورات کو بھی خوب یاد کرنا ۷۔ عامل اور معمول ۸۔ کلموں کا ایک دوسرے سے ربط و تعلق پہچاننا کہ کونسا ہے، فعل فاعل والا ہے یا مبتدا و خبر والا ہے یا حال اور ذوالحال والا ہے یا موصوف اور صفت والا ہے۔

فصل: اسم، فعل وحرف

سوال: اسم فعل اور حرف کی وضاحت کریں۔

جواب: ان کی پوری وضاحت علم الصرف میں ہو چکی ہے تاہم دونوں کی کچھ علامات ذکر کی جاتی ہیں۔

اسم کی علامات

۱۔ کلمہ کی ابتدا میں الف لام ہو جیسے اَلْحَمْدُ ۲۔ حرف جر جیسے بِزَیْدٍ ۳۔ تنوین جیسے زیدٌ ۴۔ علم یعنی کسی چیز یا آدمی کا نام ہو جیسے زید، مسجد ۵۔ مسند الیہ جیسے زیدٌ قائمٌ ۶۔ مضاف الیہ جیسے غلامُ زیدٍ ۷۔ تصغیر جیسے قُرَیْشٌ ۸۔ ابتدا میں حرف ندا جیسے یَا زیدُ ۹۔ یائی نسبت جیسے بغدادِیٌّ ۱۰۔ تثنیہ جیسے رجلانِ ۱۱۔ جمع جیسے رِجَال، ضَارِبُونَ[1] ۱۲۔ موصوف جیسے رجلٌ عالمٌ ۱۳۔ تاء چھوٹی حرکت والی جیسے ضَارِبَةٌ ۱۴۔ ضمائر جیسے هُوَ، هُمَا، هُم وغیرہ ۱۵۔ اسماء اشارہ جیسے ذَا، ذَانِ ۱۶۔ اسماء موصولہ جیسے اَلَّذِی وغیرہ ۱۷۔ حروف

(۱) فعل ہمیشہ مفرد ہوتا ہے، فعل کو تثنیہ وجمع فاعل کے اعتبار سے کہا جاتا ہے، حقیقۃً ضمیر فاعل جو اسم ہے وہ تثنیہ وجمع ہے، یہی وجہ ہے کہ ضربا کی معنیٰ ہے دو آدمیوں نے مارا۔ ضربوا کی معنیٰ ہے بہت آدمیوں نے مارا تو یہ تثنیہ وجمع مارنے والے ہیں جو فعل کے فاعل ہیں فعل ایک ہے ضرب۔

ناصبہ جیسے اِنَّ اللّٰہَ سَرِیعُ الْحِسَابِ ۱۸۔ الف مقصورہ ۱۹۔ الف ممدودہ ۲۰۔ ابتداء میں میم زائدہ جیسے مضروبٌ۔ معلوم ہوا کہ اسم کی بعض علامات لفظی ہیں، بعض معنوی۔

فعل کی علامات

سوال: فعل کی کونسی علامات ہیں۔

جواب: ۱۔ کلمہ کی ابتدا میں حرف اتین زائدہ ہو، جیسے یَضْرِبُ، تَضْرِبُ، اَضْرِبُ، نَضْرِبُ ۲۔ ابتدا میں قد جیسے قَدْ ضَرَبَ ۳۔ ابتدا میں سین جیسے سَیَضْرِبُ ۴۔ ابتدا میں سوف جیسے سَوفَ یَضْرِبُ ۵۔ حرف جازمہ جیسے لَمْ یَضْرِبْ ۶۔ حرف ناصبہ جیسے لَنْ یَّضْرِبَ ۷۔ ضمیر مرفوع متصل جیسے ضَرَبْتَ ۸۔ آخر میں تاء ساکن جیسے ضَرَبَتْ ۹۔ امر جیسے اِضْرِبْ ۱۰۔ نہی جیسے لَاتَضْرِبْ ۱۱۔ لانافیہ جیسے لَایَضْرِبُ ۱۲۔ نون ثقیلہ ۱۳۔ نون خفیفہ جیسے اِضْرِبَنَّ، اِضْرِبَنْ ۱۴۔ الف ضمیر ۱۵۔ نون ضمیر ۱۶۔ نا ضمیر ۱۷۔ تم ضمیر ۱۸۔ واو ضمیر ۱۹۔ تُنَّ ضمیر ۲۰۔ ماضی۔

حرف کی علامات

سوال: حرف کی کونسی علامات ہیں۔

جواب: جو کلمہ اسم و فعل کی علامات سے خالی ہو وہ حرف ہو گا یعنی تَجَرُّد عَنْ عَلَامَاتِ الاِسْمِ وَالفِعْلِ حرف کی علامت ہے۔

فصل: معرب ومبنی

سوال: (اعراب[1] کے لحاظ سے) کلمہ کتنے قسم ہے۔

جواب: کلمہ دو قسم ہے ۱۔ معرب ۲۔ مبنی۔

(۱) باعتبار تبدیلی کے۔

سوال: معرب کی لغوی اور اصطلاحی تعریف کیا ہے۔

جواب: معرب مأخوذ ہے اعراب سے اور اعراب معنیٰ اظہار (ظاہر کرنا) یا ازالہ فساد اور اصطلاح میں معرب اس کلمہ کو کہتے ہیں جو اپنے عامل سے مرکب ہو کر مبنی اصل سے مشابہ نہ ہو جیسے جَائَنِی زَیْدٌ۔

معرب کا حکم

سوال: معرب کا کیا حکم ہے۔

جواب: عامل کے اختلاف سے اس کی آخر برقرار نہ رہے جیسے قَامَ زَیْدٌ۔ رَئَیْتُ زَیْدًا -مَرَرْتُ بِزَیْدٍ۔ پہلی مثال میں قامَ عامل ہے،زید معرب ہے،ضمہ اعراب ہے، دال محل اعراب ہے۔

معرب آں باشد کہ گردد بار بار
مبنی آں باشد کہ ماند برقرار

معرب کے اقسام

سوال: معرب کتنے قسم ہے۔

جواب: دو قسم ہے ا۔ اسم متمکن جب ترکیب میں واقع ہو ۲۔ افعال میں فعل مضارع جبکہ نون جمع مؤنث اور نون تاکید سے خالی ہو[1]۔

سوال: اسم کی کتنی تقسیمیں ہیں۔

جواب: چھ تقسیمات ہیں ا۔ باعتبار اعراب وبناء ۲۔ باعتبار تعریف و تنکیر ۳۔ باعتبار وحدت وعدم وحدت ۴۔ باعتبار تذکیر و تانیث ۵۔ باعتبار محض اعراب ۶۔ اور باعتبار عمل کے۔

(ا) یعنی یضربنَ اور تضربنَ کے علاوہ باقی ۱۲ صیغے معرب ہیں۔

اسم متمکن

سوال: اسم پہلی تقسیم کے اعتبار سے کتنے قسم ہے۔

جواب: دو قسم ہے ا۔ اسم متمکن ۲۔ اسم غیر متمکن۔

سوال: اسم متمکن کسے کہتے ہیں۔

جواب: متمکن مأخوذ ہے تمکن سے، یعنی برقرار رکھنا، جگھ لینا/ دینا، اور اسم بھی اعراب کو جگھ دیتا ہے اس لئے اسے متمکن کہتے ہیں اور اصطلاح میں اس معرب کو کہتے ہیں جو مبنی اصل کے مشابہ نہ ہو جیسے جَاءَزیدٌ میں زیدٌ معرب ہے۔

اسم غیر متمکن

سوال: اسم غیر متمکن کسے کہتے ہیں۔

جواب: وہ اسم جو مبنی اصل کے مشابہ ہو۔

مبنی اصل اور اس کا حکم

سوال: اصل اور غیر اصل کے اعتبار سے مبنی کتنے قسم ہے

جواب: دو قسم ہے ا۔ مبنی اصل ۲۔ مبنی غیر اصل۔

مبنی اصل: وہ ہے جو اصل وضع میں مبنی ہو۔

مبنی غیر اصل: وہ ہے جو اصل وضع میں مبنی نہ ہو، کسی مشابھت کی وجہ سے مبنی ہو۔

سوال: مبنی اصل کتنی چیزیں ہیں۔

جواب: تین ہیں ا۔ فعل ماضی ۲۔ امر حاضر ۳۔ تمام حروف جیسے مِنْ،اِلٰی، ضَرَبَ، اِضْرِبْ۔

سوال: مبنی اصل کا حکم کیا ہے۔

جواب: وہ اعراب کو قبول نہیں کرتا نہ لفظًا نہ تقدیرًا نہ محلًا۔

مبنی اور اس کا حکم

سوال: مبنی کسے کہتے ہیں۔

جواب: مبنی یہ مَرْمِیٌّ کے وزن پر اسم مفعول کا صیغہ ہے مأخوذ ہے بناء سے اصطلاح میں اس کلمہ کو کہتے ہیں جو مرکب ہی نہ ہو یا مرکب ہو تو مبنی اصل سے مشابہت رکھتا ہو جیسے (تنہا) زید-قامَ ھٰؤلاءِ میں ھٰؤلاءِ۔

سوال: مبنی کا حکم کیا ہے۔

جواب: عامل کے اختلاف سے جس کا آخر تبدیل نہ ہوتا ہو[1] جیسے قَامَ ھٰؤلاءِ، رَئَیْتُ ھٰؤلاءِ، مَرَرْتُ بِھٰؤُلَاءِ۔

فصل: مبنی کے اقسام

سوال: مبنی کتنے قسم ہے۔

جواب: چھ قسم ہے ۱۔ تمام حروف[2] ۲۔ فعل ماضی[3] ۳۔ امر حاضر معلوم ۴۔ فعل مضارع، نون جمع مؤنث اور نون تاکید کے ساتھ جیسے یضْرِبَنَّ، یضْرِبْنَ، لِیَضْرِبَنَّ، لِیَضْرِبْنَ ۵۔ اسم غیر متمکن ۶۔ اسم متمکن جب ترکیب میں واقع نہ ہو۔

مبنی غیر اصل اور اس کا حکم

سوال: مبنی غیر اصل کتنی چیزیں ہیں۔

جواب: تین ہیں ۱۔ اسم متمکن جب کہ ترکیب میں واقع نہ ہو جیسے زَیْد ۲۔ فعل مضارع نون جمع مؤنث اور نون تاکید سے خالی ہو جیسے یَضْرِبُ۔ ۳۔ اسم غیر متمکن کے تمام اقسام۔

سوال: مبنی غیر اصل کا حکم کیا ہے۔

جواب: اس کی آخر عوامل کے اختلاف سے مختلف نہ ہو۔

(۱) یعنی عامل کے مختلف ہونے سے اس کی آخر بر قرار رہے۔

(۲) چاہے وہ عامل ہوں یا غیر عامل۔

(۳) معلوم اور مجہول۔

سوال: مبنی مضاف ہوتا ہے یا نہیں۔

جواب: غالب اسماء مبنیہ میں یہ ہے کے وہ مضاف نہیں ہوتے لیکن کچھ مضاف ہوتے ہیں جیسے حَیْثُ، کَمْ خبریہ، اِذْ، اِذَا۔

فصل: اسم غیر متمکن کے اقسام

سوال: اسم غیر متمکن کتنے قسم ہے۔

جواب: آٹھ قسم ہے ۱۔ مضمرات ۲۔ اسماء اشارات ۳۔ اسماء موصولات ۴۔ اسماء افعال ۵۔ اسماء اصوات ۶۔ اسماء ظروف ۷۔ اسماء کنایات ۸۔ مرکب بنائی۔

ضمیر

سوال: مضمرات / ضمیر کسے کہتے ہیں۔

جواب: مضمرات جمع ہے مُضمَرَ کی، مُضمَرَ اور ضمیر ایک ہی چیز ہے۔

ضمیر کی لغوی معنٰی ہے پوشیدہ / چھپا ہوا۔ اور اصطلاح میں ضمیر کی تعریف کی جاتی ہے، مَا وُضِعَ لِمُتَکَلِّمٍ اَو مُخَاطَبٍ اَوغَائِبٍ تَقَدَّمَ ذِکْرُہٗ لَفْظًا اَو مَعْنیً اَو حُکْمًا۔ ضمیر اس اسم کو کہتے ہیں جو متکلم یا مخاطب یا ایسے غائب کیلئے مقرر کیا گیا ہو جس کا ذکر لفظًا یا معنیً یا حکماً پہلے ہو چکا ہو۔ لفظًا جیسے زیدًا ضَرَبْتُہٗ۔ مَعْنیً جیسے اِعْدِلُوْا ھُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی۔ حکمًا جیسے قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ اور ضمیر قصہ وشان اور ضمیر افعال مدح وذم جیسے نِعْمَ الرَّجُلُ زَیْدٌ۔

مرجع کی قسمیں

سوال: ضمیر کا مرجع کتنے قسم ہے۔

جواب: تین قسم ہے ۱۔ مرجع لفظی ۲۔ مرجع معنوی ۳۔ مرجع حکمی۔

مرجع لفظی: جو ما قبل میں صراحۃً ذکر ہو۔

مرجع معنوی: جو ما قبل میں صراحۃً مذکور نہ ہو۔

مرجع معنوی کی صورتیں

مرجع معنوی کی تین صورتیں ہیں ا۔ مفرد جمع کے ضِمن / پیٹ میں موجود ہو جیسے اَلْمَرْفُوعَاتُ هُوَ مَا اشْتَمَلَ عَلٰى عَلَمِ الْفَاعِلِيَّةِ میں هُوَ کی ضمیر مرفوع کی طرف لوٹ رہی ہے جو مرفوعات کے ضمن میں موجود ہے ۲۔ مشتق منہ، مشتق کے ضمن میں موجود ہو جیسے اِعْدِلُوا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى اسمیں هُوَ عدل کی طرف لوٹ رہی ہے جو اِعْدِلُوا / مشتق کے ضمن میں چھپا ہوا ہے۔

۳۔ ضمیر کا مرجع سیاق کلام / کلام کے چلانے سے سمجھا جائے جیسے وَلِاَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمُ السُّدُسُ اس میں اَبَوَيْهِ کی ضمیر کا مرجع مَيِّت ہے جوراندش کلام سے سمجھا جارہا ہے۔

مرجع حکمی جو معہود فی الذھن، ذہن کے اندر موجود ہو اور اس کے دو قسم ہیں ا۔ ضمیر شان ۲۔ ضمیر قصہ۔

سوال۔ کیا ضمیر غائب بغیر مرجع کے استعمال ہوتا ہے۔

جواب: بغیر مرجع کے ضمیر غائب کا آنا یہ اضمار قبل الذکر کہلاتا ہے جو کلام عرب میں ناجائز ہے جیسے ضَرَبْتُهٗ میں نے اس کی پٹائی کی یہاں پتہ نہیں کس کی پٹائی ہوئی۔ البتہ زیدًا ضَرَبْتُهٗ میں نے زید کی پٹائی کی یہ مثال جائز ہے۔

سوال: ضمیر کی اپنی مرجع سے مطابقت ہوتی ہے یا نہیں۔

جواب: جی ہاں پانچ چیزوں میں مطابقت ہوتی ہیں واحد، تثنیہ جمع اور مذکر و مؤنث میں۔

ضمیر الشان والقصة

سوال: ضمیر شان اور ضمیر قصہ کسے کہتے ہیں۔

جواب: جو ضمیر مذکر غائب کی بغیر مرجع کے جملہ سے پہلے آئے اور جملہ اسکی تفسیر کرے ایسی ضمیر کو **ضمیر شان** کہتے ہیں اس لیئے کے یہ ضمیر معہود فی الذھن کی طرف جو شان یا قصہ

ہوتا ہے لوٹتی ہے جیسے هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ (شان یہ ہے کہ) اللہ ایک ہے۔

اگر ضمیر مؤنث غائب کی جملہ سے پہلے آئے اور جملہ اسکی تفسیر کرے تو اس کو **ضمیر قصہ** کہتے ہیں جیسے اِنَّهَا زَيْنَبُ قَائِمَةٌ۔ اور ترجمہ میں اس کی معنیٰ کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اور اگر کی جائے تو یہ کہہ سکتے ہیں۔ بات یہ ہے کہ زینب کھڑی ہے۔

ضمیر مبہم

سوال: ضمیر مبہم کسے کہتے ہیں۔

جواب: اس ضمیر کو کہتے ہیں جس کا مرجع متعین اور معلوم نہ ہو۔

ضمیر مرفوع، منصوب اور مجرور

سوال: ضمیر کتنے قسم ہے۔

جواب: تمام ضمیر ۷۰ ہیں، ابتداءً ضمیر باعتبار اعراب کے تین قسم ہے۔

ا۔ مرفوع، جو حقیقۃً یا حکمًا رفعہ کی حالت میں ہو ۲۔ منصوب، جو حقیقۃً یا حکمًا نصبی حالت میں ہو ۳۔ مجرور، جو مضاف الیہ ہو یا جس پر حرف جر داخل ہو۔

ضمیر متصل و منفصل

سوال: ضمیر باعتبار ما قبل / لفظی صورت کے کتنے قسم ہے۔

جواب: مرفوع، منصوب میں سے ہر ایک دو دو قسم ہے سوائے مجرور کے وہ ایک قسم ہے ا۔ متصل۔ ۲۔ منفصل۔

ا۔ مرفوع متصل ۲۔ مرفوع منفصل ۳۔ منصوب متصل ۴۔ منصوب منفصل ۵۔ مجرور متصل اور ان میں سے ہر ایک چودہ قسم ہے (۵x۱۴=۷۰) کل ستر قسم ہوئے۔

سوال: ضمیر متصل اور منفصل کسے کہتے ہیں۔

جواب: ضمیر متصل، (مل کر آنے والی ضمیر) وہ ہے جس کا مستقل تلفظ نہ ہو سکتا ہو بلکہ کسی اسم یا فعل یا حرف کے ساتھ مل کر بولی جاتی ہو۔ جیسے کِتَابِي، کِتَابُنَا، اور ضمیر منفصل وہ ہے

جو تلفظ میں ایک مستقل لفظ جیسی ہو جیسے اَنَا، اَنْتَ وغیرہ۔

ضمیر مرفوع متصل

سوال: ضمیر مرفوع متصل کسے کہتے ہیں۔

جواب: مرفوع کا معنٰی ہے بلند کیا ہوا، متصل کا معنٰی ہے ملا ہوا۔ اصطلاح میں اس ضمیر کو کہتے ہیں جو اپنے عامل / فعل کے ساتھ ملا ہوا ہو جیسے ضَرَبْتُ۔

سوال: ضمیر مرفوع متصل کتنے ہیں۔

جواب: وہ ۱۴ ہیں۔ تُ: میں ایک مرد یا ایک عورت۔ نا: ہم سب مرد یا عورتیں۔

تَ: تو ایک مرد۔ تِ: تو ایک عورت۔

ضمیر مرفوع متصل (۱۴)

صیغہ	ضمیر	معنی
ضَرَبْتُ	تُ، ضمیر بارز صیغہ واحد متکلم مشترک	مارا میں ایک مرد یا ایک عورت نے
ضَرَبْنَا	نَا، ضمیر بارز صیغہ جمع متکلم مشترک	مارا ہم دو مردوں یا دو عورتوں نے یا سب مردوں یا سب عورتوں نے
ضَرَبْتَ	تَ، ضمیر بارز صیغہ واحد مذکر مخاطب	مارا تو ایک مرد نے
ضَرَبْتُمَا	تُمَا، ضمیر بارز صیغہ تثنیہ مذکر مخاطب	مارا تم دو مردوں نے
ضَرَبْتُمْ	تُمْ، ضمیر بارز صیغہ جمع مذکر مخاطب	مارا تم سب مردوں نے
ضَرَبْتِ	تِ، ضمیر بارز صیغہ واحد مؤنث مخاطب	مارا تو ایک عورت نے
ضَرَبْتُمَا	تُمَا، ضمیر بارز صیغہ تثنیہ مؤنث مخاطب	مارا تم دو عورتوں نے
ضَرَبْتُنَّ	تُنَّ، ضمیر بارز صیغہ جمع مؤنث مخاطب	مارا تم سب عورتوں نے
ضَرَبَ	ھُوَ، ضمیر مستتر صیغہ واحد مذکر غائب	مارا اس ایک مرد نے
ضَرَبَا	ا الف، ضمیر بارز صیغہ تثنیہ مذکر غائب	مارا ان دو مردوں نے
ضَرَبُوا	واو، ضمیر بارز صیغہ جمع مذکر غائب	مارا ان سب مردوں نے
ضَرَبَتْ	ھِیَ، ضمیر مستتر صیغہ واحد مؤنث غائب	مارا اس ایک عورت نے
ضَرَبَتَا	ا الف، ضمیر بارز صیغہ تثنیہ مؤنث غائب	مارا ان دو عورتوں نے
ضَرَبْنَ	نون، ضمیر بارز صیغہ جمع مؤنث غائب	مارا ان سب عورتوں نے

ضمیر متکلم، مخاطب اور غائب

سوال: ضمیر باعتبار ذات کتنے قسم ہے۔

جواب: وہ تین قسم ہے ۱۔ متکلم ۲۔ مخاطب ۳۔ غائب، لیکن صرفی حضرات پہلے اعتبار کرتے ہیں غائب کا، پھر مخاطب اور پھر متکلم کا جیسے ضَرَبَ، ضَرَبَا اور نحوی حضرات پہلے اعتبار کرتے ہیں متکلم کا، پھر مخاطب کا، پھر غائب کا جیسے ضَرَبْتُ، ضَرَبْنَا۔

ضمیر مرفوع متصل کا حکم

سوال: ضمیر مرفوع متصل ترکیب میں کیا واقع ہوتا ہے۔

جواب: ۱۔ فعل کا فاعل ہوتا ہے جیسے ضَرَبْتُ ۲۔ اگر فعل مجہول ہو تو نائب فاعل ہوتا ہے، جیسے ضُرِبْتُ۔

ضمیر مرفوع منفصل اور اس کا حکم

سوال: ضمیر مرفوع منفصل کسے کہتے ہیں۔

جواب: منفصل کی معنٰی ہے جدا ہونے والا (الگ آنے والی ضمیر) یعنی وہ ضمیر جو اپنے عامل کے ساتھ ملا ہوا نہ ہو بلکہ جدا ہو جیسے اَنَا ضَارِبٌ۔

سوال: ضمیر مرفوع منفصل کتنے ہیں۔

جواب: وہ چودہ ہیں۔

ضمیر مرفوع منفصل

ضمیر	ترجمہ	صیغہ
اَنَا	میں ایک مرد یا ایک عورت	واحد متکلم مشترک کے لئے
نَحْنُ	ہم سب مرد یا سب عورتیں / دو مرد یا دو عورتیں	جمع متکلم مشترک کے لئے
اَنْتَ	تو ایک مرد	واحد مذکر مخاطب کے لئے
اَنْتُمَا	تم دو مرد	تثنیہ مذکر مخاطب کے لئے
اَنْتُمْ	تم سب مرد	جمع مذکر مخاطب کے لئے
اَنْتِ	تو ایک عورت	واحد مؤنث مخاطب کے لئے
اَنْتُمَا	تم دو عورتیں	تثنیہ مؤنث مخاطب کے لئے
اَنْتُنَّ	تم سب عورتیں	جمع مؤنث مخاطب کے لئے
هُوَ	وہ ایک مرد	واحد مذکر غائب کے لئے
هُمَا	وہ دو مرد	تثنیہ مذکر غائب کے لئے
هُمْ	وہ سب مرد	جمع مذکر غائب کے لئے
هِيَ	وہ ایک عورت	واحد مؤنث غائب کے لئے
هُمَا	وہ دو عورتیں	تثنیہ مؤنث غائب کے لئے
هُنَّ	وہ سب عورتیں	جمع مؤنث غائب کے لئے

سوال: ضمیر مرفوع منفصل ترکیب میں کیا واقع ہوتا ہے۔

جواب: یہ ترکیب میں کئی چیزیں بنتا ہے ۱۔ مبتدا واقع ہوتا ہے جیسے اَنَا زَیْدٌ ۲۔ خبر جبکہ آخر میں آئے جیسے زَیْدٌ اَنَا۔ ۳۔ فاعل جبکہ اِلَّا کے بعد آئے جیسے مَا ضَرَبَ اِلَّا اَنَا ۴۔ فاعل کا تاکید جبکہ ضمیر مرفوع متصل کے بعد آئے جیسے ضَرَبْتُ اَنَا ۵۔ نائب فاعل ۶۔ تاکید نائب فاعل۔ نیز یہ مرفوعات میں سے کوئی بھی قسم بن سکتے ہیں۔

ضمیر منصوب متصل کی تعریف اور حکم

سوال: ضمیر منصوب متصل کسے کہتے ہیں اور وہ ترکیب میں کیا واقع ہوتا ہے۔

جواب: منصوب معنیٰ نصب دیا ہوا اور اصطلاح میں اس ضمیر کو کہتے ہیں جو اپنے عامل ناصب کے ساتھ ملا ہوا ہو۔

۱۔ یہ ترکیب میں مفعول بہ واقع ہوتا ہے، جیسے ضَرَبَنِی، اَکْرَمَنِی، ۲۔ حروف مشبہ بالفعل کا اسم جیسے اِنَّنِی وغیرہ۔

سوال: ضمیر منصوب کتنی چیزوں سے متصل ہوتا ہے۔

جواب: دو چیزوں سے متصل ہوتا ہے ۱۔ فعل کے ساتھ جیسے ضَرَبَنِی ۲۔ حرف کے ساتھ جیسے اِنَّنِی وغیرہ۔

سوال: ضمیر منصوب متصل کتنے ہیں۔

جواب: وہ چودہ ہیں:

ضمیر منصوب متصل

مثال	صیغہ	ترجمہ
ضَرَبَنِی	ی، واحد متکلم مشترک کے لیئے	مارا اس ایک مرد نے مجھ ایک مرد یا ایک عورت کو
ضَرَبَنَا	نَا، جمع متکلم مشترک کے لیئے	مارا اس ایک مرد نے ہم سب مردوں یا سب عورتوں یا دو مردوں یا دو عورتوں کو
ضَرَبَكَ	كَ واحد مذکر مخاطب کے لیئے	مارا اس ایک مرد نے تجھ ایک مرد کو

ضَرَبَکُمَا	کُمَا، تثنیہ مذکر مخاطب کے لیئے	مارااس ایک مرد نے تم دو مردوں کو
ضَرَبَکُمْ	کُمْ، جمع مذکر مخاطب کے لیئے	مارااس ایک مرد نے تم سب مردوں کو
ضَرَبَكِ	كِ، واحد مؤنث مخاطب کے لیئے	مارااس ایک مرد نے تجھ ایک عورت کو
ضَرَبَکُمَا	کُمَا، تثنیہ مذکر مخاطب کے لیئے	مارااس ایک مرد نے تم دو مردوں کو
ضَرَبَکُنَّ	کُنَّ، جمع مؤنث مخاطب کے لیئے	مارااس ایک مرد نے تم سب عورتوں کو
ضَرَبَهٗ	ہٗ، واحد مذکر غائب کے لیئے	مارااس ایک مرد نے اس ایک مرد کو
ضَرَبَهُمَا	هُمَا، تثنیہ مذکر غائب کے لیئے	مارااس ایک مرد نے ان دو مردوں کو
ضَرَبَهُمْ	هُمْ، جمع مذکر غائب کے لیئے	مارااس ایک مرد نے ان سب مردوں کو
ضَرَبَهَا	هَا، واحد مؤنث غائب کے لیئے	مارااس ایک مرد نے اس ایک عورت کو
ضَرَبَهُمَا	هُمَا، تثنیہ مؤنث غائب کے لیئے	مارااس ایک مرد نے ان دو عورتوں کو
ضَرَبَهُنَّ	هُنَّ، جمع مؤنث غائب کے لیئے	مارااس ایک مرد نے ان سب عورتوں کو۔

سوال: ضمیر منصوب متصل میں ہٗ کا ضمہ کس طرح پڑھا جاتا ہے۔

جواب: حرف مفتوح و مضموم کے بعد اشباع ہو کر "و" معروف کی طرح پڑھا جاتا ہے جیسے ضَرَبَهٗ اور حرف ساکن کے بعد صرف ضمہ کی آواز دیتا ہے جیسے اِضْرِبْهُ ۔

نون الوقایہ

سوال: ضَرَبَنِی میں ی تو ضمیر ہے لیکن نون کس چیز کا ہے۔

جواب۔ یہ نون الوقایہ ہے معنیٰ بچاؤ اور حفاظت کا نون جو فعل کے آخر کو بچانے کے لئے "ی" متکلم سے پہلے لایا جاتا ہے۔ اس سے ہر ایک صیغے کا آخر تغیر سے محفوظ رہ جاتا ہے۔

نون الوقایہ کے مواقع

سوال: نون وقایہ کونسے مقامات پر لایا جاتا ہے۔

جواب: چند مواقع میں ماقبل کی حفاظت کیلئے یہ نون بڑھایا جاتا ہے ۱۔ ماضی ۲۔ مضارع ۳۔ امر کے کسی بھی صیغہ کے آخر میں جب یائے متکلم کی ضرورت پڑے تو پہلے یہ نون اس ی پر لگا دینا چاہئے، جیسے عَلَّمَنِی، عَلَّمُونِی، عَلَّمَتْنِی وغیرہ ۴۔ یہ نون بعض حروف کے ساتھ بھی آتا ہے، جیسے مِنْ، عَنْ، اِنَّ وَاَخواتِهَا کے ساتھ جیسے مِنِّی اِنَّنِی، کَاَنَّنِی، لَیْتَنِی، لٰکِنَّنِی، اور اختصاراً لٰکِنِّی بھی کہا جاتا ہے۔

ضمیر منصوب منفصل کی تعریف اور حکم

سوال: ضمیر منصوب منفصل کسے کہتے ہیں اور وہ ترکیب میں کیا واقع ہوتا ہے۔

جواب: وہ ضمیر جو اپنے عامل فعل کے ساتھ ملا ہوا نہ ہو بلکہ جدا ہو، اور اس کو ضمیر اضافی بھی کہتے ہیں۔

۱۔ وہ ترکیب میں مفعول بہ مقدم بنتا ہے جبکہ فعل سے پہلے آئے جیسے اِیَّاكَ نَعْبُدُ ۲۔ یا حروف مشبہ بالفعل کے اسم کی تاکید بنتا ہے جبکہ اسکے اسم کے بعد آئے جیسے اِنَّنِی اور اِیَّایَ۔ ۳۔ اسی طرح ضمیر منصوب، مفعول کے علاوہ باقی منصوبات کے لئے بھی آتا ہے۔

سوال: ضمیر منصوب منفصل کتنے ہیں۔

جواب: وہ چودہ ہیں۔

ضمیر منصوب منفصل

ضمیر	معنی	صیغہ
اِیَّایَ	خاص مجھ ایک مرد یا ایک عورت کو	واحد متکلم مشترک کے لئے
اِیَّانَا	خاص ہم سب مردوں یا سب عورتوں یا دو مردوں یا دو عورتوں کو	جمع متکلم مشترک کے لئے
اِیَّاکَ	خاص تجھ ایک مرد کو	واحد مذکر مخاطب کے لئے
اِیَّاکُمَا	خاص تم دو مردوں کو	تثنیہ مذکر مخاطب کے لئے
اِیَّاکُمْ	خاص تم سب مردوں کو	جمع مذکر مخاطب کے لئے
اِیَّاکِ	خاص تجھ ایک عورت کو	واحد مؤنث مخاطب کے لئے
اِیَّاکُمَا	خاص تم دو عورتوں کو	تثنیہ مؤنث مخاطب کے لئے
اِیَّاکُنَّ	خاص تم سب عورتوں کو	جمع مؤنث مخاطب کے لئے
اِیَّاہُ	خاص اس ایک مرد کو	واحد مذکر غائب کے لئے
اِیَّاھُمَا	خاص ان دو مردوں کو	تثنیہ مذکر غائب کے لئے
اِیَّاھُمْ	خاص ان سب مردوں کو	جمع مذکر غائب کے لئے
اِیَّاھَا	خاص اس ایک عورت کو	واحد مؤنث غائب کے لئے
اِیَّاھُمَا	خاص ان دو عورتوں کو	تثنیہ مؤنث غائب کے لئے
اِیَّاھُنَّ	خاص ان سب عورتوں کو	جمع مؤنث غائب کے لئے

ضمیر مجرور متصل کی تعریف اور حکم

سوال: ضمیر مجرور متصل کسے کہتے ہیں اور وہ ترکیب میں کیا واقع ہوتا ہے۔

جواب: اس ضمیر کو کہتے ہیں جو حرف جارہ یا مضاف کے ساتھ متصل ہو اور وہ ترکیب میں دو چیزیں واقع ہوتا ہے ۱۔ مجرور ہوتا ہے حرف جارہ کی وجہ سے جیسے لِی، لَنَا پھر وہ کبھی لفظًا مجرور ہوتا ہے، جیسے بِزَیْدٍ کبھی مَحَلًّا جیسے لَکَ وغیرہ۔ ۲۔ مضاف الیہ جیسے غُلَامِی، غُلَامُہٗ۔

نوٹ: واضح رہے کہ ضمیر مجرور متصل، بعینہ ضمیر منصوب متصل ہی ہیں فرق صرف استعمال کا ہے۔ جب فعل کے بعد آئیں یا حروف مشبہ بالفعل کے بعد آئیں تو یہ منصوب ہوتے ہیں اور جب اسم کے بعد یا حروف جارہ کے بعد آئیں تو یہ مجرور ہوتے ہیں۔

سوال: ضمیر مجرور متصل میں ہٗ کس طرح پڑھا جاتا ہے۔

جواب: ۱۔ ہٗ کا ضمہ حرف مفتوح و مضموم کے بعد مجرور متصل میں مثل منصوب متصل کے اِشباع کے ساتھ پڑھا جاتا ہے، جیسے لَہٗ ۲۔ اگر ما قبل میں حرف مکسور ہو تو کسرہ اشباع ہو کر ی معروف کی مانند پڑھا جائے گا جیسے بِہٖ ۳۔ اگر ما قبل میں ی ساکن ہو تو اس پر صرف کسرہ پڑھیں گے، جیسے عَلَیْہِ۔ فِیْہِ۔

سوال: ضمیر مجرور پر کونسے حروف جارہ داخل ہوتے ہیں۔

جواب: عمومًا یہ حروف داخل ہوتے ہیں۔ بَا-لَام-مِن-فِی-عَلیٰ-اِلیٰ-رُبَّ-عَدَا-

سوال: ضمیر مجرور کتنے ہیں۔

جواب: وہ چودہ ہیں۔

ضمیر مجرور متصل

لِی	ی، مجھ ایک مرد یا ایک عورت کیلئے	واحد متکلم مشترک کے لئے
لَنَا	نَا، ہم سب مردوں یا سب عورتوں یا دو مردوں یا دو عورتوں کے لئے	جمع متکلم مشترک کے لئے
لَكَ	كَ۔ تجھ ایک مرد کے لئے	واحد مذکر مخاطب کے لئے
لَكُمَا	كُمَا، تم دو مردوں کے لئے	تثنیہ مذکر مخاطب کے لئے
لَكُمْ	كُمْ، تم سب مردوں کے لئے	جمع مذکر مخاطب کے لئے
لَكِ	كِ، تجھ ایک عورت کے لئے	واحد مؤنث مخاطب کے لئے
لَكُمَا	كُمَا، تم دو عورتوں کے لئے	تثنیہ مؤنث مخاطب کے لئے
لَكُنَّ	كُنَّ، تم سب عورتوں کے لئے	جمع مؤنث مخاطب کے لئے
لَهٗ	ہٗ، اس ایک مرد کے لئے	واحد مذکر غائب کے لئے
لَهُمَا	هُمَا، ان دو مردوں کے لئے	تثنیہ مذکر غائب کے لئے
لَهُمْ	هُمْ، ان سب مردوں کے لئے	جمع مذکر غائب کے لئے
لَهَا	هَا، اس ایک عورت کے لئے	واحد مؤنث غائب کے لئے
لَهُمَا	هُمَا، ان دو عورتوں کے لئے	تثنیہ مؤنث غائب کے لئے
لَهُنَّ	هُنَّ، ان سب عورتوں کے لئے	جمع مؤنث غائب کے لئے

ضمیر فصل

سوال: ضمیر فصل کسے کہتے ہیں۔

جواب: وہ ضمیر جو مبتدا اور خبر کے درمیان آئے جبکہ دونوں معرفہ ہوں جیسے زَیْدٌ هُوَ الْكَاتِبُ اور یہ خبر اور صفت میں فرق کیلئے آتا ہے۔

ضمیر بارز و مستتر

سوال: ضمیر مرفوع متصل، ظہور اور عدم ظہور کے اعتبار سے کتنے قسم ہے۔

جواب: دو قسم ہے ۱۔ بَارِزْ معنٰی ظاہر جو لفظوں میں پڑھا جائے جیسے ضَرَبُوْا میں واو ۲۔ مُسْتَتَر معنٰی چھپا ہوا، جو لکھنے اور پڑھنے میں نہ آئے فقط سمجھا جاتا ہو، جیسے ضَرَبَ میں هُوَ۔ ضَرَبَتْ میں هِیَ۔

سوال: مذکورہ ان ضمیروں کو مرفوع کیوں کہا گیا ہے، حالانکہ ضَرَبْتَ، ضَرَبْتِ، میں رفعہ نہیں ہے۔

جواب: چونکہ یہ ضمائر، فاعل ہیں اس لئے انہیں مرفوع کہا جاتا ہے، نیز یہ مرفوع محلًا ہوتے ہیں، لفظًا نہیں، کیونکہ یہ مبنی ہیں۔

ضمیر عارضی و دائمی

سوال: ضمیر مستتر کتنے قسم ہے۔

جواب: دو قسم ہے عارضی اور دائمی۔

۱۔ عارضی[1] / جائز الاستتار اس وقت ہوتا ہے جب فعل یا شبہ فعل کا فاعل اسم ظاہر نہ ہو جیسے ضَرَبَ میں هُوَ، ضَرَبَتْ میں هِیَ۔

---

(۱) جو وقتی طور پر چھپا ہوا ہو، کبھی ظاہر ہو۔

ضمیر مستتر عارضی کا حکم

سوال: ضمیر مستتر عارضی کا حکم کیا ہے۔

جواب: جب فاعل اسم ظاہر ہو تو ضمیر لانے کی ضرورت نہیں ہوتی جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ لیکن جب فاعل اسم ظاہر نہ ہو گا تو ضمیر لانے کی ضرورت ہو گی، جیسے زَیْدٌ ضَرَبَ، اس میں ھُوَ ضمیر نکالا جائے گا۔

۲۔ ضمیر مستتر دائمی / واجب الاستتار وہ ہے جو ہمیشہ فعل میں چھپا ہوا ہو کبھی ظاہر نہ ہو جیسے اَضْرِبُ میں اَنَا۔

ماضی معلوم میں ضمائر مرفوعہ مستتر جائز الاستتار

سوال: فعل ماضی معلوم کے کتنے صیغوں میں ضمیر مستتر ہوتا ہے۔

جواب: دو صیغوں میں ضمیر مستتر عارضی ہوتا ہے[1] ا۔ فَعَلَ واحد مذکر غائب میں ھُوَ

۲۔ فَعَلَتْ واحد مؤنث غائب میں ھِیَ۔

سوال: ماضی معلوم کے کتنے صیغوں میں ضمیر بارز ہوتا ہے۔

جواب: بارہ صیغوں کا فاعل مُتَعَیَّن / ضمیر بارز ہوتا ہے، جیسے فَعَلَا میں الف، فَعَلُوا میں واو، فَعَلَتَا میں الف۔ فَعَلْنَ میں نون، فَعَلْتَ میں تاء مفتوحہ، فَعَلْتُمَا میں تُمَا، فَعَلْتُمْ میں[2] تُم، فَعَلْتِ میں تاء مکسورہ، فَعَلْتُمَا میں تُمَا، فَعَلْتُنَّ میں تُنَّ، فَعَلْتُ میں تاء مضمومہ۔ فَعَلْنَا میں نَا۔

نوٹ: یہ سب ضمیریں بارز ہیں، آنکھوں سے نظر آ رہی ہیں، مرفوع کیوں ہیں۔ فاعل کی علامت ہیں۔ متصل کیوں۔ ملی ہوئی ہیں۔ بارز کیوں۔ بغیر عینک کے بھی نظر آتی ہیں۔

---

(۱) یعنی دو صیغوں کا فاعل غیر معین ہے۔

(۲) اس میں دراصل فاعل واو جمع ہے، جو ثقالت کی وجہ سے محذوف ہے اور تُمْ کو فاعل بنا دیا گیا ہے، اور کبھی واو کے ساتھ بھی اظہار کر دیتے ہیں جیسے اِنْ اَطَعْتُمُوهُ۔

سوال: کیا فعل ماضی مجہول میں بھی ضمائر بارز اور مستتر ہوتے ہیں۔

جواب: ماضی مجہول کے صیغوں میں بھی اسی طرح ضمائر نکالے جائیں گے، لیکن وہ فاعل نہیں، نائب فاعل بنیں گے جیسے فُعِلَا میں الف ضمیر نائب فاعل ہے۔

مضارع میں ضمائر بارزہ اور مستترہ

سوال: فعل مضارع کے کتنے صیغوں میں ضمیر مستتر ہوتا ہے۔

جواب: دو صیغوں میں ضمیر مستتر عارضی ہوتا ہے

ا۔ یَفْعَلُ واحد مذکر غائب میں ھُوَ ۲۔ تَفْعَلُ واحد مؤنث غائب میں ھِیَ۔

اور تین صیغوں میں ضمیر مستتر دائمی ہوتا ہے۔

ا۔ تَفْعَلُ واحد مذکر مخاطب میں اَنْتَ، ۲۔ اَفْعَلُ واحد متکلم میں اَنَا

۳۔ نَفْعَلُ جمع متکلم میں نَحْنُ۔

سوال: مضارع کے کتنے صیغوں میں ضمیر مرفوع متصل بارز ہوتا ہے۔

جواب: ۹ صیغوں میں ضمیر بارز ہوتا ہے، چار ان میں سے تثنیہ ہیں۔

یعنی یَفْعَلَانِ تثنیہ مذکر غائب میں الف۔ یَفْعَلُوْنَ جمع مذکر غائب میں واو

تَفْعَلَانِ تثنیہ مؤنث غائب میں الف۔ یَفْعَلْنَ جمع مؤنث غائب میں نون

تَفْعَلَانِ تثنیہ مذکر مخاطب میں الف۔ تَفْعَلُونَ جمع مذکر مخاطب میں واو

تَفْعَلَانِ تثنیہ مؤنث مخاطب میں الف۔ تَفْعَلْنَ جمع مؤنث میں نون

تَفْعَلِینَ واحد مؤنث مخاطب میں اختلاف ہے، عند الجمهور یاء ضمیر بارز ہوتا ہے اور بعض حضرات کے نزدیک اس میں اَنْتِ ضمیر مستتر دائمی ہوتا ہے۔

سوال: کیا مضارع مجہول میں بھی ضمائر بارز و مستتر ہوتے ہیں۔

جواب: جی ہاں مضارع مجہول میں بھی مضارع معلوم کی طرح ضمائر نکالے جاتے ہیں لیکن وہ فاعل نہیں، نائب فاعل ہوتے ہیں، جیسے یُفْعَلَانِ میں الف ضمیر نائب فاعل ہے۔

فعل امر اور نہی میں ضمائر

سوال: فعل امر اور نہی حاضر میں ضمیر بارز ہوتا ہے یا مستتر۔

جواب: امر، نہی اور فعل جحد اور مضارع مؤکد بلن ناصبہ کو مضارع پر قیاس کر لینا چاہئے یعنی امر مخاطب کے فقط ایک صیغہ واحد مذکر میں ضمیر مستتر ہوتا ہے، جیسے اِفْعَلْ میں اَنْتَ۔ باقی صیغوں میں ضمیر بارز ہوتا ہے، جیسے اِفْعَلَا میں الف ضمیر بارز۔ اِفْعَلُوْا میں واو ضمیر بارز۔ اِفْعَلِی میں اختلاف ہے۔ عند الاکثر یاء ضمیر بارز ہوتا ہے۔ وعند البعض اَنْتِ ضمیر مستتر دائمی ہوتا ہے۔ اِفْعَلَا میں الف ضمیر بارز۔ اِفْعَلْنَ میں ن ضمیر بارز، اور لَاتَضْرِبْ میں اَنْتَ۔ لَمْ یَضْرِبْ میں هُوَ۔ لَنْ یَّضْرِبَ میں هُوَ۔

امر غائب میں ضمیر بارز و مستتر

سوال: امر غائب میں کونسے ضمائر بارز ہوتے ہیں اور کونسے مستتر۔

جواب: چار صیغوں میں ضمیر مستتر ہوتا ہے ۱۔ واحد مذکر غائب، لِیَضْرِبْ میں هُوَ ۲۔ واحد مؤنث غائب، لِتَضْرِبْ میں هِیَ ۳۔ واحد متکلم، لِاَضْرِبْ میں اَنَا ۴۔ جمع متکلم، لِنَضْرِبْ میں نَحْنُ۔

اور چار میں ضمیر بارز ہوتا ہے۔

۱۔ تثنیہ مذکر غائب، لِیَضْرِبَا میں الف ۲۔ جمع مذکر غائب، لِیَضْرِبُوا میں واو ۳۔ تثنیہ مؤنث غائب، لِتَضْرِبَا میں الف ۴۔ جمع مؤنث غائب، لِیَضْرِبْنَ میں ن۔

اسماء مشتقہ میں ضمائر بارز و مستتر

سوال: اسماء مشتقہ میں ضمائر بارز ہوتے ہیں یا مستتر۔

جواب: ۱۔ مشتقات میں سے اسم فعل بمعنیٰ امر ۲۔ اسم التفضیل ۳۔ فعل التعجب ۴۔ اسم آلہ میں ضمیر غائب مستتر دائمی ہوتا ہے اور ان میں تذکیر تانیث کا لحاظ نہیں ہوتا۔

۱۔ البتہ اسم فاعل ۲۔ اسم مفعول ۳۔ صفت مشبہ ۴۔ اسم فعل بمعنیٰ ماضی ۵۔ مبالغہ کے تمام صیغوں میں ضمیر مستتر عارضی ہوتا ہے یعنی ان کے شروع میں جیسا ضمیر ہوگا ویسا ہی ضمیر مستتر ان میں نکالا جائے گا۔

اور یہ ضمیریں تکلم خطاب اور غیبت میں ماقبل کے تابع ہوتی ہیں۔ مثلاً اَنْتُمْ اٰکِلُوْنَ طَعَامًا میں اٰکِلُوْنَ کا ضمیر مستتر، اَنْتُم ہوگا، نہ کہ هُمْ اور نَحْنُ اٰکِلُوْنَ طَعَامًا میں نَحْنُ ضمیر مستتر ہوگا، ان میں الف واو، فقط علامت تثنیہ وجمع ہیں، فاعل نہیں۔ جیسے هُوَ ضَارِبٌ۔ هُوَ مَضْرُوْبٌ، هُوَ حَسَنٌ وغیرہ، البتہ اگر صیغہ صفاتی کے شروع میں اسم ظاہر ہو تو وہاں ہمیشہ ضمیر غائب نکالا جائیگا جیسے زیدٌ ضَارِبٌ۔ زَیْدٌ ضَرَّابٌ۔ یہاں ضَارِبٌ اور ضَرَّابٌ میں هُوَ مستتر ہے۔ البتہ مصدر، اسم ظرف اور اسم آلہ میں ضمائر نہیں ہوتے۔

اسم فاعل میں ضمائر

اسم فاعل میں ضمائر بصورت غائب	ضَارِبٌ	ضَارِبَانِ	ضَارِبُونَ	ضَارِبَةٌ	ضَارِبَتَانِ	ضَارِبَاتٌ	ضَوَارِبُ	ضُوَیْرِبٌ	ضُوَیْرِبَةٌ
	هُوَ	هُمَا	هُمْ	هِیَ	هُمَا	هُنَّ	هُنَّ	هُوَ	هِیَ
ضمائر بصورت خطاب وتکلم	اَنْتَ	اَنْتُمَا	اَنْتُمْ	اَنْتِ	اَنْتُمَا	اَنْتُنَّ	اَنْتُنَّ	اَنْتُنَّ	اَنْتُنَّ
	اَنَا	نَحْنُ	نَحْنُ	اَنَا	نَحْنُ	نَحْنُ	نَحْنُ	نَحْنُ	نَحْنُ

سوال: ضمائر مبنی اصل تو نہیں پھر ان کی مبنی اصل سے کس چیز میں مشابہت ہے۔

جواب: مشابہت / مناسبت مؤثرہ کی کئی صورتیں ہیں ۱۔ شِبہ وضعی ۲۔ شبہ

اِفتقاری3۔شِبہ اِستعمالی 4۔شِبہ اِھمالی 5۔شِبہ نِیابتی ومعنوی، لیکن ضمائر کی مبنی اصل میں سے حروف کے ساتھ مشابھت،(شِبہ)وضعی ہے وہ یہ ہے کہ جس میں اسم کا وزن حرف کے وزن کے مشابھ ہو[1] جیسے ضَرَبْتُ میں تُ، تاوباء حرف جارہ سے مشابھ ہے اور قُمْنَا میں نَا دو حرفی ہے جو قَدْ اوربَلْ سے مشابہ ہے، نیز اکثر ضمیروں کی وضع بھی ایک یا دو حرف پر ہے، البتہ زائد حروف والے ضمائر طَرْدًا لِّلْبَابِ، باب کی مناسبت کی وجہ سے مبنی ہیں۔

اسم اشارہ

سوال: اسماء اشارہ کسے کہتے ہیں۔

جواب: اشارہ کی لغوی معنی ہے اشارہ کرنا، دینا اور اصطلاح میں مَادَلَّ عَلیٰ مُشَارٍ اِلیہ، اشارہ وہ اسم ہے جس کو مشارالیہ کی تعیین کے لئے وضع کیا گیا ہو جیسے ھٰذَا زَیْدٌ۔ یہ زید ہے۔ ھٰذِہٖ ھِنْدٌ۔ یہ ھندہ ہے۔

سوال: اسم اشارہ میں کتنی چیزیں ہوتی ہیں۔

جواب: چار چیزیں ہوتی ہیں۔

ا۔ااسم اشارہ، جس لفظ سے اشارہ کیا جائے ۲۔مُشِیْر، اشارہ کرنے والا۔

۲۔مشارٌالیہ، جس کی طرف اشارہ کیا جائے 4۔مخاطب، جس کو اشارہ کیا جائے۔

سوال: اشارہ کونسی چیز کی طرف کیا جاتا ہے۔

جواب: اسماء اشارہ سے اشارہ، حِسِّی یعنی ظاہری چیزوں کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے[2]

(۱) یعنی اسم کی وضع ایک حرف یا دو حرف پر ہو تو مضمرات حروف کے ساتھ احتیاج میں مناسبت کی وجہ سے اسم غیر متمکن ہیں۔

(۲) یعنی محسوس یا کالمحسوس چیز کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے۔ پس جہاں اشارہ حسیہ نہ ہو گا وہ مجاز پر محمول ہو گا جیسے ذالکم اللہ ربکم یہ ہے اللہ جو تمہارا پالنے والا ہے، اس لیئے کہ اللہ تعالیٰ اشارہ حسیہ سے منزہ ہے۔ (روایۃ النحو)۔

جیسے ھٰذا رَجُلٌ (یہ مرد)۔

سوال: کیا مشار الیہ محذوف بھی ہوتا ہے۔

جواب: جی ہاں مشار الیہ کلام میں اکثر محذوف ہوتا ہے، قرینہ سے اس کو نکالا جاتا ہے جیسی ھٰؤُلَاءِ اَصْحَابِیْ اَیْ ھٰؤُلَاءِ الرِّجَالُ اَصْحَابِیْ۔

سوال: کیا مشار الیہ مقدم بھی ہوتا ہے۔

جواب: جی ہاں مشار الیہ اگر مرکب اضافی ہو تو اسم اشارہ کو مؤخر اور مشار الیہ کو مقدم کر دیا جاتا ہے جیسے قرآن مجید میں ہے اِذْھَبْ بِّکِتَابِیْ ھٰذَا۔ کِتَابِیْ ھٰذَا۔ غُلَامِیْ ھٰذَا۔ اِمْرَأَتِیْ ھٰذِہٖ۔ ورنہ مُشَارٌ اِلَیہ "ھٰذا کتابی" مؤخر کرنے سے بعض اوقات مشکل ہو جاتی ہے کہ یہ مشار الیہ ہے یا خبر ہے۔

سوال: اسماء اشارہ کتنے ہیں۔

جواب: یہ چودہ الفاظ ہیں، ذَا، ذَانِ، ذَیْنِ، تَا، تَانِ، تَیْنِ، تِیْ، تِہْ، تِھِیْ، ذِیْ، ذِہْ، ذِھِیْ، اُولَاءِ، اُولیٰ۔

اسم اشارہ با معنی واستعمال

ذَا	یہ ایک مرد	صیغہ واحد مذکر کیلئے	رفعہ کی حالت میں
ذَانِ	یہ دو مرد	صیغہ تثنیہ مذکر کیلئے	رفعہ کی حالت میں
ذَیْنِ	یہ دو مرد	صیغہ تثنیہ مذکر کیلئے	نصبی اور جری حالت میں
تَا، تِیْ، تِہْ، تِھِیْ، ذِیْ، ذِہْ، ذِھِیْ	یہ ایک عورت	صیغہ واحد مؤنث کیلئے	رفعہ کی حالت میں
تَانِ	یہ دو عورتیں	صیغہ تثنیہ مؤنث کیلئے	رفعہ کی حالت میں

تَیْنِ	یہ دو عورتیں	صیغہ تثنیہ مؤنث کیلئے	نصبی اور جری حالت میں
اُولَاءِ-اُولیٰ	یہ سب مرد یا عورتیں	صیغہ جمع مذکر اور جمع مؤنث مشترک کیلئے	ہر حالت میں

سوال: اسماء اشارہ یہی ہیں یا اور بھی ہیں۔

جواب: کچھ اور بھی اشارے استعمال ہوتے ہیں ا۔ ثَمَّ ، اس سے دور کی جگہ کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے۔اور یہ ظرف مکان میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے ثَمَّ وَلَدٌ یَلْعَبُ وہاں ایک بچہ کھیل رہا ہے۔ ۲۔ اسی طرح مکان قریب کیلیے ھِنَا۔ ۳ ۔مکان بعید کے لیے ھُنَاکَ ۴۔ ھُنَالِکَ استعمال ہوتے ہیں۔

اسم اشارہ ، قریب ، بعید ومتوسطہ

سوال: اسماء اشارہ باعتبار مشار الیہ کے کتنے قسم ہے۔

جواب: تین قسم ہے، قریب، متوسط، بعید۔

ا۔ مشار الیہ قریب کیلئے شروع میں "ھا" تنبیہ بڑھائی جاتی ہے جیسے ھٰذَا، ھٰذَیْنِ، ھٰتَا، ھٰتَانِ،ھٰتِی وغیرہ۔

۲۔مشار الیہ متوسط کیلئے آخر میں کاف خطاب بڑھایا جاتا ہے، [1] جیسے:

ذَاکَ،ذَاکُمَا،ذَاکُمْ،تَاکَ،تَیْکُمَا،ذَاکُمْ

تَاکَ،تَاکُمَا،تَاکُمْ،تَاکِ،تَاکُمَا،تَاکُنَّ

اُولَاکَ،اُولَاکُمَا،اُولَاکُمْ،اُولَاکِ،اُولَاکُمَا،اُولَاکُنَّ

(۱) بشرطیکہ اول میں ھا تنبیہ نہ ہو۔

ذَیْنِکَ،ذَیْنِکُمَا،ذَیْنِکُمْ،ذَیْنِکِ،ذَیْنِکُمَا،ذَیْنِکُنَّ

۳۔ مشار الیہ بعید کیلئے کاف اور لام کو بڑھایا جاتا ہے، جیسے ذَالِکَ (وہ ایک) ذَالِکُمَا(وہ دو) ذَالِکُمْ(وہ سب) ذَالِکِ، ذَالِکُمَا، ذَالِکُنَّ۔ البتہ تَانِ. ذَانِ میں کاف لگانے کے بعد لام کو لایا جائیگا تو لام اپنی اصلی صورت پر نہیں رہیگا، بلکہ نون ہو کر نون میں مدغم ہو جائیگا، جیسے ذَانِّکَ،ذَانِّکُمَا، ذَانِّکُمْ،ذَانِّکِ،ذَانِّکُمَا،ذَانِّکُنَّ۔یہی حال تَانِّکَ کا ہے۔

سوال: قرآن مجید میں ہے ذَالِکَ الْکِتَابُ یہ اسم اشارہ بعید کے لیے ہے حالانکہ کتاب (قرآن مجید) تو قریب ہے۔

جواب: ا۔ یہ اشارہ اس کتاب کی طرف ہے جو لوح محفوظ میں موجود ہے ۲۔ مشار الیہ کا بُعد دو قسم ہے حِسّی۔رُتبی، یہاں کتاب اللہ میں بُعد رُتبِی مراد ہے۔

اشارہ میں ھا کا مقصد

سوال: اسماء اشارہ میں "ھا" تنبیہ کس مقصد کے لیے ہوتی ہے۔

جواب: یہ مخاطب کو مشار الیہ پر بیدار کرنے کیلئے آتی ہے تاکہ مخاطب مقصود سے غافل نہ ہو، جیسے ھٰذَا، ھٰذَانِ، ھٰذِہٖ، ھٰؤُلَاءِ وغیرہ۔

اشارہ میں لام کا مقصد

سوال: اسماء اشارہ میں "لام" کس مقصد کیلئے ہوتا ہے۔

جواب: یہ مشار الیہ کے بُعد پر دلالت کرتا ہے۔یہی مطلب ہے اس عبارت۔

وَیُقَالُ ذَالِلْقَرِیْبِ وَذَالِکَ لِلْبَعِیْدِ وَذَاکَ لِلْمُتَوَسِّطِ کا۔

کاف کا مقصد

سوال: اسم اشارہ میں لاحق ہونے والا "کاف" کس مقصد کے لیے ہوتا ہے۔

جواب: یہ ضمیر نہیں، بلکہ یہ کاف خطاب حرفی ہوتا ہے، جو مخاطب کی حالت بتاتا ہے کہ

مخاطب مفرد ہے یا تثنیہ جمع، مذکر ہے یا مؤنث۔

سوال: اسماء اشارہ میں لام کون سے صیغوں پر آتا ہے۔

جواب: یہ تمام صیغوں میں نہیں آتا بلکہ مفرد مذکر و مؤنث میں آتا ہے۔ جیسے ذَالِكَ، تِلْكَ اور جمع میں جیسے اُولٰی سے اُولَائِكَ، لیکن تثنیہ مذکر و مؤنث اور اُولَاءِ میں نہیں آتا۔

اقسام، مشار الیہ	جبکہ مخاطب واحد مذکر	جبکہ مخاطب تثنیہ مذکر و مؤنث	جبکہ مخاطب جمع مذکر	جبکہ مخاطب واحد مؤنث	جبکہ مخاطب جمع مؤنث
جبکہ مشار الیہ واحد مذکر ہو	ذَاكَ	ذَاكُمَا	ذَاكُمْ	ذَاكِ	ذَاكُنَّ
جبکہ مشار الیہ تثنیہ مذکر ہو	ذَانِكَ	ذَانِكُمَا	ذَانِكُمْ	ذَانِكِ	ذَانِكُنَّ
جبکہ مشار الیہ واحد مؤنث ہو	تَاكَ	تَاكُمَا	تَاكُمْ	تَاكِ	تَاكُنَّ
جبکہ مشار الیہ تثنیہ مؤنث ہو	تَانِكَ	تَانِكُمَا	تَانِكُمْ	تَانِكِ	تَانِكُنَّ
جبکہ مشار الیہ جمع مذکر و مؤنث ہو	اُولَائِكَ	اُولَائِكُمَا	اُولَائِكُمْ	اُولَائِكَ	اُولَائِكُنَّ

اسم اشارہ کی ترکیب

سوال: اسم اشارہ ترکیب میں کیا واقع ہوتا ہے۔

جواب: اشارہ، مشار الیہ سے مل کر سات چیزیں بنتا ہے ۱۔ مبتدا ۲۔ خبر ۳۔ فاعل ۴۔ نائب فاعل ۵۔ مضاف الیہ ۶۔ مجرور جار کا ۷۔ مفعول بہ۔ یعنی اسم اشارہ کے بعد نکرہ ہو تو عموماً اشارہ، مبتدا اور ما بعد خبر ہوتا ہے۔ جیسے هٰذَا ذِكْرٌ مُبَارَكٌ اور اگر مشار الیہ مذکور ہے اور معرفہ ہے تو اس کی کئی ترکیبیں ہوتی ہیں۔

۱۔ موصوف، صفت ۲۔ عطف بیان ۳۔ مبدل منہ اور بدل جیسے ذَالِكَ الْكِتَابُ لَارَيْبَ فِيْهِ ۴۔ اسم اشارہ، مشار الیہ سے ملکر فاعل، کبھی مفعول مَالَمْ يُسَمَّ فَاعِلُه بھی واقع ہوتا ہے۔ جیسے ضُرِبَ هٰؤُلَاءِ دراصل ضَرَبَ هٰؤُلَاءِ الرِّجَالُ۔

سوال: اسماء اشارہ پر جب ھا تنبیہ، لام اور کاف داخل ہو تو معنیٰ کیا ہوتا ہے۔

جواب: ان چیزوں کو معنیٰ میں کوئی دخل نہیں ہوتا، معنیٰ میں صرف اسماء اشارہ کے الفاظ کو دخل ہوتا ہے، جس قسم کا اشارہ ہوگا، معنیٰ وہی ہوگا، مثلاً ذَالِكُمْ میں ذَا اشارہ واحد مذکر کیلئے ہے، کُمْ مخاطب پر دلالت کرتا ہے، معنیٰ صرف ذَا کی، کی جائیگی (وہ ایک مذکر) لام اور کاف کی وجہ سے اصل معنیٰ میں کوئی فرق نہیں آتا، البتہ ان کے اپنے فوائد ہوتے ہیں۔

اسی طرح ذَاكُنَّ میں مُشَارُ اِلَیہ واحد مذکر قریب کیلئے ہے، اور مخاطب جمع مؤنث ہے، اور ذَالِكُنَّ بعید کیلئے استعمال ہوتا ہے۔

سوال: اسم اشارہ افراد تثنیہ جمع میں مشارٌ الیہ کے موافق آتا ہے یا مخاطب کے موافق آتا ہے۔

جواب: مذکورہ امور میں اشارہ، مخاطب کے موافق ہوتا ہے۔ یعنی مشار الیہ مفرد تو اسم اشارہ بھی مفرد، تثنیہ تو اشارہ بھی تثنیہ، جمع تو اشارہ بھی جمع، اگر مخاطب واحد تو کاف خطاب بھی واحد، اگر تثنیہ تو کاف خطاب بھی تثنیہ، اگر جمع تو کاف خطاب بھی جمع۔ جیسے

يَا اَيُّهَاالْوَلَدُ ذَاكَ الْقَلَمُ جَيِّدٌ يَا اَيُّهَاالْوَلَدَانِ ذَالِكُمَا الْقَلَمُ جَيِّدٌ

يَااَيُّهَاالاَوْلَادُ ذَالِكُمُ الْقَلَمُ جَيِّدٌ يَااَيَّتُهَاالْبِنْتُ ذَالِكَ الْقَلَمُ جَيِّدٌ

يَااَيُّهَاالاَوْلَادُ ذَالِكُمُ الْقَلَمُ جَيِّدٌ يَااَيَّتُهَاالْبِنْتُ ذَالِكَ الْقَلَمُ جَيِّدٌ

يَااَيَّتُهَاالْبَنَاتُ ذَالِكُنَّ الْقَلمُ جَيِّدٌ

سوال: آپ نے کہا کہ اسماء اشارہ مبنی ہیں، حالانکہ ذَانِ، ذَيْنِ، اور تَانِ، تَيْنِ کی آخر تبدیل ہوتی ہے، تو یہ معرب ہونے چاہئیں۔

جواب: یہ تبدیلی عامل کی تبدیلی سے نہیں بلکہ یہ وضعی اور اصلی تبدیلی ہے کہ واضع نے

حالت رفعی کے لیے ذَانِ، تَانِ اور حالت نصبی اور جری کیلئے ذَیْنِ، تَیْنِ کو وضع کیا ہے۔

سوال: اسماء اشارہ کی مبنی اصل سے کس چیز میں مشابھت ہے۔

جواب: ان میں مبنی اصل میں سے حروف کے ساتھ مشابھت، شبہ افتقاری ہے اور شبہ افتقاری یہ ہے کہ جس میں حرف جیسی احتیاجی پائی جائے جیسے اشارات اور موصولات جس طرح حرف اپنی پوری معنیٰ دینے میں دوسرے (اسم یا فعل) کا محتاج ہوتا ہے اسی طرح اشارہ اور موصولہ بھی مشار الیہ اور صلہ کے محتاج ہوتے ہیں۔

اسماء موصولہ

سوال: اسماء موصولہ کسے کہتے ہیں۔

جواب: موصولہ کی لغوی معنیٰ ہے (پیوستہ شدن) ملا ہوا / صلہ والا، اصطلاحًا۔ مَالَا یَتِمُّ جُزْءًا تَامًّا اِلَّا بِصِلَةٍ وَعَائِدٍ وَعَائِدُهٗ ضَمِيْرٌ فَقَطْ وَ صِلَتُهٗ جُمْلَةٌ خَبْرِيَّةٌ۔

موصولہ اس اسم [1] کو کہتے ہیں جو جملہ کا جزء تام بننے میں جملہ خبریہ اور ضمیر عائد کا محتاج ہو جیسے جَاءَكَ الَّذِی ضَرَبَكَ (وہ آیا جس نے تجھے مارا)۔ یہاں اَلَّذِی اسم موصولہ ہے، اور ضَرَبَكَ اس کا صلہ ہے اور اس میں هُوَ ضمیر عائد ہے [2]۔

جزء تام

سوال: جزء تام کسے کہتے ہیں۔

جواب: اس جزء کو کہتے ہیں جو جملہ کے دو جزئوں میں سے ایک جزء بنے [3] یعنی فاعل یا نائب فاعل یا مبتدا، خبر۔

---

(۱) ناتمام اور نامعلوم۔

(۲) معلوم ہوا کہ اسماء موصولہ میں چار چیزیں ہوتی ہیں، ۱۔ موصولہ ۲۔ صلہ ۳۔ صلہ میں ضمیر / عائد ۴۔ وہ ضمیر غائب ہو۔

(۳) مسند یا مسند الیہ ہونا۔

عائد اور موصولہ کی مطابقت

سوال: کیا ضمیر عائد کی اسم موصولہ سے مطابقت ہوتی ہے۔

جواب: جی ہاں واحد تثنیہ، جمع اور تذکیر و تانیث میں مطابقت ضروری ہے۔ جیسا اسم موصول ہو گا اسی کے مطابق ضمیر لایا جائیگا۔

جیسے:

اَكْرِمِ الَّذِی عَلَّمَكَ - وَالَّتِی عَلَّمَتْكَ

اَكْرِمِ اللَّذَيْنِ عَلَّمَاكَ - وَاللَّتَيْنِ عَلَّمَتَاكَ

اَكْرِمِ الَّذِيْنَ عَلَّمُوْكَ - وَاللَّوَاتِی عَلَّمْنَكَ

عائد کا حذف

سوال: عائد کا حذف جائز ہے یا نہیں۔

جواب: جی ہاں مَنْ اور مَا کے بعد عائد کو حذف کرنا جائز ہے جبکہ وہ مفعول ہوں، جیسے هٰذَا مَارَئَيْتُ اَیْ مَارَئَيْتُهٗ (یہ وہ ہے جو میں نے دیکھا) اور اَلَّذِیْ ضَرَبْتُ اَیْ ضَرَبْتُهٗ یہاں فضلہ ہونے کی وجہ سے عائد محذوف ہے۔

موصولہ کے اقسام

سوال: مطابقت کے لحاظ سے اسماء موصولہ کتنے قسم ہیں۔

جواب: دو قسم ہیں۔ ۱۔ موصولہ خاصہ جیسے اَلَّذِی، اَللَّذَانِ وغیرہ اس میں عائد سے مطابقت واجب ہے ۲۔ موصولہ مشترکہ جو لفظ واحد و جمع کے لیے آتا ہو اس میں واحد تثنیہ جمع، مذکر و مؤنث شریک ہوتے ہیں، جیسے مَنْ، مَا، اَیٌّ، ذُو، الف لام بمعنیٰ الَّذی، اس میں دو وجہ یعنی لفظ اور معنی کی رعایت کرنا جائز ہے، جیسے وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَاهُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ، یہاں مَنْ يَّقُوْلُ میں لفظ کی رعایت سے دونوں

مفرد ہیں، اور وَمَا هُمْ میں معنیٰ کی رعایت سے عائد / ضمیر جمع لایا گیا ہے۔

صلہ اور صدر صلہ

سوال: صلہ اور صدر صلہ کس کو کہتے ہیں۔

جواب: موصولہ کے بعد والے جملہ کو صِلہ کہتے ہیں اور صلہ والے جملہ کے پہلے جزء کو صدر صلہ کہتے ہیں، جیسے اَیُّهُمْ هُوَ قَائِمٌ میں هُوَ قَائِمٌ صِلہ ہے اور هُوَ صدر صلہ ہے، نیز صلہ بننے والا جملہ کبھی صراحۃً جملہ ہوتا ہے کبھی تاویلاً جملہ ہوتا ہے۔

سوال: صلہ، موصولہ پر مقدم ہوتا ہے یا نہیں۔

جواب: صلہ ہمیشہ موصول سے مؤخر اور متصل ہوتا ہے، نہ صلہ اور نہ ہی صلہ کا کوئی حصہ موصول پر مقدم ہو سکتا ہے۔

سوال: صلہ کا حذف جائز ہے یا نہیں۔

جواب: صلہ کا حذف جائز ہے جیسے مَنْ رَّئَيْتَهٗ کے جواب میں زَيْدٌ الَّذِی (رَئَيْتُهٗ)۔

موصولہ کی ترکیب

سوال: موصولہ ترکیب میں کیا واقع ہوتا ہے۔

جواب: موصولہ اپنے صلہ سے مل کر جملہ کے جزء کی حیثیت سے نو چیزیں بنتا ہے مبتدا، خبر، فاعل، نائب فاعل، مفعول بہ، مجرور، مضاف الیہ، صفت، مشار الیہ وغیرہ بنتا ہے۔ بغیر صلہ کے موصول نہ مبتدا ہو سکتا ہے، نہ خبر نہ فاعل نہ مفعول۔ موصولہ کے مبتدا واقع ہونے کی مثال جیسے مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ میں مَنْ عَمِلَ مبتدا ہے، فلِنفسہٖ خبر ہے۔

سوال: اسماء موصولہ کونسے ہیں۔

جواب: مشہور اسماء موصولہ یہ ہیں:

اسماء موصولہ کا معنیٰ اور حالت اعرابی

اسماء موصولہ	معنیٰ	استعمال	حالت اعرابی
اَلَّذِی [1]	وہ ایک مرد	واحد مذکر کیلئے	ہر حالت میں
اَللَّذَانِ	وہ دو مرد	تثنیہ مذکر کیلئے	رفعہ کی حالت میں
اَلَّذَیْنِ	وہ دو مرد	تثنیہ مذکر کیلئے	نصبی اور جری حالت میں
اَلَّذِیْنَ	وہ سب مرد	جمع مذکر کیلئے	ہر حالت میں
اَلَّتِی	وہ ایک عورت	واحد مؤنث کیلئے	ہر حالت میں
اَللَّتَانِ	وہ دو عورتیں	تثنیہ مؤنث کیلئے	رفعہ کی حالت میں
اَللَّتَیْنِ	وہ دو عورتیں	تثنیہ مؤنث کیلئے	نصبی اور جری حالت میں
اَللَّاتِی، اَللَّوَاتِی، اَللَّائِی، اَللَّاءِ	وہ سب عورتیں	جمع مؤنث کیلئے	ہر حالت میں
ما بمعنیٰ الّذی غیر ذوی العقول کے لئے	وہ، وہ چیز، مذکر مؤنث میں برابر	واحد، تثنیہ و جمع کیلئے	ہر حالت میں
مَنْ بمعنیٰ الّذی ذوی العقول کے لئے [2]	جو، وہ شخص، مذکر مؤنث میں برابر	واحد تثنیہ و جمع کیلئے	یہ دونوں کبھی ایک دوسرے کی جگہ پر بھی استعمال ہوتے ہیں
اَیٌّ	وہ مرد، کونسا، جونسا	واحد مذکر کیلئے	جیسے اَیُّ رَجُلٍ زوجُكِ کونسا مرد تیرا شوہر ہے

(۱) واحد کی حالت میں اسکو صرف ایک لام سے لکھا جاتا ہے باقی سب حالتوں میں دو لام لکھے جاتے ہیں۔ ان اسماء کا ترجمہ جو، جس، جو شخص، جس چیز وغیرہ سے کیا جاتا ہے۔ (الذی کا معنیٰ، وہ ایک شخص جس نے)

(۲) یعنی مَنْ اور ما یہ لفظاً مفرد ہیں اور معنیً مفرد، تثنیہ، جمع، مذکر، مؤنث سب میں استعمال ہوتے ہیں۔

اَیَّةٌ[1]	وہ عورت ،کونسی / جونسی	واحد مؤنث کیلئے	جیسے اَیَّةُ اِمْرَأَةٍ زوجَتُكَ کونسی عورت تیری بیوی ہے۔
(ال) الف لام بمعنیٰ اَلَّذِی اسم فاعل و اسم مفعول پر	مذکر مؤنث میں برابر وہ (ایک مرد) وہ دو مرد، وہ سب مرد ،وہ ایک عورت، وہ دو عورتیں، وہ سب عورتیں	واحد ،تثنیہ وجمع کیلئے	ہر حالت میں جیسے اَلضَّارِبُ بمعنیٰ اَلَّذِی ضَرَبَ[2] ، وہ مرد جس نے مارا اَلْمَضْرُوبُ بمعنیٰ اَلَّذِی ضُرِبَ۔ وہ مرد جو مارا گیا
ذُو[3] (بمعنیٰ اَلَّذِی اور اَلَّتِی)	وہ (مذکر مؤنث میں برابر)	واحد ،تثنیہ و جمع کیلئے	ہر حالت میں جیسے جَائَنِی ذُو ضَرَبَكَ اَیْ اَلَّذِی ضَرَبَكَ۔ آیا میرے پاس وہ شخص جس نے تجھے مارا۔

سوال: ایٌّ اور اَیَّةٌ تو معرب ہیں ان کو مبنی کی بحث میں کیوں ذکر کیا گیا ہے۔

جواب: ان کی چار حالتیں ہیں، پہلی تین حالتوں میں معرب اور آخری حالت میں مبنی ہیں، اس لئے ان کو مبنی کی بحث میں ذکر کیا جاتا ہے۔

سوال: ایٌّ اور اَیَّةٌ کی چار حالتیں کونسی ہیں۔

(۱) مذکورہ الفاظ مَنْ، ما، ایّ، ایۃ اسماء استفہام میں بھی استعمال ہوتے ہیں۔

(۲) البتہ مدار اس کا اسم فاعل و اسم مفعول کے صیغہ پر ہوتا ہے، جیسا صیغہ ہوگا اس کے مطابق الف لام کو بمعنیٰ الذی اللذان الذین وغیرہ کے لیا جائیگا۔ الف لام بمعنیٰ الذی میں شرط ہے ۱۔ الف لام عہدی نہ ہو ۲۔ دوام والا معنیٰ نہ ہو۔

(۳) اس صورت میں وہ مبنی علی الواو الساکنۃ ہوگا جیسے جائنی ذو قام۔

جواب: ۱۔ ایٌّ اور اَیَّةٌ دونوں مضاف نہ ہوں، لیکن صدر صلہ[1] مذکور ہو جیسے اَیٌّ هُوَ قَایِمٌ۔

۲۔ دونوں نہ مضاف ہوں نہ صدر صلہ مذکور ہو جیسے جَائَنِی اَیٌّ قَایِمٌ۔

۳۔ دونوں مضاف بھی ہوں اور صدر صلہ بھی مذکور ہو، جیسے جَائَنِی اَیُّهُمْ هُوَ قَایِمٌ۔

۴۔ دونوں مضاف ہوں، لیکن، صدر صلہ مذکور نہ ہو، جیسے جَائَنِی اَیُّهُمْ قَایِمٌ[2]۔

یہاں پہلے تین صورتوں میں اَیٌّ معرب ہے اور آخری صورت میں مبنی ہے۔

تفصیلی مثالیں

صورت اول	جَائَنِی اَیٌّ هُوَ قَایِمٌ -رَئَیْتُ اَیًّا هُوَ قَایِمٌ-مَرَرْتُ بِاَیٍّ هُوَ قَایِمٌ
صورت ثانیہ	جَائَنِی اَیٌّ قَایِمٌ -رَئَیْتُ اَیًّا قَایِمٌ-مَرَرْتُ بِاَیٍّ قَایِمٌ
صورت ثالثہ	جَائَنِی اَیُّهُمْ هُوَ قَایِمٌ،رَئَیْتُ اَیَّهُمْ هُوَ قَایِمٌ،مَرَرْتُ بِاَیِّهِمْ هُوَ قَایِمٌ
صورت رابعہ	جَائَنِی اَیُّهُمْ قَایِمٌ،رَئَیْتُ اَیُّهُمْ قَایِمٌ،مَرَرْتُ بِاَیِّهِمْ قَایِمٌ

سوال: اسماء موصولہ کی مبنی اصل سے کس چیز میں مشابھت ہے۔

جواب: ان کی مبنی اصل میں سے حروف کے ساتھ مشابھت، شبہ افتقاری ہے کہ حرف کی طرح یہ بھی صلہ کے محتاج ہوتے ہیں۔

اسماء افعال

سوال: اسماء افعال کسے کہتے ہیں۔

(۱) یعنی صلہ کا پہلا لفظ

(۲) اسی طرح اَیُّهم اشدّ علیٰ الرحمٰن عتیّا اصل میں تھا ایّهم هو اشدّ علیٰ الرحمٰن عتیّا۔

جواب: ان اسماء کو کہتے ہیں جن میں [1] فعل کی معنیٰ پائی جائے یعنی وہ اسم جو معنیٰ اور استعمال میں فعل کے قائم مقام ہو جیسے هَيْهَاتَ بمَعْنیٰ بَعُدَ دور ہوا۔

سوال: اسماء افعال کی وجہ تسمیہ کیا ہے۔

جواب: یہ ذات کے اعتبار سے اسم ہیں، اور معنیٰ کے اعتبار سے فعل ہیں، اس لیے ان کو اسم الفعل کہتے ہیں۔

سوال: اسماء افعال کا معنیٰ فعل جیسا ہی ہے تو پھر انہیں فعل کیوں نہیں کہا جاتا۔

جواب: کیونکہ یہ الفاظ عربی میں ایسی جگہ ہی استعمال ہوتے ہیں جو جگہ صرف اسم کے لیے خاص ہے جیسے اَمْهِلْهُمْ رُوَيدًا میں رُوَيدًا مفعول مطلق واقع ہوا ہے اور مفعول مطلق اسم ہی ہوتا ہے نیز ان الفاظ میں فعل کی کوئی علامت نہیں ہوتی اور نہ ہی کسی علامت کو قبول کرتے ہیں، اس لئے ان کو فعل نہیں کہتے۔

سوال: اسماء افعال کتنے قسم ہیں۔

جواب: دو قسم ہیں ا۔ بمعنیٰ فعل ماضی معلوم ۲۔ بمعنیٰ فعل امر حاضر معلوم۔

اسماء افعال بمعنی ماضی کا عمل

سوال: اسماء افعال بمعنیٰ فعل ماضی معلوم کونسے ہیں اور ان کا عمل کیا ہے۔

جواب: مشہور اسماء افعال بمعنیٰ فعل ماضی یہ ہیں۔ هَيْهَاتَ بمَعْنیٰ بَعُدَ دور ہوا شَتَّانَ بمعنیٰ اِفْتَرَقَ، جدا ہوا۔ سَرْعَانَ بمعنیٰ سَرُعَ جلدی کی۔ بَطَّانَ بمعنیٰ بَطُؤَ، دیر کی [2]۔ شَكَّانَ بمعنیٰ

(۱) مبالغہ کے ساتھ

(۲) جیسے بطّان الطّلاب للقراءة، شاگردوں نے پڑھائی میں دیر کی۔

اَسْرَعَ، جلدی کی [1]۔ ان کا عمل یہ ہے کہ یہ مابعد والے اسم کو فاعلیت کی وجہ سے رفعہ دیتے ہیں جیسے هَيْهَاتَ زَيْدٌ ای بَعُدَ زیدٌ زید دور ہو گیا۔

اسماء افعال بمعنیٰ امر کا عمل

سوال: اسماء افعال بمعنیٰ امر حاضر کونسے ہیں اور ان کا عمل کیا ہے۔

جواب: مشہور اسماء افعال بمعن یٰ امر حاضر یہ ہیں رُوَيْدَ بمعنیٰ اَمْهِلْ، مہلت دے [2]۔ بَلْهَ بمعنیٰ دَعْ چھوڑ۔ حَيَّهَلْ بمعنیٰ اِيْتِ تو آجا۔ هَلُمَّ بمعنیٰ تَعَالَ، آؤ۔ دُونَكَ بمعنیٰ خُذْ، لو۔ مَهْ بمعنیٰ اُكْفُفْ، رکو۔ اٰمِّينَ بمعنیٰ اِسْتَجِبْ، قبول کر۔ ان کا عمل یہ ہے کہ یہ ما بعد والے اسموں کو مفعولیت کی وجہ سے نصب دیتے ہیں [3]۔ جیسے رُوَيْدَ زَيْدًا ای اَمْهِلْهُ، زید کو مہلت دیدے۔

اسماء افعال کے معمول کی تقدیم

سوال: اسماء افعال کا معمول ان سے مقدم ہوتا ہے یا نہیں۔

جواب: ان کا معمول ان سے مقدم نہیں ہوتا۔

سوال: جب اسماء افعال بمعنیٰ فعل مضارع بھی آتے ہیں تو ان کا ذکر کیوں نہیں کیا گیا جیسے اُفِّ بمعنیٰ اَتَضَجَّرُ میں تنگی اور بے قراری محسوس کرتا ہوں۔ اَوْه بمعنیٰ اَتَوَجَّعُ۔ مجھے درد ہو رہا ہے، وَیْ بمعنیٰ اَعْجَبُ۔ وَاهًا بمعنیٰ اَتَاَسّفُ، اَتَعَجّبُ۔ آهِ بمعنیٰ اَتَوَجَّعُ۔ زِهْ بمعنیٰ اِسْتَحْسِنْ۔

(۱) جیسے شكّان ما تغيّر الانسان۔

(۲) ڈھیل دے (ٹھرو)۔

(۳) کیوں کہ ان میں فاعل، ضمیر مستتر دائمی ہوتا ہے۔

جواب: یہ قلیل الاستعمال ہیں اس لیے ان کا ذکر نہیں کیا جاتا۔

سوال: اسماء افعال بمعنیٰ امر کتنے قسم ہیں۔

جواب: دو قسم ہیں ا۔ سماعی ۲۔ قیاسی

ا۔ سماعی، یہ بکثرت ہیں جیسے حَیَّ بمعنیٰ اَسْرِعْ جیسے حیَّ علیٰ الصَّلواۃِ -ھَیْتَ بمعنیٰ اَسْرِعْ -صَہْ بمعنیٰ اُسکت-ھَیَا بمعنیٰ اَسْرِعْ- عَلَیْكَ بمعنیٰ اِلْزَمْ - اِلَیْكَ بمعنیٰ تَبَاعَدْ- ھَلُمَّ بمعنیٰ تَعَالَ -اِیْہِ بمعنیٰ زِدْ. دُونَكَ بمعنیٰ خُذْ. اَمَامَكَ بمعنیٰ تَقَدَّمْ۔ ھا بمعنیٰ خُذْ۔

۲۔ قیاسی، یہ ہر فعل ثلاثی سے فَعَال کے وزن پر بنائے جاتے ہیں جیسے نَزَال بمعنیٰ اَنْزِلْ -ثَبَات بمعنیٰ اُثْبُتْ -ذَھَاب بمعنیٰ اِذھَبْ-سَکَات بمعنیٰ اُسْکُتْ-حَذَار بمعنیٰ اِحْذَر۔

سوال: اسماء افعال کے وضع کا کیا مقصد ہے۔

جواب: مقاصد میں ایک مقصد ا۔ اختصار حاصل کرنا ہے ۲۔ دوام و استمرار کا معنیٰ حاصل کرنا ۳۔استعجاب جیسے ھَیْھَاتَ ھَیْھَاتَ لِمَاتُو عَدُونَ۔ بہت ہی بعید اور بہت ہی بعید ہے جو بات تم سے کہی جاتی ہے۔

سوال: اسماء افعال کو کونسا اعراب ہوتا ہے۔

جواب:۔ یہ اسماء لامحلّ لھا مِنَ الاعراب کے قبیل سے ہیں۔

سوال: اسماء افعال کی مبنی اصل سے کس چیز میں مشابھت ہوتی ہے۔

جواب: ان میں شبہ استعمالی ہے، وہ یہ ہے کہ اسم استعمال میں حرف عامل کے مشابہ ہو یعنی جو عامل بنے لیکن معمول نہ بنے جیسے اسماء افعال ھَیْھَاتَ اورلَیْتَ، لَعَلَّ وغیرہ اور ان میں تضمنی مشابھت بھی ہو سکتی ہے کہ بمعنیٰ ماضی، ماضی کے معنیٰ کو اور بمعنیٰ امر، امر کے معنیٰ کو متضمن ہوتے ہیں۔

سوال: اسماء افعال بمعنیٰ امر اور بمعنیٰ ماضی میں کیا فرق ہے۔

جواب: ان میں چند اعتبار سے فرق ہے ا۔ بمعنیٰ امر حاضر میں فاعل ضمیر مستتر ہوتا ہے اور بمعنیٰ ماضی میں فاعل اسم ظاہر ہوتا ہے ۲۔ بمعنیٰ امر کے بعد والا اسم ظاہر مفعول بہ کی بناء پر منصوب ہوتا ہے۔ اور بمعنیٰ ماضی کے بعد والا اسم فاعلیت کی بناء پر مرفوع ہوتا ہے۔ ۳۔ بمعنیٰ امر حاضر وہ متعدی ہوتا ہے اور بمعنیٰ ماضی وہ لازم ہوتا ہے۔

اسماء اصوات

سوال: اسماء اصوات کسے کہتے ہیں۔

جواب: اصوات جمع ہے صوت کی اور صوت لغۃً آواز کو کہتے ہیں اور اصطلاحًا کُلُّ لَفْظٍ حُكِیَ بِہٖ صَوْتٌ اَو صُوِّتَ بِہٖ البَھَائِمُ۔ صوت اس لفظ کو کہتے ہیں جس سے کسی آواز کو نقل کیا جائے یا کسی چوپائے جانور کو[1] اس سے آواز دی جائے۔

اسماء اصوات کی قسمیں

سوال: اسماء اصوات کی کتنی قسمیں ہیں۔

جواب: یہ تین قسم ہیں ا۔ وہ اسماء جو طبعی عارضے[2] کی وجہ سے زبان پر جاری ہوں جیسے اُحْ اُحْ کہ یہ کھانسی کی آواز ہے، اُفْ یہ درد اور غم دکھ کی آواز ہے، بَخِّ بَخِّ یہ خوشی کی آواز ہے، جس کی معنیٰ ہے خوب خوب جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا بَخِّ بَخِّ یا ابا ھریرۃ۔ واہ واہ اے ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ۔

۲۔ وہ اسماء جن سے کسی[3] کی آواز نقل کی جائے جیسے غاق، یہ کوّے کی آواز ہے یا مثلاً بلی کی

---

(۱) لہٰذا اسماء اصوات کوئی مستقل اسماء نہیں ہیں بلکہ ان کے اصوات بعض معانی پر دلالت کرتے ہیں۔

(۲) بیماری خوشی غمی اور تعجب کے وقت۔

(۳) پرندہ چرندہ یا بچہ یا مجنون وغیرہ۔

آواز میاؤں میاؤں کو نقل کرنا۔ ۳۔ وہ اسماء جن سے کسی جانور کو بلانے یا بٹھانے کیلئے آواز دی جائے جیسے نَخّ نَخّ یہ اونٹ کے بٹھانے کی آواز ہے۔

سوال: اسماء اصوات کی مبنی اصل سے کس چیز میں مشابھت ہے۔

جواب: ان میں شبہ اھمالی ہے، وہ یہ ہے کہ اسم حرف کی طرح مھمل واقع ہو یعنی نہ عامل بنے نہ معمول جیسے اسماء اصوات، اُحْ اُحْ وغیرہ۔

اسماء ظروف

سوال: اسماء ظروف کسے کہتے ہیں۔

جواب: ظروف جمع ہے ظرف کی اور لغت میں ظرف کہتے ہیں جو کسی چیز / برتن[1] کو بھر دے۔ اصطلاح میں ظرف اس اسم کو کہتے ہیں جو زمان[2] یا مکان[3] پر دلالت کرے، یعنی جس میں کوئی چیز ڈالی جائے اور ظروف کو غایات بھی کہتے ہیں۔

سوال۔ اسماء ظروف کتنے قسم ہیں۔

جواب: دو قسم ہیں ا۔ ظرف زمان یعنی جس میں زمانہ، وقت، دن، رات یا ان کے کسی جزء کی معنٰی ہو۔ ۲۔ ظرف مکان یعنی جس میں مکان[4] کی معنٰی ہو جیسے مسجد، مدرسہ وغیرہ۔

ظرف زمان

سوال: ظروف زمان کونسے ہیں۔

جواب: مشہور ظرف زمان یہ ہیں اِذْ، اِذَا، مَتٰی، کَیْفَ، اَیَّانَ، اَمْسِ، مُذْ، مُنْذُ، قَطُّ، عَوْضُ، قَبْلُ، بَعْدُ۔

(۱) اور جو چیز برتن میں ہو اسے مظروف کہتے ہیں۔

(۲) وقت۔

(۳) جگہ۔

(۴) یعنی جس میں جسم اور جثہ والی چیز آسکے

اذ کا معنی اور حکم

سوال: اِذْ کا معنٰی اور حکم کیا ہے۔

جواب: اس کا معنٰی ہوتا ہے جب / جس وقت، یہ زمانہ ماضی کے لئے آتا ہے اور اگر مضارع پر داخل ہو تو اسکی معنٰی ماضی والی ہو جائیگی۔ اور اسکے بعد جملہ اسمیہ یافعلیہ ہوتا ہے۔ اس کا حکم یہ ہے کہ یہ ترکیب میں مفعول فیہ بنتا ہے۔ جیسے جِئْتُكَ اِذْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ، میں تیرے پاس آیا جس وقت کہ سورج نکلا۔

سوال: اِذْ کا استعمال کس طرح ہوتا ہے۔

جواب: اس کا استعمال کئی طرح سے ہوتا ہے۔ ا۔ بمعنٰی حین جیسے فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوا ۲۔ مفعول بہ جیسے وَاذْكُرُوا اللّٰهَ اِذْ كُنْتُمْ قَلِيْلًا فَكَثَّرَكُمْ۔

۳۔ مفعول بہ کا بدل جیسے وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ مَرْيَمَ اِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ اَهْلِهَا۔

۴۔ مضاف الیہ جیسے بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا، جب تم کو ہدایت کر چکا۔

سوال: کیا اِذْ ہمیشہ مفعول فیہ بنتا ہے۔

جواب: جی نہیں بلکہ یہ کئی طرح استعمال ہوتا ہے ا۔ یہ جب زمانے کا معنٰی دے تو اسم اشارہ ہوتا ہے۔ ۲۔ ظرف زمان[1] ۳۔ مفعول بہ ۴۔ جس وقت تعلیل اور مفاجاۃ کا معنٰی دے تو یہ حرف ہوتا ہے۔

اذا کا معنی اور حکم

سوال: اِذَا کا معنٰی اور حکم کیا ہے۔

جواب: اس کا معنٰی ہوتا ہے جب، جس وقت، جب کہ، اچانک، اس کا حکم یہ ہے کہ یہ زمانہ

(۱) یعنی مفعول فیہ۔

مستقبل کیلئے آتا ہے، اور ماضی کو بھی مستقبل کے معنٰی میں کر دیتا ہے اور اسکے بعد لفظًا یا تقدیرًا فعل کا آنا لازم ہے۔ جیسے اِذا جَاءَ نَصْرُ اللّٰہِ جب آئے گی اللہ کی مدد۔

سوال: اِذَا کا استعمال کس طرح ہوتا ہے۔

جواب: اس کا استعمال کئی طرح ہوتا ہے ا۔ ظرفیہ شرطیہ ہوتا ہے اور اس وقت غیر جازمہ ہوتا ہے، جیسے اٰتِیکَ اِذا الشَّمْسُ طَالِعَۃٌ، میں تیرے پاس آؤں گا جب سورج طلوع ہو گا۔ ۲۔ اِذَا مُفَاجَات کے لیے یعنی کسی چیز کا ناگہانی اور اچانک رونما ہو جانا، پھر اسکے بعد صرف جملہ اسمیہ آتا ہے، جیسے خَرَجْتُ فَاِذَا الْمَطَرُ ھَاطِلٌ، میں نکلا تو اچانک موسلا دھار بارش ہونے لگی ۳۔ اِذَا کے بعد ما آجائے تو مازائدہ ہوتا ہے جیسے اِذَا ما۔

متیٰ کا معنیٰ اور حکم

سوال: متیٰ کا معنٰی اور حکم کیا ہے۔

جواب: اس کا معنٰی ہوتا ہے کس وقت اور کب، یہ زمانہ ماضی، اور مستقبل دونوں کے لیے آتا ہے چاہے استفہام[1] ہو یا شرط۔

استفہام کے وقت معنٰی ہو گا "کب" جیسے متٰی تُسَافِرْ تو کب سفر کرے گا۔

شرط کے وقت معنٰی ہو گا "جب" جیسے مَتٰی تَصُمْ اَصُمْ جس وقت تو روزہ رکھے گا اس وقت میں روزہ رکھوں گا۔

کیف کا معنیٰ اور حکم

سوال: کَیْفَ کا معنٰی اور حکم کیا ہے۔

جواب: اس کا معنٰی ہوتا ہے کیسے، کیا حال ہے۔ یہ کسی چیز کا حال دریافت کرنے کیلئے آتا

(۱) یعنی یہ کسی چیز کے زمانہ کے سوال کیلئے آتا ہے، جیسے متیٰ العطلۃ، یہ یہاں مرفوع محلا مبتدا ہے۔

ہے، جیسے کَیْفَ اَنْتَ ا۔ یہ ظرف ہے ۲۔ اور اسماء استفہام میں بھی استعمال ہوتا ہے۔

سوال: کَیْفَ ترکیب میں کیا واقع ہوتا ہے۔

جواب: اس کی کئی حیثیتیں ہیں ا۔ خبر جیسے کَیْفَ اَنْتَ میں کَیْفَ خبر ہے۔

۲۔ مفعول مطلق جیسے کَیْفَ نِمْتَ۔ ۳۔ حال جیسے کَیْفَ جِئْتَ۔

اَیّان کا معنیٰ اور حکم

سوال: اَیّان کا معنٰی اور حکم کیا ہے۔

جواب: اس کا معنٰی ہوتا ہے کب۔ ا۔ یہ وقت دریافت کرنے کیلئے آتا ہے، اور زمانہ استقبال کے ساتھ خاص ہوتا ہے۔ جیسے اَیّانَ یَوْمُ الدِّیْنِ معنٰی، جزا کا دن کس وقت ہے یہاں اَیّانَ ظرف زمان متعلق ہے خبر محذوف سے اور یَوْمُ الدِّیْنِ مبتدا ہے۔ ۲۔ یہ کبھی شرطیہ جازمہ بھی استعمال ہوتا ہے جیسے اَیّانَ تَعُدْ تَجِدْنِی۔

امس کا معنیٰ اور حکم

سوال: اَمْسِ کا معنٰی اور حکم بیان کریں۔

جواب: یہ ظرفیت کیلئے آتا ہے اور مفعول فیہ بنتا ہے بمعنٰی گذشتہ دن جیسے جَاءَ زَیْدٌ اَمْسِ، زید آیا گذشتہ کل۔

مذ، منذ کا معنیٰ اور حکم

سوال: مُذْ، مُنْذُ کا معنٰی اور حکم کیا ہے۔

جواب: اس کا معنٰی آتا ہے "فلاں زمانہ کے شروع سے" یہ کبھی اول مدت کیلئے اور کبھی جمیع مدت کیلئے آتے ہیں جیسے مَارَئَیْتُہٗ مُذْیَومَانِ، نہیں دیکھا میں نے اس کو دو دنوں سے اور مَارَئَیْتُہٗ مُذْیَوْمِ الْجُمْعَۃِ، نہیں دیکھا میں نے اس کو جمعہ کے دن سے۔

سوال: مذ، منذ ترکیب میں کیا واقع ہوتے ہیں۔

جواب: ان کی کئی حیثیتیں ہیں ۱۔ عموماً یہ مبنی ۲۔ مبتدا ۳۔ خبر ۴۔ ظرف واقع ہوتے ہیں ۵۔ یہ اگر اپنے بعد والے اسم کو جر دیں تو حرف جر ہوتے ہیں جیسے مَارَئَیْتُهٗ مُذْ شَهْرِنَا وَ مُنْذُ یَوْمِنَا۔ اگر جملہ سے پہلے آئیں تو ظرف زمان ہوتے ہیں اور بعد والے جملہ کی طرف مضاف ہوتے ہیں جیسے مَا اَكَلْتُ شَيْئًا مُنْذُ طَلَعَ الْفَجْرُ۔ اگر یہ اسم ہوں تو مبتدا ہونگے بمعنیٰ اول المدۃ جیسے مَارَئَیْتُهٗ مُذْیَوْمِ الْجُمُعَةِ یہاں مُذْ مبتدا اور یَوْمِ الْجُمُعَةِ خبر ہے، اور عند البعض برعکس، یا بمعنیٰ جمیع المدۃ جیسے مَارَئَیْتُهٗ مُذْیَومَانِ اس میں بھی مُذْ مبتدا۔ یَومَانِ خبر ہے۔

قط کا معنیٰ اور حکم

سوال: قَطّ کا معنیٰ اور حکم کیا ہے۔

جواب: یہ ظرف زمان ہوتا ہے اور ماضی منفی کی تاکید کے استغراق کیلئے آتا ہے اور مبنی علیٰ الضم ہوتا ہے۔ بمعنیٰ کبھی جیسے مَارَئَیْتُهٗ قَطُّ میں نے اس کو کبھی نہیں دیکھا۔

عوض کا معنیٰ اور حکم

سوال۔ عَوْضُ کا معنیٰ اور حکم کیا ہے۔

جواب: یہ ظرف زمان ہوتا ہے اور مستقبل منفی کے استغراق کے (تاکید) کیلئے آتا ہے، بمعنیٰ ہرگز۔ لیکن عَوْضُ اور قَطُّ میں شرط یہ ہے کہ ان میں پہلے نفی ہو اور یہ بھی مبنی علیٰ الضم ہوتا ہے۔ جیسے لَا اَضْرِبُهٗ عَوْضُ میں اسکو کبھی نہیں ماروں گا۔

قبل اور بعد کا معنیٰ اور حکم

سوال: قبلُ اور بعدُ کا معنیٰ اور حکم کیا ہے۔

جواب: قبلُ بمعنیٰ آگے، پہلے بعدُ بمعنیٰ پیچھے، بعد میں، یہ دونوں لازم الاضافت ہیں۔

سوال: قبلُ اور بعدُ کے مبنی ہونے کیلئے کتنے شرائط ہیں۔

جواب: تین شرائط ہیں ۱۔ مضاف ہوں ۲۔ مضاف الیہ محذوف ہو ۳۔ منوی یعنی مضاف الیہ نیت اور ارادہ میں باقی ہو جیسے لِلّٰهِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَ مِنْ بَعْدُ یعنی مِنْ قَبْلِ كُلِّ شَیْءٍ وَمِنْ بَعْدِ كُلِّ شَیْءٍ معنیٰ اللہ تعالیٰ کو ہی اختیار ہے ہر چیز سے پہلے اور ہر چیز کے بعد۔ اور اَنَا حَاضِرٌ مِنْ قَبْلُ یعنی مِنْ قَبْلِكَ۔

قبل وبعد کی صورتیں

سوال: کیا قبل اور بعد ہر حالت میں مبنی ہوتے ہیں۔

جواب: ان کی تین حالتیں ہوتی ہیں، ایک حالت میں مبنی اور دو حالتوں میں معرب ہوتے ہیں ۱۔ قبل اور بعد کا مضاف الیہ مذکور ہو تو معرب ہونگے جیسے قَبْلَ هٰذا، بَعْدَ هٰذا۔

۲۔ جب ان کا مضاف الیہ محذوف نسیًا مَنْسِیًّا ہو یعنی مضاف الیہ بلکل معدوم ہو تو بھی معرب ہونگے[1] جیسے رُبَّ بَعْدٍ كَانَ خَیْرٌ مِنْ قَبْلٍ کئی بعد والے پہلے والوں سے بہتر ہیں۔

۳۔ اگر ان کا مضاف الیہ محذوف منوی ہو تو مبنی علیٰ الضم ہوتے ہیں، جیسے اَمّا بَعْدُ دراصل بَعْدَ الْحَمْدِ وَالصَّلٰوةِ۔ اس لئے اَمّا بَعْدُ کی معنیٰ ہو گی، حمد وصلوٰۃ کے بعد۔

سوال: محذوف نسیًا مَنْسِیًّا اور محذوف معنوی میں کون سا فرق ہے۔

جواب: نسیًا مَنْسِیًّا جو نہ ذہن میں ہو، نہ کتاب اور کلام میں۔ محذوف معنوی وہ ہے جو ذہن میں ہو لیکن کتاب اور کلام میں نہ ہو۔

سوال: ظرف زمان ترکیب میں کیا واقع ہوتے ہیں۔

جواب: ان کی کئی حیثیتیں ہیں ۱۔ کبھی مفعول فیہ بنتے ہیں ۲۔ کبھی مفعول مطلق ۳۔ کبھی مفعول بہ ۴۔ کبھی مضاف الیہ ۵۔ کبھی مبتدا۔ ۶۔ کبھی خبر ۷۔ کبھی حال ۸۔ کبھی معرب

---

(۱) یعنی عوامل کے مطابق ان پر اعراب داخل ہو گا۔

۹۔ کبھی مبنی وغیرہ۔

ظرف مکان

سوال: ظروف مکان کونسے ہیں۔

جواب: مشہور ظروف مکان یہ ہیں۔ حیثُ، قُدَّامُ، خَلْفُ، تَحْتُ، فَوْقُ، عِنْدَ، اَیْنَ، اَنّٰی، لَدَیٰ، لَدُنْ۔

حیث کا معنیٰ اور حکم

سوال: حیث کا استعمال کیسے ہوتا ہے۔

جواب: یہ اکثر جملہ کی طرف مضاف ہو کر استعمال ہوتا ہے نیز یہ "جگہ، جس جگہ" کا معنیٰ دیتا ہے اور مبنی علیٰ الضم ہوتا ہے جیسے اِجْلِسْ حَیْثُ زیدٌ جَالِسٌ تو بیٹھ جہاں زید بیٹھنے والا ہے۔

قدام کا معنیٰ اور استعمال

سوال: قُدَّام کا معنیٰ اور استعمال کیسے ہوتا ہے۔

جواب: قُدَّام بمعنیٰ آگے کی جگہ جیسے قامَ النَّاسُ قُدَّامَ لوگ اس کے آگے کھڑے ہوئے۔

خلف تحت، فوق کا استعمال

سوال: خلف پیچھے، تحت نیچے، فوق اوپر، کا معنیٰ اور استعمال کیا ہے۔

جواب: ان اسماء ثلٰثہ کی بھی قبل اور بعد کی طرح تین حالتیں ہوتی ہیں۔

۱۔ خلف وغیرہ کا مضاف الیہ مذکور ہو تو معرب ہونگے جیسے الطِّفْلُ یَلْعَبُ تَحْتَ السَّمَاءِ وَفَوقَ الاَرْضِ۔

۲۔ ان کا مضاف الیہ محذوف نسیًا مَنْسِیًّا ہو تو بھی معرب جیسے اِحْمِلْ هٰذِهِ السُّلّٰتَ مِنْ تَحْتٍ وَمِنْ فَوْقٍ اور راشِدٌ یأکُلُ مِنْ قُدَّامٍ راشد کھا رہا ہے آگے سے۔

۳۔ البتہ یہ مضاف ہوں اور مضاف الیہ منوی ہو تو مبنی علیٰ الضم ہونگے جیسے الهواءُ جَارٍ مِنْ

اَمَامُ وَخَلْفُ وَتَحْتُ وَفَوْقُ ہوا آگے پیچھے اور اوپر نیچے سے چل رہی ہے۔

عند اور لدی، لدن میں فرق

سوال: عند اور لدیٰ، لدن کیسے استعمال ہوتے ہیں۔

جواب: یہ تینوں ظرف مکان کے لئے استعمال ہوتے ہیں جیسے اَلْمَالُ عِنْدَ زَیْدٍ ۱۔ فرق یہ ہے کہ عند میں شیء کا موجود ہونا شرط نہیں ہے اس لیئے جس شخص کے پاس مال موجود نہیں ہے بلکہ کسی دوسرے شہر یا دوسری جگہ میں موجود ہے، تو اس صورت میں عِنْدَ شَخْصٍ مَالٌ کہنا بھی صحیح ہے۔ لیکن لَدَیٰ شَخْصٍ مالٌ کہنا صحیح نہیں ہے۔

بخلاف لدیٰ (بمعنیٰ پاس) کے یہ اگرچہ عِنْدَ کے معنیٰ میں ہے لیکن اس میں شیء کا اپنے پاس موجود ہونا ضروری ہے۔ جیسے اَلْمَالُ لَدَیٰ زَیْدٍ یہ اس وقت کہا جائے گا جب زید کے پاس مال تکلم کے وقت موجود اور حاضر ہو۔ ۲۔ اسی طرح عند ضمیر اور غیر ضمیر دونوں کی طرف مضاف ہوتا ہے۔ جب کہ لدیٰ ضمیر کی طرف مضاف نہیں ہوتا۔

سوال: ظروف مکان ترکیب میں کیا واقع ہوتے ہیں۔

جواب: یہ مختلف طریقوں سے استعمال ہوتے ہیں یعنی معرب، مبنی، مضاف اور مفعول فیہ وغیرہ۔

سوال: مذکورہ ظروف کے علاوہ اور کونسے مشہور ظروف مکان ہیں۔

جواب: کچھ یہ ہیں ۱۔ حقًا ظروف مکان میں شمار ہوتا ہے ۲۔ دُونَ اور دُونَما، قبل کے معنیٰ میں ظرف مکان اور ظرف زمان میں شمار ہوتے ہیں، جیسے جَلَسْتُ دُونَ النَّافِذَةِ میں کھڑکی سے پہلے بیٹھ گیا ۳۔ اسی طرح هُنَا، هُنَاكَ، هُنَالِكَ یہ اسم اشارہ ہیں لیکن ان کے ذریعے مکان کی طرف اشارہ کیا جائے تو ظرف مکان ہونگے اور اگر زمان کی طرف اشارہ کیا

جائے تو ظرف زمان ہونگے۔ **(المنہاج)**

سوال: اسماء ظروف کی مبنی اصل سے کس چیز میں مشابہت ہے۔

جواب: ظروف میں تینوں قسم کی مشابہت پائی جاتی ہے۔ تضمنی، استعمالی اور وضعی اور قبل وبعد میں شبہ افتقاری ہے کہ یہ مضاف الیہ کے محتاج ہوتے ہیں۔

حیث میں بھی شبہ افتقاری ہے کہ جملہ کی طرف محتاج ہوتا ہے۔ قدّام، تحت، فوق، میں بھی شبہ افتقاری ہے کہ مضاف الیہ کی طرف محتاج ہوتے ہیں۔

اسماء کنایات

سوال: اسماء کنایات کسے کہتے ہیں۔

جواب: کنایات جمع ہے کنایہ کی اور کنایہ کی لغوی معنیٰ ہے پوشیدہ جس سے اپنے راز کو چھپایا جائے اور اصطلاح میں اس اسم کو کہتے ہیں جو عدد مبہم [1] یا کلام مبہم پر دلالت کرے [2]۔

سوال: اسماء کنایات کتنے قسم ہیں۔

جواب: دو ہیں ا۔ کنایہ حدیث ۲۔ کنایہ عدد۔

کنایہ حدیث

سوال: حدیث / کسی مبہم بات کے لیئے کون سے اسماء کنایات ہیں۔

جواب: دو ہیں کیتَ اور ذیتَ، یہ واو کے ساتھ استعمال ہوتے ہیں۔ جیسے سَمِعْتُ کَیْتَ وَکَیْتَ میں نے ایسا ایسا سنا۔ قُلْتُ ذَیْتَ وَذَیْتَ کہا میں نے ایسا ایسا۔

نوٹ: کیتَ اور ذیتَ میں چھ لغات ہیں۔ کیتَ ذیتَ۔ کَیْتِ ذَیْتِ۔ کَیْتُ ذَیْتُ۔ کَیَّتَ ذَیَّتَ۔ کَیَّتِ ذَیَّتِ۔ کَیَّتُ ذَیَّتُ۔

(۱) غیر واضح۔

(۲) یعنی جس کے ذریعہ کسی عدد اور بات کو چھپا کر بولا جائے۔ کسی متعین شئے پر صراحۃً دلالت نہ کرے۔

کنایہ عدد

سوال: کنایہ عدد کیلئے کتنے الفاظ ہیں۔

جواب: دو لفظ ہیں کم۔ کذا۔

سوال: کم کتنے قسم ہے۔

جواب: دو قسم ہے۔ ا۔ کم استفہامیہ ۲۔ خبریہ

کم استفهامیہ اور اس کا حکم

سوال: کم استفھامیہ کسے کہتے ہیں اور اس کی تمیز کا کیا حکم ہے۔

جواب: کم استفھامیہ اسے کہتے ہیں جس سے کسی عدد [1] کے بارے میں سوال کیا جائے اور اس کا حکم یہ ہے کہ اس کی تمیز مفرد منصوب ہوتی ہے، جیسے کَمْ رَجُلًا عِنْدَكَ تیرے پاس کتنے لوگ ہیں۔

کم خبریہ اور اس کی تمیز

سوال: کم خبریہ کسے کہتے ہیں اور اس کی تمیز کا کیا حکم ہے۔

جواب: اس کم کو کہتے ہیں جس سے کسی چیز کے عدد کی خبر دی جائے اور یہ تکثیر کے معنیٰ کا فائدہ دیتا ہے۔ اس کی تمیز کا حکم یہ ہے کہ اس کی دو صورتیں ہیں ا۔ مفرد مجرور جیسے کَمْ مَالٍ اَنْفَقْتُ کتنا ہی / بہت مال میں نے خرچ کیا ۲۔ جمع مجرور جیسے کَمْ رِجَالٍ عِنْدِی۔ لیکن دونوں صورتوں میں مطلب ایک ہی ہوتا ہے۔ کثرت بیان کرنا۔

کذا اور اس کا حکم

سوال: کذا کتنے قسم ہے۔

جواب: تین قسم ہے ا۔ جار مجرور جیسے کَذَا ۲۔ کنایہ از غیر عدد، اس وقت یہ مضاف الیہ بن

(۱) کسی انجان چیز۔

کر آتا ہے اور[1] اس کو تمیز کی ضرورت نہیں ہوتی جیسے جَلَسْتُ فِی مَکَانِ کَذَا۔ میں فلان جگہ بیٹھا اور اَتَذْکُرُ یَوْمًا کَذَا وَ کَذَا وَ فَعَلْتَ کَذَا وَ کَذَا (حدیث شریف)۔

۳۔ کنایہ از عدد، یہ صرف خبری ہوتا ہے اور لا محدود عدد سے کنایہ ہوتا ہے، اور اس کی[2] تمیز مفرد منصوب ہوتی ہے، جیسے قَبَضْتُ کَذَا وَ کَذَا دِرْھَمًا [3] میں نے اتنے اتنے درھم قبض کیئے اور عِنْدِی کَذَا وَ کَذَا دِرْھَمًا میرے پاس اتنے درھم ہیں۔

اسماء کنایات کی مبنی اصل سے مشابہت

سوال: اسماء کنایہ کی مبنی اصل سے کس چیز میں مشابھت ہے۔

جواب: یہ کَیْتَ ذَیْتَ جملہ کے قائم مقام ہونے کی وجہ سے مبنی ہیں، چونکہ جملہ باعتبار ذات مبنی ہے، اس لئے یہ بھی مبنی ہیں، اور کَمْ میں شبہ وضعی ہے اور حرف استفھام کو بھی متضمن ہے۔ کَذَا باعتبار اصل کے مبنی ہے، کیونکہ مرکب ہے، کاف اور ذا اسم اشارہ سے اور یہ دونوں مبنی ہیں۔

مرکب بنائی

سوال: مرکب بنائی کی تعریف اور اس کا حکم ذکر کریں۔

جواب: اس کی تفصیل مرکب غیر مفید کے بحث میں ہو چکی ہے جیسے اَحَدَ عَشَرَ دِرْھَمًا۔

سوال: مرکب بنائی کی مبنی اصل سے کس چیز میں مشابھت ہے۔

جواب: اس میں مشابھت تضمنی ہے۔

فصل۔ معرفہ ونکرہ

سوال: اسم عموم و خصوص کے اعتبار سے کتنے قسم ہے۔

---

(۱) پچھلی دونوں صورتوں میں۔

(۲) اور یہ کذا کبھی تکرار ہوتا ہے مع العطف اور بدون العطف۔

(۳) یہ درھما، کذا اول کی تمیز ہے اور دوسرا کذا تاکید ہے۔

جواب: دو قسم ہے، معرفہ اور نکرہ۔

سوال: معرفہ اور نکرہ کس کو کہتے ہیں۔

جواب: معرفہ وہ اسم ہے جو معین چیز کے لئے مقرر کیا گیا ہو، جیسے زید اور الکتاب، معنٰی (کوئی خاص) کتاب۔

اور نکرہ کا لغوی معنٰی ہے غیر معروف اور اصطلاحًا وہ اسم ہے جو کسی غیر معین چیز کے لئے مقرر کیا گیا ہو، جیسے رَجُلٌ وَ فرسٌ کوئی آدمی، کوئی گھوڑا۔

سوال: معرفہ اور نکرہ کا ترجمہ کیسے کیا جاتا ہے۔

جواب: نکرہ میں ترجمہ عام طور پر لفظ کوئی۔ کوئی ایک۔ چند اور کچھ سے کیا جاتا ہے، جیسے فرس معنٰی کوئی گھوڑا، رَجُلٌ معنٰی کوئی آدمی، اور معرفہ میں کوئی لفظ خاص یا مخصوص لگانے کی ضرورت نہیں ہوتی۔

سوال: اسم میں اصل نکارت ہے یا معرفۃ۔

جواب: اصل نکارت ہے، معرفہ ہونا فرع ہے کیونکہ نکرہ اپنی معنٰی پر بغیر قرینہ کے دلالت کرتا ہے، مگر معرفہ، قرینہ کا محتاج ہوتا ہے اور جو محتاج ہوتا ہے وہ فرع ہوتا ہے۔

سوال: معرفہ کتنے قسم ہے۔

جواب: سات قسم ہے۔

معاریف پنج اندنے بیش و کم
مضاف و مضمر و ذواللام مبھم است علم

۱۔ مضمرات۔ ۲۔ اَعلَام ۳۔ اَسماءِ اشارات ۴۔ اسماء موصولات (ان دو قسموں کو مبھمات بھی کہتے ہیں) ۵۔ معرفہ باللام جیسے الرجل ۶۔ معرفہ بالنداء جیسے یا غلامُ ۷۔ وہ اسم نکرہ جو معرفہ بالنداء کے علاوہ باقی پانچ قسموں کی طرف مضاف ہو جیسے غُلامُہٗ- غُلامُ زَیْدٍ -غُلامُ رَجُلٍ -

غلامُ ھٰذا-غُلامُ الَّذِی عِنْدِی، یہاں پہلے مثال میں نکرہ کی اضافت ہے ضمیر کی طرف، دوسرے میں علم کی طرف، تیسرے میں معرفہ باللام کی طرف[1]۔ چوتھے میں اسم اشارہ کی طرف اور پانچویں میں اسم موصولہ کی طرف۔

سوال: نکرہ مضاف الی المعرفہ کے کیا شرائط ہیں۔

جواب: مشہور شرائط یہ ہیں ا۔ اضافت معنوی ہو، لفظی نہ ہو۔ ۲۔ مضاف الیہ معرفہ ہو۔ ۳۔ مضاف غالی فی الابھام نہ ہو، خارج ہوا لفظ غَیْرُ اور مِثْلُ کہ یہ غالی فی الابھام ہیں۔ لہٰذا مندرجہ ذیل الفاظ اگر معرفہ کی طرف مضاف ہوں تب بھی نکرہ ہونگے جیسے نحو-نظیر- شِبہ- وحد-غیر-مِثل- لھٰذا غَیْرَ زَیْدٍ میں غیر کبھی معرفہ نہ ہوگا مگر یہ کہ زید کا غیر صرف ایک ہو یا وہ غیر مشہور ہو۔

سوال: معرفہ کے تمام اقسام معلوم ہیں لیکن علم سے کیا مراد ہے۔

جواب: علم سے مراد وہ اسم ہے جو کسی معین چیز کے لئے وضع کیا گیا ہو، اور اسی وضع سے کسی اور پر دلالت نہ کرے۔

سوال: علم کتنے قسم ہے۔

جواب: تین قسم ہے اس طرح کہ انسان تین چیزوں سے مشہور ہوتا ہے۔ ا۔ اسم (نام) جیسے زید و مکۃ۔ ۲۔ کنیہ یعنی جسکی شروعات اب یا ابن یا ام وغیرہ الفاظ سے ہو جیسے ابوبکر و ام کلثوم و ابن عمر۔ ۳۔ لقب جس سے مدح یا ذم کی طرف اشارہ ہو جیسے زین العابدین اور انف الناقہ (نکو، بھونڈی ناک والا) معلوم ہوا کہ معرفہ کے قسم عَلم میں نام، خطاب، لقب، کنیہ، عرفیت اور تخلص سب شامل ہیں۔

(۱) البتہ جو معرفہ ندا سے ہوا اس کی طرف نکرہ مضاف نہیں ہوتا اس لئے غلام یا رجل کہنا ناجائز ہے۔

تذکیر و تانیث

سوال: جنس کے باعتبار اسم کتنے قسم ہے۔

جواب: دو قسم ہے مذکر اور مؤنث۔

سوال: مذکر کس کو کہتے ہیں۔

جواب: اس اسم کو کہتے ہیں جس میں کوئی علامت تانیث لفظی یا تقدیری نہ ہو، جیسے رجلٌ وَ فرسٌ۔

سوال: مؤنث کسے کہتے ہیں۔

جواب: اس اسم کو کہتے ہیں جس میں کوئی علامت تانیث[1] موجود ہو جیسے أمرأةٌ، فاطمۃ، زینبُ۔

علامات تانیث

سوال: اسم کی علامات تانیث کتنی ہیں۔

جواب: چار ہیں ا۔ تاء لفظًا[2] جیسے طلحۃُ[3] یا حکمًا جیسے عقربُ۔

۲۔ تاء مُقدّرہ[4] جیسے اَرْضٌ جو اصل میں اُرَیْضَۃٌ تھا۔

۳۔ الف مقصورہ تانیثی جیسے حُبلٰی، حاملہ عورت۔

۴۔ الف ممدودہ تانیثی جیسے حَمْرَاءُ، سرخ عورت۔

(۱) لفظی یا معنوی۔

(۲) ظاہراً

(۳) اور حذیفۃ یہ ایک صحابی کا نام ہے، یہ مثال دیکر واضح کیا گیا کہ حقیقۃً مؤنث ہونا ضروری نہیں بلکہ آخر میں تاء کا آنا ہی کافی ہے۔

(۴) جو چھپی ہوئی ہو۔

مؤنث سماعی وقیاسی

سوال: علامت کے اعتبار سے مؤنث کتنے قسم ہے۔

جواب: دو قسم ہے، ا۔ مؤنث سماعی۔ ۲۔ مؤنث قیاسی۔ مؤنث سماعی وہ اسم ہے جس میں علامت تانیث مُقدّر ہو، جیسے عَقْرَبُ یا حکمًا ہو، جیسے ارضٌ، شمسٌ جو اصل میں اُرَیْضَۃٌ اور شُمَیْسَۃٌ تھے۔

سوال: ارض کی اصل اُرَیضۃٌ کس طرح معلوم ہوئی۔

جواب: تصغیر کی دلیل سے معلوم ہوا کہ اسکی اصل اُرَیْضَۃٌ ہے، کیونکہ تصغیر سے چیزوں کی اصلی حالت ظاہر ہوتی ہے، لِاَنَّ التَّصْغِیْرَ یَرُدُّالْاَشْیَاءَ اِلٰی اَصْلِھَا۔

سوال: مؤنث سماعی کتنے قسم ہے۔

جواب: دو قسم ہے ا۔ واجب التانیث جیسے نفسٌ، کلٌّ ۲۔ جائز التانیث جیسے اَلسَّمَاءُ اور قرآن مجید میں اِذَاالسَّمَاءُ انْشَقَّتْ اور السَّمَاءُ مُنْفَطِرٌۢ بِہٖ، دونوں طرح آیا ہے۔

تانیث لفظی اور معنوی میں فرق

سوال: تانیث لفظی اور معنوی میں کونسا فرق ہے۔

جواب: تانیث لفظی میں لفظ کا کوئی اعتبار نہیں بلکہ اس میں مصداق کا اعتبار کیا جاتا ہے یعنی مصداق مؤنث ہو تو فعل کو مؤنث ہی لانا ہو گا، مذکر لانا جائز نہ ہو گا، اگر مصداق مذکر ہو تو فعل بھی مذکر ہی لانا ہو گا، مؤنث لانا جائز نہ ہو گا اس لئے قامت طلحۃ و حمزۃ کہنا ناجائز ہو گا بلکہ قام طلحۃ و حمزۃ ہی کہنا جائز ہو گا۔ (مآربُ الطلبہ)

مؤنث قیاسی

سوال: مؤنث قیاسی کسے کہتے ہیں۔

جواب: اس اسم کو کہتے ہیں جس میں علامت تانیث حقیقۃً موجود ہو جیسے طلحۃ

مؤنث حقیقی

سوال: مؤنث باعتبار ذات کے کتنے قسم ہے۔

جواب: دو قسم ہے۔ ا۔ مؤنث حقیقی ۲۔ مؤنث لفظی۔

سوال: مؤنث حقیقی کسے کہتے ہیں۔

جواب: اس اسم کو کہتے ہیں جس کے مقابلہ میں حیوان مذکر[1] ہو، جیسے المرأۃ اس کے مقابلے میں رجلٌ ہے۔ اَتَان (گدھی) اسکے مقابلے میں حِمار ہے۔ ناقۃٌ اسکے مقابلہ میں جَمَلٌ ہے۔

مؤنث لفظی

سوال: مؤنث لفظی کسے کہتے ہیں۔

جواب: اس اسم کو کہتے ہیں جس کے مقابلہ میں حیوان مذکر نہ ہو، جیسے ظُلْمَۃٌ (تاریکی) اس کے مقابلہ میں نورٌ (روشنی) ہے، کیونکہ نورٌ مذکر تو ہے لیکن حیوان نہیں اور قُوّۃٌ بمعنٰی طاقت اس کے مقابلہ میں ضُعْفٌ ہے (بمعنٰی کمزوری) مذکر موجود ہے لیکن جاندار نہیں۔

سوال: کیا کچھ الفاظ بغیر علامت کے بھی مؤنث ہوتے ہیں۔

جواب: جی ہاں وہ اسماء جو اصل کے اعتبار سے مؤنث ہوں وہ مؤنث ہی ہیں جیسے اُمٌّ، عَرُوسٌ، ھِنْدٌ، مَرْیَمُ یا جو صفات عورتوں کے لیئے خاص ہوں جیسے حائض۔

سوال: کیا کچھ الفاظ مؤنث اور مذکر دونوں میں استعمال ہوتے ہیں۔

جواب: جی ہاں جیسے ا۔ بعض شہروں کے نام۔ لیکن شہروں اور ملکوں کے نام موضع کی تاویل میں مذکر اور بلدۃ کی تاویل میں مؤنث استعمال ہوتے ہیں ۲۔ حروف ہجاء میں سے

---

(۱) چاہے علامت تانیث ہو یا نہ ہو۔

بعض حروف اور اسم جمع۔ یہ تذکیر تانیث میں برابر ہوتے ہیں۔

مشہور مؤنث سماعی

سوال: مؤنث سماعی یہی ہیں یا کچھ اور بھی ہیں۔

جواب: جی ہاں کچھ اور بھی آتے ہیں ا۔ انسان کے مکرر اعضاء جو دو دو ہیں جیسے عَیْنٌ، آنکھ۔اُذُنٌ، کان۔یَدٌ، ہاتھ۔رِجْلٌ، پاؤں۔سِنٌّ، دانت اور اِصْبَعٌ، انگلی[1]۔ لیکن مِرْفَقٌ، خَدٌّ، حَاجِبٌ، صَدْغٌ اور اَللُّحیٰ یہ مذکر ہیں۔

۲۔اسماء جہنّم، دوزخ کے تمام نام جیسے جہنّم، سَعِیْرٌ، جَحِیْمٌ، سَقَرٌ وغیرہ۔

۳۔اسماء الخمر، شراب کے تمام نام جیسے خمر ۴۔اسماء الریح ہواؤں کے نام جیسے صَبا، قَبول، دَبور، حَرور، سَموم وغیرہ ۵۔اسماء الشمس ۶۔اسماء الحرب۔ ۷۔حیوانوں کے نام جیسے فرس، عَقرب، ثَعلب، اَرنب، اَفعیٰ، عَنکبوت ۸۔حروف التھجی مثلاً ا ب ت ث وغیرہ ۹۔حروف عاملہ جیسے مِنْ ، الیٰ ۱۰۔ملکوں، شہروں ۱۱۔قبیلوں ۱۲۔جماعتوں کے خاص نام جیسے مصر، الھند، الشام، دھلی، لکھنؤ، قریش وغیرہ۔

۱۳۔صنعت اور کاریگری سے بنائی ہوئی چیزیں جیسے دارٌ، دلوٌ، قوسٌ، دِرعٌ، سرابیلُ وغیرہ۔

مفرد، تثنیہ، جمع

سوال: تعدد کے اعتبار سے اسم کتنے قسم ہے۔

جواب: تین قسم ہے مفرد، تثنیہ، جمع

سوال: مفرد کس کو کہتے ہیں۔

(۱) البتہ جسم کے اعضاء سے جو ایک ایک ہیں جیسے رَأْسٌ، سر، اَنْفٌ، ناک وغیرہ وہ عموماً مذکر ہوتے ہیں۔

جواب: مفرد[1] اس اسم کو کہتے ہیں جو ایک چیز پر دلالت کرے، جیسے رَجُلٌ، ایک آدمی۔

واحد حقیقی، صُوری اور معنوی میں فرق

سوال: واحد حقیقی، صُوری، اور معنوی میں کون سا فرق ہے۔

جواب: واحد حقیقی وہ ہے جو لفظًا و معنًی واحد ہو جیسے رَجُلٌ اس کی جمع ہے رِجَالٌ اور واحد صوری وہ ہے جو لفظًا واحد ہو، نہ معنًی جیسے قومٌ اور واحد معنوی وہ ہے جو صرف معنًی واحد ہو لفظًا واحد نہ ہو۔ جیسے عشرون یہ لفظًا جمع ہے کیوں کہ اس میں جمع کی علامت واو اور نون موجود ہے۔

تثنیہ اور اس کی علامت

سوال: تثنیہ کسے کہتے ہیں اور اس کی کیا علامت ہے۔

جواب: اس اسم کو کہتے ہیں جو دو چیزوں پر دلالت کرے اور اس کا مفرد بھی ہو اس کو تثنیہ حقیقی بھی کہتے ہیں، اور اس کی علامت یہ ہے کہ واحد کے آخر میں الف ما قبل مفتوح یا یاء ما قبل مفتوح اور نون مکسور بڑھایا جائے جیسے رَجُلَانِ، رَجُلَیْنِ۔

ملحق بالتثنیہ معنی

سوال: جس اسم میں صرف تثنیہ کی معنٰی ہو اس کو کیا کہیں گے۔

جواب: جس میں تثنیہ کی معنٰی ہو، لیکن علامت نہ ہو اس کو ملحق بالتثنیہ معنًی اور تثنیہ معنوی کہتے ہیں، اس کا حکم بھی تثنیہ حقیقی جیسا ہے جیسے کِلَا، کِلْتَا ان کی معنٰی ہے دو، دو، نہ انکا مفرد ہے نہ ہی ان میں علامت تثنیہ ہے۔

ملحق بالتثنیہ لفظًا

سوال: جس اسم میں علامت تثنیہ کی ہو مگر اس کا مفرد نہ ہو اسکو کیا کہیں گے۔

(۱) مفرد کو واحد بھی کہتے ہیں۔

جواب: جس میں تثنیہ کی علامت اور معنیٰ ہو لیکن اس کا مفرد نہ ہو اس کو ملحق بالتثنیہ لفظًا اور تثنیہ صوری بھی کہا جاتا ہے جیسے اِثْنَانِ، اِثْنَیْنِ معنیٰ دو، دو۔

جمع اور اس کی علامت

سوال: جمع کسے کہتے ہیں اور اس کی علامت کیا ہے۔

جواب: اس اسم کو کہتے ہیں جو دو سے زیادہ چیزوں پر دلالت کرے، اس کو جمع حقیقی کہتے ہیں اور اس کی علامت یہ ہے کہ اس کے واحد میں کوئی تغیر کیا گیا ہو، تغیر لفظًا ہو جیسے رِجَالٌ یا تقدیرًا ہو جیسے فُلُکٌ، کشتیاں اس کا واحد بھی فُلْکٌ (ایک کشتی) ہے بروزن قُفْلٌ ایک تالا، اور جمع بھی فُلُکٌ ہے بروزن اُسُدٌ کئی شیر۔

سوال: تغیر تقدیری کسے کہتے ہیں۔

جواب: اس تغیر کو کہتے ہیں کہ واحد و جمع پڑھنے و لکھنے میں ایک جیسے ہوں فرق صرف اعتباری ہو جیسے فُلْکٌ بمعنیٰ کشتی یہ واحد و جمع کے لیے فُلْکٌ ہی آتا ہے، لیکن فُلْکٌ واحد کو قُفْلٌ کے وزن پر اور فُلُکٌ جمع کو اُسُدٌ کے وزن پر مانا جاتا ہے۔

ملحق بالجمع لفظًا

سوال: جس اسم میں جمع کی علامت ہو، مفرد نہ ہو تو اس کو کیا کہا جائے گا۔

جواب: اس کو ملحق بالجمع لفظًا اور جمع صوری بھی کہا جاتا ہے۔ جیسے عِشْرُوْنَ وغیرہ اس کا واحد ہی نہیں۔

ملحق بالجمع معنًی

سوال: جس اسم میں جمع والی معنیٰ ہو لیکن جمع کی صورت نہ ہو اس کو کیا کہیں گے۔

جواب: اس کو ملحق بالجمع معنیً اور جمع معنوی بھی کہا جاتا ہے، جیسے اُولُو جمع ذُو، اُولُو مالٍ، مالدار لوگ۔

سوال: جمع کیلئے واحد میں تغیر اور تبدیلی کس طرح کیا جاتا ہے اور وہ کتنے قسم ہے۔

جواب: تغیر عام ہے ۱۔ یا مفرد میں زیادتی کی گئی ہو جیسے صِنوانٌ جمع صِنوٌ۔ ۲۔ یا مفرد میں کمی کی گئی ہو جیسے غنمٌ جمع غنمةٌ۔ ۳۔ یا مفرد میں حقیقۃ کوئی کمی زیادتی نہ کی گئی ہو جیسے اُسُدٌ[1] جمع اَسَدٌ۔ ۴۔ یا مفرد کی صورت میں تغیر کیا جائے کہ جمع میں حرف بڑھائے جائیں جیسے رِجَالٌ جمع رجلٌ۔ ۵۔ یا مفرد کی صورت میں نُقص کیا جائے جیسے رُسُلٌ جمع رَسُولٌ۔ ۶۔ یا مفرد میں کمی بیشی اور صورت میں بھی تبدیلی کی گئی ہو جیسے غِلْمَانٌ جمع غلامٌ۔

جمع مکسر اور اس کی علامت

سوال: جمع باعتبار لفظ کے کتنے قسم ہے۔

جواب: دو قسم ہے ۱۔ جمع مکسر ۲۔ جمع سالم

سوال: جمع مکسر کسے کہتے ہیں۔

جواب: اس جمع کو کہتے ہیں جس میں واحد کا لفظ سلامت نہ ہو، بلکہ جمع میں آکر ٹوٹ جائے جیسے رِجَالٌ جمع رَجُلٌ اور اس کو جمع تکسیر بھی کہتے ہیں۔

سوال: ثلاثی اور رباعی میں جمع مکسر کا تعلق سماع سے ہے یا قیاس سے۔

جواب: ثلاثی میں تو اس کا تعلق سماع [2] سے ہے، قیاس اور قانون کی اس میں کوئی گنجائش نہیں ہے، البتہ رباعی اور خماسی میں قیاس کا دخل ہے، اس طرح کہ ان میں جمع تکسیر فَعَالِلُ[3] کے وزن پر آتا ہے جیسے جَعْفَرٌ سے جَعَافِرُ اور جَحْمَرِشٌ سے جَحَامِرُ۔

---

(۱) اس کا مفرد قُفْلٌ کے وزن پر ہو گا، اور جمع فلک کے وزن پر ہو گا۔

(۲) یعنی عربوں سے سماع پر موقوف ہے۔

(۳) یعنی جمع منتہی الجموع کے وزن پر۔

جمع سالم اوراس کی علامت

سوال: جمع سالم کس کو کہتے ہیں۔

جواب: اس جمع کو کہتے ہیں جس میں واحد کا وزن باقی اور سلامت ہو، جیسے مسلمونَ جمع مسلمٌ، اس کو جمع تصحیح بھی کہتے ہیں۔

جمع مذکر سالم اوراس کی علامت

سوال: جمع سالم کتنے قسم ہے۔

جواب: دو قسم ہے ا۔ جمع مذکر سالم۔ ۲۔ جمع مؤنث سالم۔

سوال: جمع مذکر سالم کس کو کہتے ہیں اور اس کی کونسی علامت ہے۔

جواب: اس جمع کو کہتے ہیں جس میں واحد کے الفاظ بعینہ موجود ہوں اور اس کے آخر میں واو ما قبل مضموم یا یائ ما قبل مکسور اور نون مفتوح ہو جیسے مسلمونَ، مسلمینَ اور یہ جمع صرف مردوں کے نام اور ان کی صفات کیلئے آتی ہے۔

جمع مؤنث سالم اوراس کی علامت

سوال: جمع مؤنث سالم کس کو کہتے ہیں اور اس کی کونسی علامت ہے۔

جواب: اس جمع کو کہتے ہیں جس میں واحد کے بعینہ الفاظ موجود ہوں اور اس کے آخر میں الف اور تاء مبسوط ہو، اور یہ جمع عاقل وغیر عاقل سب کیلئے آتی ہے جیسے ضارِباتٌ، مسلماتٌ، صافِناتٌ۔

جمع قلت اوراس کے اوزان

سوال: جمع، معنٰی کے اعتبار سے کتنے قسم ہے۔

جواب: دو قسم ہے ا۔ جمع قلت ۲۔ جمع کثرت

سوال: جمع قلت کسے کہتے ہیں اور اس کے وزن کون سے ہیں۔

جواب: اس جمع کو کہتے ہیں جو دس سے کم عدد پر بولا جائے[1] اور اس کے چار وزن آتے ہیں۔ شعر۔

جمع قلت راچہا راست ابنیہ

افعُل افعَال فِعلة اَفعِلَة

ا۔ افعُلٌ جیسے اَکلُبٌ، کَلبٌ کی جمع ہے معنٰی کتا ۲۔ اَفعالٌ جیسے اَقوالٌ، قولٌ کی جمع، معنٰی سخن، بات ۳۔ فِعْلَةٌ جیسے غِلْمَۃٌ۔ غُلَامٌ کی جمع، معنٰی غلام، خادم ۴۔ اَفعِلَۃٌ جیسے اَرْغِفَۃٌ، رَغِیْفٌ کی جمع، معنٰی روٹی ۵۔ جمع مذکر سالم ۵۔ جمع مؤنث سالم کے وزن بغیر الف لام کے دونوں جمع قلت میں داخل ہیں جیسے عالمونَ عالماتٌ۔ مثلاً اگر کوئی شخص یوں کہے عِنْدِی اَکلُبٌ، میرے پاس کتے ہیں۔ تو مطلب یہ ہوگا کہ اس کے پاس دس سے کم، تین سے زائد کتے ہیں۔

جمع کثرت اوراس کے اوزان

سوال: جمع کثرت کسے کہتے ہیں اور اس کے وزن کونسے ہیں۔

جواب: اس جمع کو کہتے ہیں جو دس[2] سے زیادہ عدد پر بولا جائے، اور اس کے اوزان بہت ہیں، مشہور یہ ہیں۔ ا۔ فِعالٌ جیسے عِبادٌ ۲۔ فُعَلاءُ جیسے عُلَماءُ ۳۔ اَفْعِلاءُ جیسے اَنْبِیَاءُ ۴۔ فُعَّالٌ جیسے خُدّامٌ ۵۔ فَعْلٰی جیسے مَرْضٰی ۶۔ فَعَلَۃٌ جیسے طَلَبَۃٌ ۷۔ فُعُلٌ جیسے رُسُلٌ ۸۔ فُعُولٌ جیسے نُجُومٌ ۹۔ فِعَلٌ جیسے فِرَقٌ ۱۰۔ فِعْلَانٌ جیسے غِلْمَانٌ ۱۱۔ جمع مذکر سالم ۱۲۔ جمع مؤنث سالم الف لام کے ساتھ جیسے المسلمونَ، المسلماتُ۔

(۱) یعنی تین سے لیکر نو تک بولا جائے۔

(۲) یعنی جو نو سے لیکر مالا نھایۃ پر دلالت کرے۔

سوال: کیا جمع قلت اور جمع کثرت کے اوزان ایک دوسرے کی جگہ پر استعمال ہوتے ہیں۔

جواب: جی ہاں مجازًا ایک دوسرے کی جگہ پر استعمال ہوتے ہیں جیسے ثَلٰثَۃَ قُرُوءٍ (تین حیض) میں قروء جمع کثرت کا وزن ہے لیکن جمع قلت میں استعمال ہوا ہے۔

جمع من غیر لفظه

سوال: کیا ہمیشہ جمع اپنے واحد کے الفاظ سے آتا ہے۔

جواب: اکثر ایسا ہوتا ہے لیکن خلاف قیاس بعض جمع، واحد کے علاوہ دوسرے الفاظ سے بھی آتے ہیں، جیسے أِمرءۃ جمع نساء- ذُو جمع أُولو، اس کو جمع من غیر لفظہٖ کہتے ہیں۔

اسم جمع

سوال: جو لفظ مفرد، جمع کی معنٰی دیتا ہو تو اسکو کیا کہتے ہیں۔

جواب: اس کو اسم جمع کہتے ہیں جیسے قومٌ، رَھْطٌ۔

جمع اقصیٰ

سوال: واحد کی جمع تو آتی ہے، کیا جمع کی بھی جمع آتی ہے۔

جواب: جی ہاں، جمع کی بھی جمع آتی ہے، اس کو جمع اقصیٰ اور منتھی الجموع کہتے ہیں، یعنی جس جمع کی دوبارہ جمع نہ آتی ہو جیسے شیخٌ سے مشایِخُ اور مشایِخُ کی جمع آتی ہے مشایِخِینَ، اور کَلبٌ سے اَکلُبٌ، اور اَکلُبٌ کی جمع ہے اکالیب، اب مشایِخینَ اور اَکَالِیْب جمع الجمع ہیں۔

نیز جمع اقصیٰ کے تمام اوزان جمع کثرت میں شامل ہوتے ہیں۔

جمع اور اسم جمع میں فرق

سوال: جمع اور اسم جمع میں کونسا فرق ہے۔

جواب: ا۔ جمع وہ ہے جو دو سے زیادہ چیزوں پر دلالت کرے، اور اس کا واحد بھی ہو، اور

اسم جمع وہ ہے جس کا نہ واحد ہو، نہ صورت جمع کی ہو۔ جیسے **قوم**، رھط، اٰل ۲۔ اور واضح رہے کہ اسم جمع، خلاف قیاس ہوتا ہے اور جمع حقیقی قیاس کے مواقف ہوتا ہے۔

جمع خلاف قیاس

سوال: کیا جمع کے صرف یہی ضابطے ہیں۔

جواب: جی ہاں، بعض الفاظ کا جمع خلاف قیاس بھی آتا ہے، جیسے امٌّ سے امَّھاتٌ، فَمٌ سے اَفواہ، ماءٌ سے مِیاہٌ، انسانٌ سے اُناسٌ، شاۃٌ سے شِیاہٌ۔

منصرف

سوال: اسم معرب کتنے قسم ہے۔

جواب: دو قسم ہے، منصرف اور غیر منصرف۔

سوال: منصرف کسے کہتے ہیں۔

جواب: منصرف کی لغوی معنٰی ہے پھرنے والا[1] اصطلاح میں اس اسم معرب کو کہتے ہیں جس میں منع صرف کے نو اسباب میں سے دو سبب یا ایک ایسا سبب نہ پایا جائے جو دو سببوں کے قائم مقام ہو جیسے زید۔

سوال: اسم میں اصل انصراف ہے یا عدم انصراف۔

جواب: اسم میں اصل انصراف (پھرنا) ہے کیوں کہ اس پر تنوین پھرتی رہتی ہے۔

غیر منصرف

سوال: غیر منصرف کس کو کہتے ہیں۔

جواب: غیر منصرف کی لغوی معنٰی ہے نہ پھرنے والا، اور اصطلاح میں اس اسم معرب کو کہتے ہیں جس میں منع صرف کے نو اسباب میں سے دو سبب یا ایک ایسا سبب پایا جائے جو دو

---

(۱) یہ الصرف سے ماخوذ ہے۔

سببوں کے قائم مقام ہو جیسے احمد[1]۔

سوال: کونسے اسباب دو سببوں کے قائم مقام ہوتے ہیں۔

جواب: وہ تین ہیں ۱۔ الف مقصورہ تانیثی جیسے حُبْلیٰ ۲۔ الف ممدودہ تانیثی جیسے حَمْرَاءُ ۳۔ جمع منتہی الجموع جیسے مَصَابِیْحُ۔

منصرف وغیر منصرف کا حکم

سوال: منصرف اور غیر منصرف کا حکم کیا ہے۔

جواب: منصرف پر تنوین اور تینوں حرکتیں آتی ہیں اور غیر منصرف پر تنوین اور تینوں حرکتیں نہیں آتیں۔

سوال: غیر منصرف پر تنوین اور کسرہ کیوں نہیں داخل ہوتا۔

جواب: کیونکہ وہ فعل کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے جس طرح فعل زمانہ اور فاعل کا محتاج ہوتا ہے، اسی طرح غیر منصرف بھی دو چیزوں (منع صرف کے دو سببوں) کا محتاج ہوتا ہے پھر جس طرح فعل پر تنوین اور کسرہ داخل نہیں ہوتا اسی طرح غیر منصرف پر بھی فعل کی مشابہت کی وجہ سے تنوین اور کسرہ داخل نہیں ہوتا۔

منع صرف

سوال: منع صرف کس کو کہتے ہیں۔

جواب: ایسے سبب یا علت کو کہتے ہیں جس کی وجہ سے اسم کے آخر میں تنوین اور کسرہ نہ آسکے۔

اسباب منع صرف

سوال: منع صرف کے جو اسباب اسم کو منصرف ہونے سے روکتے ہیں وہ کونسے ہیں۔

(۱) اس میں ایک سبب علم اور دوسرا وزن فعل ہے۔

جواب: وہ نو اسباب ہیں ۱۔ عدل ۲۔ وصف ۳۔ تانیث ۴۔ معرفہ ۵۔ عجمہ ۶۔ جمع ۷۔ ترکیب ۶۔ وزن فعل ۹۔ الف نون زائدہ۔

عدل

سوال: عدل کس کو کہتے ہیں۔

جواب: اس کا لغوی معنیٰ ہے آگے بڑھ جانا اور اصطلاح میں اس اسم کو کہتے ہیں جو اپنی اصلی صورت چھوڑ کر دوسری صورت اختیار کرے، بغیر کسی قانون صرفی کے جیسے عُمَرُ دراصل عَامِرٌ[1] جس پہلی صورت کو چھوڑا اسے معدول عنہ اور جس دوسری صورت کو اختیار کیا ہے اسے معدول کہتے ہیں۔

سوال: عدل، غیر منصرف کا سبب کب بنتا ہے۔

جواب: ۱۔ جب اس کے ساتھ علم جمع ہو، جیسے زُفَرُ، عُمَرُ اس میں ایک سبب علم ہے دوسرا سبب عدل ہے کہ اس کو معدول مان لیا گیا ہے عامرٌ سے ۲۔ یا وصف جمع ہو جیسے رُبَاعُ، مُخَمَّسُ، مُرَبَّعُ۔ ثُلاثُ، مَثْلَثُ ہر ایک کا معنیٰ ہے تین تین، یہ اصل میں تھے ثَلَاثَةٌ ثَلَاثَةٌ۔

نوٹ: زیادہ تر فُعَلُ کے وزن پر آنے والے سماعی اعلام ہوتے ہیں جیسے زُفَرُ، مُضَرُ، زُحَلُ، جُمَحُ، قُزَحُ، عُصَمُ، زُمَرُ، هُبَلُ وغیرہ۔

وصف

سوال: وصف کس کو کہتے ہیں۔

جواب: وصف کا لغوی معنیٰ ہے بیان کرنا، تعریف کرنا اور اصطلاح میں اس اسم کو کہتے

(۱) اس میں ایک سبب عدل، دوسرا علم ہے۔

ہیں جو ایسی ذات مبہم پر دلالت کرے جس میں صفت کا لحاظ کیا گیا ہو جیسے احمر، سرخ رنگ والی چیز، (مرد)۔اس میں ایک سبب وصف، دوسرا وزن فعل ہے۔

نوٹ: اور وصف عام ہے اَفْعَلُ کے وزن پر ہو جیسے احمر یافَعْلَانُ کے وزن پر ہو اور اس کا مؤنث ہی نہ ہو جیسے رَحْمَانُ یا اس کے آخر میں ۃ کا آنا مشہور نہ ہو۔ جیسے عطشان وسکران کہ ان کا مؤنث عطشیٰ وسکریٰ آتا ہے۔

سوال: وصف غیر منصرف کا سبب کب بنتا ہے۔

جواب: اس کے ساتھ ۱۔عدل ۲۔یاالف نون زائدہ ۳۔یا وزن فعل جمع ہو جیسے اُخَرُ، جُوعَانُ، اَبْیَضُ۔

سوال: غیر منصرف میں وصف اصلی معتبر ہوتی ہے یا عارضی۔

جواب: اس میں وصف اصلی معتبر ہے جیسے اسود (سیاہ سانپ) ارقم (چت کبڑا سانپ) وصف عارضی ہو گی تو منصرف ہی رہے گا جیسے مَرَرْتُ بِنِسْوَةٍ اَرْبَعٍ یہاں اَرْبَعٍ میں وصف کا معنیٰ عارضی ہے۔ کیوں کہ یہ اصل میں چار عدد کے لیئے وضع کیا گیا ہے۔

تانیث

سوال: تانیث کسے کہتے ہیں۔

جواب: تانیث معنیٰ اسم کا مؤنث ہونا، پھر تانیث عام ہے لفظی ہو جیسے طلحۃ یا معنوی ہو جیسے زینب۔

سوال: تانیث غیر منصرف کا سبب کب بنتی ہے۔

جواب: تانیث کی کئی قسمیں ہیں

۱۔ تانیث بالتاء، یہ غیر منصرف کا سبب تب بنے گی جب اس کے ساتھ علم جمع ہو، جیسے مکّۃ،

فاطمۃ، عائشۃ ۲۔ تانیث بالف المقصورۃ والممدودۃ یہ خود سبب قوی ہے بغیر کسی دوسرے سبب ملنے کے غیر منصرف ہوتا ہے، جیسے حُبلیٰ، حاملہ عورت، ذِکریٰ، مَرضیٰ، سُکاریٰ، صَحْراء، عَاشُوراء، نُفَسَاء ۳۔ تانیث معنوی، اس میں شرط ہے۔

۱۔ کہ وہ تین حروف سے زائد ہو جیسے زینب ۲۔ یا اس کا درمیانی حرف متحرک ہو جیسے سَقَرُ (دوزخ کا ایک طبقہ) لیکن وہ سہ حرفی ہے تو شرط ہے کہ عجمہ ہو جیسے ماہ وجُورَ یہ دو شہروں کے نام ہیں۔ لیکن تانیث معنوی کے ساتھ جب علم ہو اور ثلاثی ساکن الاوسط ہو تو دونوں صورتیں (غیر منصرف اور منصرف) جائز ہیں، جیسے ھِندٌ وَھِندُ، دُعْدٌ وَدُعْدُ۔

معرفہ

سوال: معرفہ سے کیا مراد ہے۔

جواب: معرفہ کی لغوی معنیٰ ہے پہچاننا اور اسکے کئی اقسام ہیں، لیکن یہاں مراد ہے علم [1] چاہے مذکر کا ہو یا مؤنث کا جیسے ابراھیمُ، اسماعیلُ، زینبُ۔

سوال: معرفہ (یعنی علم) غیر منصرف کا سبب کب بنتا ہے۔

جواب: جب اس کے ساتھ چند چیزوں میں سے کوئی ایک جمع ہو۔ ۱۔ تانیث ۲۔ یاترکیب ۳۔ یا عجمہ ۴۔ یا عدل ۵۔ یاالف نون زائدہ ۶۔ یا وزن فعل جیسے ۱۔طلحۃ ۲۔معدیکرب ۳۔ابراھیم ۴۔عمر ۵۔عثمان ۶۔احمد وغیرہ۔

عجمہ

سوال: عجمہ کسے کہتے ہیں۔

(۱) چاہے علم، شخص خاص کا ہو یا مکان خاص کا ہو۔

جواب: اس کی لغوی معنیٰ ہے گُکْنَت کُند[1] زبان ہونا۔ اور اصطلاح میں اس اسم کو کہتے ہیں جس کو غیر عرب نے وضع کیا ہو جیسے ابراھیم۔ اس میں ایک سبب عجمہ، دوسرا علم ہے۔

سوال: عجمہ، غیر منصرف کا سبب کب بنتا ہے۔

جواب: ا۔ جب یہ علم کے ساتھ جمع ہو یعنی عجمی زبان میں علم ہو ۲۔ اور غیر ثلاثی ہو ۳۔ یا سہ حرفی ہے تو ثلاثی متحرک الاوسط ہو۔ جیسے ابراھیم، اسماعیل، یعقوب- شَتَرُ، نام قلعہ۔

انبیاء کے منصرف وغیر منصرف نام

سوال: کونسے انبیاء کرام کے نام منصرف اور کونسے غیر منصرف ہیں۔

جواب: اس شعر سے معلوم ہوتا ہے کہ آٹھ انبیاء علیہم السلام کے نام منصرف ہیں، باقی غیر منصرف ہیں۔

گرہمی خواہی کہ دانی نام ہر پیغمبرے
تاکدام ست اے برادر نزد نحوی منصرف
صالح وہود و محمد باشعیب و نوح و لوط
منصرف دان و دگر باقی ہمہ لاینصرف
ہم عزیرو شیث داں باقی ہمہ لا ینصرف

یعنی: نوح، لوط، شیث، ھود علیھم السلام عجمی اور منصرف ہیں، اور صالحؑ، ھودؑ، محمدؐ، شعیبؑ عربی منصرف ہیں۔ باقی تمام عجمی غیر منصرف ہیں اس لیئے کہ یہ عرب سے پہلے ہوئے ہیں۔

ملائکہ کے منصرف وغیر منصرف نام

(۲) یعنی عربی زبان کا لفظ نہ ہو۔

سوال: ملائکہ کے نام منصرف ہیں یا غیر منصرف۔

جواب: ملائکہ میں چار ناموں کے علاوہ سب عجمی غیر منصرف ہیں اور چار عربی ہیں، جن میں سے رضوان، عربی غیر منصرف اور مُنْکَر نَکِیْر، مَالِك یہ عربی منصرف ہیں۔

اسلامی مھینوں کے منصرف وغیر منصرف نام

سوال: اسلامی مھینوں کے نام منصرف ہیں یا غیر منصرف۔

جواب: ان میں چھ منصرف اور چھ غیر منصرف ہیں، غیر منصرف یہ ہیں۔

صفر، جُمَادَی الاولیٰ- جُمَادَی الاٰخر، رجَب- شعبان- رمضان، باقی چھ منصرف ہیں۔

جمع

سوال: جمع سے کیا مراد ہے۔

جواب: یہاں جمع سے مراد ہے جمع منتھی الجموع (جمعوں کی انتھا) اور اس میں علم شرط ہے جس کے مشہور اوزان یہ ہیں- مَفَاعِلُ- مَفَاعِیلُ- فَعَالِلُ- فَعَالِیلُ۔

سوال: جمع منتھی الجموع، غیر منصرف کا سبب کب بنتا ہے۔

جواب: یہ خود سبب قوی ہے بغیر کسی دوسرے سبب کے ملنے سے غیر منصرف کا سبب بنتا ہے، بشرطیکہ اس کے آخر میں ایسی تاء نہ ہو جو وقف میں ہ ہو جاتی ہے۔ جیسے مَساجدُ، عساکِرُ، مصابیحُ- خارج ہوئے صَیاقِلَة- فرازنةٌ جمع فِرزانٌ (شطرنج جو وزیر ہوتا ہے)۔

ترکیب

سوال: ترکیب سے کیا مراد ہے۔

جواب: اس سے یہاں مراد ہے مرکب منع صرف / مرکب مزجی جیسے معدیکربَ[1] نام مرد، بعلبكَ، حضرموتَ۔

(۱) یہاں ایک سبب ترکیب، دوسرا علم ہے۔

سوال: مرکب منع صرف، غیر منصرف کا سبب کب بنتا ہے۔

جواب: جب اس کے ساتھ علم جمع ہو بغیر وَیْہِ والا جیسے بُخْتَنَصَرَ۔

وزن فعل

سوال: وزن فعل سے کیا مراد ہے۔

جواب: اس سے مراد یہ ہے کہ ا۔ کوئی اسم، فعل کے وزن پر ہو[1] جیسے شَمَّرَ[2] یہ گھوڑے کا نام ہے۔ ۲۔ یا ابتدا میں حرف اتین ہو جیسے احمدُ۔

سوال: اگر کوئی وزن، اسم و فعل میں مشترک ہو تو اس کا کیا حکم ہے۔

جواب: اس کے غیر منصرف ہونے کے لیے ضروری ہے کہ شروع میں حرف اتین میں سے کوئی حرف ہو اور یہ وزن آخر میں تاء کو قبول نہ کرے جیسے احمدُ مرد کا نام، تَغْلِبُ، قبیلہ کا نام یَشْکُر، قبیلہ کا نام۔

سوال: وزن فعل، غیر منصرف کا سبب کب بنتا ہے۔

جواب: ا۔ جب اس کے ساتھ علم جمع ہو جیسے یزیدُ، یَشْکُرُ ۲۔ یا ایسی وصف جمع ہو جس کے مؤنث میں تاء نہ آتی ہو جیسے اَحْمَرُ، اَبْیَضُ، اَسْوَدُ، اَعْرَجُ۔ خارج ہوا یَعْمَلُ یہ منصرف ہے کیونکہ یہ تاء کو قبول کرتا ہے، کہاجاتا ہے نَاقَۃٌ یَعْمَلَۃٌ اونٹنی جو چلنے میں قوی ہو۔

وزن کی قسمیں

سوال: وزن کتنے قسم ہے۔

---

(۱) یعنی وہ وزن خاص اسم میں نہ پایا جاتا ہو مگر فعل سے اسم کی طرف نقل کرکے استعمال ہو یعنی فعل کے لئے مخصوص یا راجح اوزان میں سے کوئی وزن ہو جیسے تُبُشِّرُ۔ پرندہ کا نام ہے۔

(۲) یہ تشمیر سے مشق ہے معنٰی دامن اوپر اٹھانا، پھر نقل کرکے ایک گھوڑے کا نام رکھا گیا۔

جواب: دس قسم ہے ا۔ ثلاثی مجرد معلوم ۲۔ ثلاثی مجرد مجہول ۳۔ ثلاثی مزید معلوم ۴۔ ثلاثی مزید مجہول ۵۔ رباعی مجرد معلوم ۶۔ رباعی مجرد مجہول ۷۔ رباعی مزید معلوم ۸۔ رباعی مزید مجہول ۹۔ خماسی مجرد ۱۰۔ خماسی مزید۔

آخری دو وزن اسم کے ساتھ خاص ہیں، اور دو وزن اسم و فعل دونوں میں مشترک ہیں ا۔ ثلاثی مجرد معلوم ۲۔ رباعی مجرد معلوم، باقی وزن فعل کے ساتھ خاص ہیں۔

الف نون زائدہ

سوال: الف نون زائدہ سے کیا مراد ہے۔

جواب: ان سے وہ الف نون مراد ہے جو فا، عین، لام، کلمہ کے مقابلہ میں نہ ہو، پھر یہ اسم میں ہونگے، جیسے عثمانُ یا صفت میں، جیسے سَکْرَانُ۔ نَدْمَانُ (پشیمان)۔

سوال: الف نون زائدہ، غیر منصرف کا سبب کب بنتا ہے۔

جواب: ا۔ جب یہ اسم میں ہوں تو شرط ہے کہ ان کے ساتھ علم جمع ہو جیسے سفیان، عمران، سلمان ۲۔ اور اگر صفت میں ہوں تو شرط ہے کہ ایسی وصف جمع ہو جس کے مؤنث میں تاء نہ آتی ہو، جیسے شعبان، جُوعان، ریّان، سکران (نشے والا) اس کا مؤنث سکریٰ آتا ہے۔ خارج ہوا ندمانُ بمعنیٰ ہم نشین اس کا مؤنث نَدْمَانَۃٌ آتا ہے۔

سوال: غیر منصرف کے کتنے اسباب میں علمیت شرط ہے۔

جواب: چار اسباب میں علمیت شرط ہے ا۔ تانیث ۲۔ عجمہ ۳۔ ترکیب ۴۔ الف نون زائدہ جب کہ اسم میں ہوں، صیغہ صفاتی نہ ہوں ۵۔ اسی طرح علم اور وزن فعل میں بھی علمیت جمع ہوتی ہے، لیکن بطور شرط کے نہیں، بطور محض سبب کے ان کے اخیر میں اگر علم نہ ہو تو ایک سبب ہوگا، اگر علمیت کے علاوہ کوئی اور سبب ہوگا تو ان کو غیر منصرف پڑھا جائے گا جیسے ثُلٰثُ۔ مَثْلَثُ۔ اَحْمَرُ۔

سوال: کیا غیر منصرف کا منصرف بننا ممکن ہے۔

جواب: جی ہاں دو صورتوں میں اس پر کسرہ اور تنوین داخل ہو سکتی ہے، البتہ منصرف بننے میں اختلاف ہے۔ ا۔ جب اس پر الف لام داخل ہو جیسے وَزّعْتُ عَلیٰ الْمَسَاكِينِ ۲۔ یا اس کی اضافت کر دی جائے جیسے لَقِيتُ بِأَحْسَنِ الْعُلَمَاءِ اور

اَعِدْ ذِكْرَ نُعْمَانٍ لَّنَا اَنَّ ذِكْرَهٗ

هُوَالْمِسْكُ مَاكَرَّرْتَهٗ يَتَضَوَّعُ

فصل، اعراب

سوال: اعراب کا لغوی اور اصطلاحی معنیٰ کیا ہے۔

جواب: اعراب کا لغوی معنیٰ ہے ظاہر کرنا اور اصطلاح میں مابہٖ یختلف اٰخر المعرب كَالضَّمَّةِ والفتحةِ والكسرةِ والواوِ والالفِ والياءِ۔ اعراب ایسے حرف یا حرکت کو کہتے ہیں جس کی وجہ سے معرب کی آخری حالت[1] میں تبدیلی آئے (یعنی وہ حالت جو عامل سے پیدا ہو[2]) جیسے جائنی زیدٌ۔ رئیتُ زیدًا۔ مررت بزیدٍ۔

معرب اور مبنی کے اعراب میں فرق

سوال: معرب اور مبنی کے حرکات و سکنات میں کیا فرق ہے۔

جواب: اسم مبنی کے اعراب تین ہیں ضمہ، فتحہ، کسرہ اور معرب کے اعراب ہیں، رفعہ نصب جر البتہ ضمہ فتحہ کسرہ معرب اور مبنی میں مشترک ہوتے ہیں اور فعل کے اعراب تین ہیں ا۔ رفعہ ۲۔ نصب ۳۔ جر۔

---

(۱) اسم و فعل

(۲) گویا اعراب اس حرف یا حرکت کو کہتے ہیں جو فاعل یا ملحق بالفاعل (مبتدا خبر) ہونے پر دلالت کرے یا مفعول یا ملحق بالمفعول (انَ کا اسم، کانَ کی خبر) ہونے پر دلالت کرے یا مضاف الیہ یا مجرور بحرف جر ہونے پر دلالت کرے۔

اعراب لفظی، تقدیری اور محلی

سوال: اعراب ابتداءً کتنے قسم ہے۔

جواب: تین قسم ہے ا۔ اعراب لفظی ۲۔ تقدیری ۳۔ محلی۔

ا۔ اعراب لفظی وہ ہے، جس کو لفظوں میں بولا جائے[1]، جیسے جاءَزیدٌ۔

۲۔ اعراب تقدیری وہ ہے، جس کو لفظوں میں نہ بولا جائے[2] بلکہ چھپا ہوا ہو اور اسے عامل کے اعتبار سے پہچانا جاتا ہے، جیسے جاء القاضی، میں ی پر ضمہ ہے، فاعل ہونے کی وجہ سے کیوں کہ فاعل مرفوع ہوتا ہے۔

۳۔ اعراب محلی یعنی مبنی کا ایسی جگہ پر ہونا جہاں اگر معرب ہوتا تو اس پر لفظًا یا تقدیرًا کوئی اعراب دیا جاتا جیسے جاءَ هٰؤلاءِ۔

مبنی کا اعراب

سوال: کونسا اعراب معرب سے خاص ہے اور کونسا مبنی سے۔

جواب: اعراب لفظی اور تقدیری معرب سے خاص ہیں جبکہ تیسرا قسم اعراب محلی مبنی کے ساتھ خاص ہے۔

اعراب کہاں ہوتا ہے

سوال: اعراب کی جگہ کہاں ہے۔

جواب: حقیقةً اعراب کی جگہ لفظ کا آخری حرف ہے، لفظ کے ابتدائی اور درمیانی حرف کو جو حرکات و سکنات ہوتی ہیں انہیں مجازًا اعراب کہتے ہیں۔

اسم کا اعراب

سوال: اسم کے اعراب کتنے ہیں۔

---

(۳) جو پڑھنے میں آئے۔

(۱) جو پڑھنے میں نہ آئے۔

جواب: تین ہیں۔ ۱۔ رفعہ ۲۔ نصب ۳۔ جر یعنی جزم اسم پر نہیں آتا۔

سوال: رفعہ، نصب اور جر کس کو کہتے ہیں۔

جواب: رفعہ وہ حالت ہے جو عامل رافع سے پیدا ہو۔ نصب وہ حالت ہے جو عامل ناصب سے پیدا ہو۔ جر وہ حالت ہے جو عامل جار سے پیدا ہو۔

رفعہ کی صورتیں

سوال: رفعہ کتنی چیزوں سے پڑھا جاتا ہے۔

جواب: چھ چیزوں سے ۱۔ رفعہ ضمہ لفظی سے ۲۔ ضمہ تقدیری سے ۳۔ الف لفظی سے ۴۔ الف تقدیری سے ۵۔ واو لفظی سے ۶۔ واو تقدیری سے۔

نصب کی صورتیں

سوال: نصب کتنی چیزوں سے پڑھا جاتا ہے۔

جواب: آٹھ چیزوں سے پڑھا جاتا ہے ۱۔ فتح لفظی سے ۲۔ فتح تقدیری سے ۳۔ الف لفظی سے ۴۔ الف تقدیری سے ۵۔ یاء لفظی سے ۶۔ یاء تقدیری سے ۷۔ کسرہ لفظی سے ۸۔ کسرہ تقدیری سے۔

جر کی صورتیں

سوال: جر کتنی چیزوں سے پڑھا جاتا ہے۔

جواب: چھ چیزوں سے پڑھا جاتا ہے ۱۔ کسرہ لفظی سے ۲۔ کسرہ تقدیری سے ۳۔ یاء لفظی سے ۴۔ یاء تقدیری سے ۵۔ فتح لفظی سے ۶۔ فتح تقدیری سے۔

سوال: اعراب اور مواقع اعراب کل کتنے قسم ہیں۔

جواب: اعراب دس قسم اور اسم متمکن کے مواقع اعراب سولہ قسم ہیں۔ دس قسم کی تفصیل یہ کہ ابتداءً اعراب دو قسم ہے ۱۔ اعراب حرکاتی، جو حرکتوں سے پڑھا جائے جیسے رفعہ، پیش۔ نصب، زبر۔ جر، زیر ۲۔ اعراب حروفی، جو حرفوں سے پڑھا جائے یعنی

واو، الف، یاء۔

اعراب حرکاتی

سوال: اعراب حرکاتی کتنے قسم ہے۔

جواب: تین قسم ہے، حرکاتی لفظی، حرکاتی تقدیری، حرکاتی مشترک۔ یعنی جو حرکتیں کبھی پڑھنے میں آئیں، کبھی پڑھنے میں نہ آئیں اور ہر ایک دو دو قسم ہیں لفظی تبعی، لفظی غیر تبعی اور تقدیری تبعی اور تقدیری غیر تبعی اور مشترک ایک قسم ہے۔

سوال: اعراب حرکاتی لفظی کسے کہتے ہیں۔

جواب: جس کا اعراب حرکتوں سے پڑھا جائے اور وہ حرکتیں پڑھنے میں آئیں۔

اعراب تبعی اور غیر تبعی

سوال: اعراب حرکاتی لفظی اور حرکاتی تقدیری کتنے قسم ہے۔

جواب: ہر ایک دو دو قسم ہے ۱۔ لفظی تبعی یعنی جس میں ایک حالت دوسری حالت کے تابع ہو کہ دونوں حالتوں میں ایک ہی اعراب پڑھا جائے ۲۔ لفظی غیر تبعی، یعنی جس میں کوئی حالت کسی کے تابع نہ ہو، بلکہ ہر حالت کیلئے جدا جدا اعراب ہو ۳۔ تقدیری تبعی ۴۔ تقدیری غیر تبعی ۵۔ مشترک یہ ایک ہی قسم ہے۔

اعراب حرکاتی لفظی غیر تبعی

سوال: اعراب حرکاتی لفظی غیر تبعی کونسا ہے۔

جواب: وہ ہے رفعہ ضمہ لفظی سے، نصب فتح لفظی سے، جر کسرہ لفظی سے۔

سوال: اعراب حرکاتی لفظی غیر تبعی اسم متمکن کے کتنے قسموں پر پڑھا جاتا ہے۔

جواب: یہ تین قسموں پر پڑھا جاتا ہے ۱۔ اسم مفرد منصرف صحیح جیسے زیدٌ ۲۔ مفرد منصرف جاری مجریٰ صحیح جیسے دلوٌ، ڈول، ظبیٌ ہرن ۳۔ جمع مکسر منصرف صحیح جیسے رجالٌ۔

سوال: صحیح کسے کہتے ہیں۔

جواب: نحویوں کے نزدیک صحیح اس کلمہ کو کہتے ہیں جس کے لام کلمہ کے مقابلہ میں حرف علت نہ ہو[1]۔

سوال: جاری مجریٰ[2] صحیح کسے کہتے ہیں۔

جواب: اس اسم کو کہتے ہیں جس کے لام کلمہ کے مقابلہ میں حرف علت اور ما قبل ساکن ہو جیسے دلوٌ، ظبیٌ وغیرہ مثلاً جائنی زیدٌ وَ ظبیٌ وَ دلوٌ وَ رجالٌ۔ رئیتُ زیدًا وَ دلوًا وَ ظبیًا وَرجالاً۔ مررتُ بزیدٍ وَ دلوٍ و ظبیٍ وَ رجالٍ۔

اعراب حرکاتی لفظی تبعی

سوال: اعراب حرکاتی لفظی تبعی کتنے قسموں پر پڑھا جاتا ہے۔

جواب: یہ اعراب اسم متمکن کے دو قسموں پر پڑھا جاتا ہے ۱۔ جمع مؤنث سالم۔ ۲۔ غیر منصرف[3]۔

سوال: جمع مؤنث[4] سالم کا اعراب کونسا ہے۔

جواب: وہ ہے رفعہ ضمہ لفظی سے نصب اور جر کسرہ لفظی سے جیسے ھُنَّ مُسْلِمَاتٌ۔ رَئیتُ مسلماتٍ[5] مررتُ بمسلماتٍ۔

غیر منصرف کا اعراب

سوال: غیر منصرف کا اعراب کونسا ہے۔

جواب: وہ ہے رفعہ ضمہ لفظی سے، نصب اور جر فتح لفظی سے جیسے جاء عمرُ، رئیتُ عمرَ، مررتُ بعمرَ۔

اعراب حرکاتی تقدیری غیر تبعی

(۱) پھر یہ حضرات مثال اور اجوف کو بھی صحیح کہتے ہیں۔

(۱) قائم مقام صحیح

(۲) بشرطیکہ اسم مقصورہ نہ ہو کیونکہ اس کا اعراب تقدیری تبعی ہے جیسے موسیٰ۔

(۳) اس سے مراد جمع اصطلاحی ہے جس کے آخر میں الف تاء ہو خواہ وہ جمع مؤنث ہو یا نہ ہو جیسے مرفوعات، منصوبات، اور خواہ وہ جمع ہو یا نہ ہو، جیسے عرفات۔

(۴) یہاں نصب جر کے تابع ہے۔

سوال: اعراب حرکاتی تقدیری غیر تبعی کونسا ہے۔

جواب: وہ ہے رفعہ ضمہ تقدیری سے، نصب فتح تقدیری سے، جر کسرہ تقدیری سے۔

اسم مقصورہ منصرف کا اعراب

سوال: اعراب حرکاتی تقدیری غیر تبعی کتنے قسموں پر پڑھا جاتا ہے۔

جواب: یہ اعراب اسم متمکن کے تین قسموں پر پڑھا جاتا ہے ۱۔ اسم مقصورہ منصرف جیسے عصیٰ ۲۔ غیر جمع مذکر سالم مضاف بطرف یاء متکلم جیسے غلامی ۳۔ کِلا کِلتا مضاف بطرف اسم ظاہر جیسے کِلا الرجلین، جیسے جائنی عصیٰ وَ غلامی وَ کِلا الرجلین۔ رئیتُ عصیٰ وَغلامی وَ کِلا الرجلین۔ مررتُ بِعَصیٰ وَ غلامی وَ کِلا الرجلین۔

اعراب حرکاتی تقدیری تبعی

سوال: اعراب حرکاتی تقدیری کسے کہتے ہیں۔

جواب: جو اعراب حرکتوں سے پڑھی جائے اور وہ حرکتیں پڑھنے میں نہ آئیں۔

سوال: اعراب حرکاتی تقدیری کتنے قسموں پر پڑھا جاتا ہے۔

جواب: دو قسموں پر پڑھا جاتا ہے ۱۔ اسم مقصورہ غیر منصرف ۲۔ جمع مؤنث سالم مضاف بطرف یاء متکلم۔

سوال: اسم مقصورہ غیر منصرف کا اعراب کونسا ہے۔

جواب: وہ ہے رفعہ ضمہ تقدیری سے، نصب اور جر، فتح تقدیری سے[1]، جیسے حُبلیٰ، موسیٰ وغیرہ، یعنی جائنی حبلیٰ وَ موسیٰ، رئیتُ حبلیٰ وَ موسیٰ، مررتُ بحبلیٰ وَ موسیٰ۔

(۱) یہاں جر نصب کے تابع ہے تقدیرًا۔

سوال: جمع مؤنث سالم مضاف بطرف یاء متکلم کا اعراب کونسا ہے۔

جواب: وہ ہے رفعہ ضمہ تقدیری سے، نصب اور جر کسرہ تقدیری سے[1] جیسے جائت مسلماتی، رئیتُ مسلماتی، مررتُ بِمسلماتی۔

اعراب حرکاتی مشترک

سوال: اعراب حرکاتی مشترک کونسا ہے۔

جواب: وہ ہے رفعہ ضمہ تقدیری سے نصب فتح لفظی سے، جر کسرہ تقدیری سے۔

سوال: اعراب حرکاتی مشترک کونسے قسم پر پڑھا جاتا ہے۔

جواب: یہ اسم منقوص پر پڑھا جاتا ہے، جیسے جاء القاضی رئیتُ القاضِیَ، مررتُ بِالقاضی۔

اسم منقوص واسم منسوب میں فرق

سوال: اسم منقوص کسے کہتے ہیں۔

جواب: اس اسم کو کہتے ہیں جس کے آخر میں یاء ساکن اور ما قبل مکسور ہو[2] جیسے قاضِیْ۔

سوال: اسم منقوص اور اسم منسوب میں کیا فرق ہے۔

جواب: ان میں کئی فرق ہیں ا۔ اسم منقوص کے آخر میں یاء اور ما قبل مکسور ہوتا ہے اور اسم منسوب کے آخر میں یاء نسبت ہوتی ہے جیسے بغدادیٌّ ۲۔ اسم منقوص کی یاء اصلی ہوتی ہے اور اسم منسوب کی یاء زائدہ ہوتی ہے، جیسے قُریشِیٌّ بروزن فُعیلِیٌّ ۳۔ اسم منقوص کا رفعہ اور جر تقدیری ہوتے ہیں اور نصب لفظی ہوتی ہے لیکن اسم منسوب کے تینوں اعراب لفظی ہوتے ہیں جیسے جاء بغدادیٌّ، رئیتُ بغدادیًّا۔ مررتُ بِبَغدادیٍّ۔

---

(۲) یہاں نصب جر کے تابع ہے تقدیرًا۔

(۱) اور وہ یاء نفس کلمہ کی ہو۔

سوال: کیا اسم منقوص اور اسم منسوب کا اعراب تقدیری بھی ہوتا ہے۔

جواب: جی ہاں، جب یہ یاء متکلم کی طرف مضاف ہوں تو دونوں کے تینوں اعراب تقدیری ہونگے، جیسے جاء قاضِیَّ وبغدادِیَّ۔ رئیتُ قاضِیَّ وَبَغدادِیَّ۔ مررتُ بِقاضِیَّ و بِبغدادِیَّ۔

اعراب حروفی

سوال: اعراب حروفی کتنے قسم ہے۔

جواب: تین قسم ہے ا۔ حروفی لفظی ۲۔ حروفی تقدیری ۳۔ حروفی مشترک۔

سوال: اعراب حروفی میں سے ہر ایک کتنے قسم ہے۔

جواب: ہر ایک دو، دو قسم ہے ا۔ حروفی لفظی تبعی ۲۔ حروفی لفظی غیر تبعی ۳۔ حروفی تقدیری تبعی ۴۔ حروفی تقدیری غیر تبعی ۵۔ حروفی مشترک در تثنیہ وجمع۔

اعراب حروفی لفظی غیر تبعی

اعراب حروفی لفظی وہ ہے جو حروف سے پڑھی جائے اور سارے حروف پڑھنے میں آئیں اور اعراب حروفی لفظی تقدیری وہ ہے جو حروف سے پڑھی جائے اور کچھ حروف پڑھنے میں آئیں کچھ حروف پڑھنے میں نہ آئیں۔

سوال: اعراب حروفی لفظی غیر تبعی کونسا ہے۔

جواب: وہ ہے رفعہ واو لفظی سے، نصب الف لفظی سے، جر یاء لفظی سے۔

سوال: اعراب حروفی لفظی غیر تبعی کتنے قسموں پر پڑھا جاتا ہے۔

جواب: یہ اسم متمکن کے ایک قسم اسماء سِتّہ پر پڑھا جاتا ہے، وہ یہ ہیں۔

ا۔اب (باپ) ۲۔اخ (بھائی) ۳۔حم (دیور، خسر) ۴۔ھَنٌ (شرمگاہ) ۵۔فَمٌ (منہ) ۶۔ذو مالٍ[1] (مال والا) جیسے جاء ابوكَ، رئیت اباكَ، مررت بِأَبِيكَ۔

---

(۱) ذو بمعنی صاحب، مالک۔

سوال: ذُو، کا استعمال کیسے ہوتا ہے۔

جواب: یہ ہمیشہ اسم ظاہر کی طرف مضاف ہوتا ہے، اور ضمیر کی طرف مضاف نہیں ہوتا جیسے ذومالٍ۔

اسماء ستہ کے اعراب کے شرائط

سوال: اسماء ستہ کے اعراب کے لئے کونسے شرائط ہیں۔

جواب: ان کے اعراب کیلئے پانچ شرائط ہیں ا۔ اسماء ستہ مفرد ہوں، اگر تثنیہ اور جمع ہونگے تو اعراب تثنیہ و جمع والا پڑھا جائے گا، جیسے جاءَ اَبوَانِ، رئیتُ اَبوَینِ، مررتُ بِاَبَوَینِ ۲۔مکبَّرہ ہوں، اگر مصغّر ہونگے تو اعراب حرکاتی لفظی غیر تبعی[1] پڑھا جائے گا، جیسے جاءَ اُبَیٌّ، رئیتُ اُبَیًّا، مررت بِاُبَیٍّ ۳۔ مضاف ہوں، اگر مضاف نہ ہونگے تو اعراب حرکاتی لفظی غیر تبعی پڑھا جائے گا، جیسے جاءَ اَبٌ، رَئیتُ ابًا، مررتُ بِاَبٍ ۴۔یاء متکلم کے غیر کی طرف مضاف ہوں، اگر یاء متکلم کے طرف مضاف ہونگے تو اعراب حرکاتی تقدیری غیر تبعی[2] پڑھا جائے گا جیسے جاء اَبِی -رئیت اَبِی-مررتُ بِاَبِی۔ ۵۔معرف باللام کی طرف مضاف نہ ہوں، اگر معرف باللام کے طرف مضاف ہونگے تو اعراب حروفی تقدیری غیر تبعی پڑھا جائے گا، جیسے جاءَ ابُوالقاسمِ۔ رئیتُ اَبَا القَاسِمِ، مررتُ بِاَبِی القاسمِ۔

اسماء ستہ کی چند صورتیں

سوال: اسماء ستہ، یاء متکلم کے سوا کسی اور کی طرف مضاف ہوں تو ان کی کتنی صورتیں ہیں۔

جواب: اس کی تقریباً چار صورتیں آتی ہیں ا۔ضمیر جمع متکلم کی طرف مضاف ہوں، جیسے

(۱) یعنی مفرد منصرف صحیح والا۔

(۲) یعنی اسم منقوص والا اعراب۔

اَبُونا، اَبَانَا، اَبِینَا ۲۔ضمیر مخاطب کی طرف مضاف ہوں جیسے اَبُوكَ، اَبَاكَ، اَبِيكَ ۳۔ضمیر غائب کی طرف مضاف ہوں جیسے اَبُوہ، اَبَاہ، اَبِیْہ ۴۔اسم ظاہر کی طرف مضاف ہوں جیسے اَبُوبَکر، اَبَابَکر، اَبی بکر۔

اعراب حروفی لفظی تبعی

سوال: اعراب حروفی لفظی تبعی اسم متمکن کے کتنے قسموں پر پڑھا جاتا ہے۔

جواب: یہ اعراب دو قسموں پر پڑھا جاتا ہے ا۔ تثنیہ ۲۔ جمع۔

تثنیہ حقیقی کا اعراب

سوال: تثنیہ پر کونسا اعراب پڑھا جاتا ہے۔

جواب: وہ ہے رفعہ الف لفظی سے نصب اور جر یاء ما قبل مفتوح لفظًا پھر تثنیہ کے تینوں قسموں کا اعراب یہی ہے ا۔ تثنیہ حقیقی جیسے رَجُلَانِ ۲۔ ملحق بالتثنیہ لفظی جیسے اثنانِ اِثنتانِ، اس کو تثنیہ صُوری بھی کہتے ہیں ۳۔ملحق بالتثنیہ معنًی جیسے کِلاھا کِلتاھما، اسکو تثنیہ معنوی بھی کہتے ہیں، جیسے جاءَ رجلانِ وَاثنانِ وَ کِلاھما، رئیتُ رجلینِ وَاثنینِ وَکِلیھما۔ مررتُ بِرَجُلینِ وَاثنینِ،وَکِلَیھِمَا۔

سوال: کیاکِلا اور کِلتَا کا ہمیشہ یہی اعراب ہوتا ہے۔

جواب: یہ اعراب اس وقت ہے جب کِلا کِلتَا اسم ظاہر کے طرف مضاف نہ ہوں ورنہ یہ اعراب نہیں ہو گا بلکہ تقدیری اعراب ہو گا۔

جمع مذکر سالم کا اعراب

سوال: جمع مذکر سالم کا اعراب کیا ہے۔

جواب: اس کا اعراب ہے رفعہ واو ما قبل مضموم لفظًا، نصب اور جر یاء ما قبل مکسور لفظًا، پھر جمع کے تینوں قسموں کا اعراب یہی ہے ا۔ جمع حقیقی بشرطیکہ یاء متکلم اور معرَّف باللّام کی

طرف مضاف نہ ہو، جیسے مسلمون ۲۔ ملحق یا جمع لفظاً جیسے عشرون سے تسعون تک[1]، اس کو جمع صوری بھی کہتے ہیں ۳۔ ملحق یا جمع معنًی جیسے اُولو (یہ جمع ہے ذُو کا خلاف قیاس کے) اس کو جمع معنوی بھی کہتے ہیں، جیسے جاءَ مسلمونَ وَ عِشرونَ رَجلًا وَ اُولو مالٍ، رئیتُ مسلمینَ وَ عشرینَ رجلًا وَ اُولی مالٍ، مررتُ بِمُسلمینَ وَ عشرینَ رجلًا وَ اُولی مالٍ۔

سوال: عقود بھی جمع ہیں لھٰذا جمع سے جدا کرنے کا کیا فائدہ۔

جواب: یہ حقیقۃً جمع نہیں ہیں، بلکہ ملحق بالجمع ہیں اس لیئے ان کو علٰحدہ شمار کیا گیا ہے۔ کیونکہ عشرون کا واحد عشرٌ نہیں ہے، ورنہ عشرون تیس کو کہا جاتا۔ (یہی سوال اثنان میں بھی چل سکتا ہے)۔

اعراب حروفی تقدیری غیر تبعی

سوال: اعراب حروفی تقدیری غیر تبعی کونسا ہے۔

جواب: وہ ہے رفعہ واو تقدیری سے، نصب الف تقدیری سے، جر یاء تقدیری سے۔

سوال: اعراب حروفی تقدیری غیر تبعی کونسے قسم پر پڑھا جاتا ہے۔

جواب: یہ اعراب اسم متمکن کے ایک قسم اسماء ستہ پر پڑھا جاتا ہے، بشرطیکہ یہ مضاف ہوں معرف باللام کے طرف جیسے جائنی اَبُوالقاسم، رئیتُ اَبَاالقاسم، مررتُ بِاَبِی القاسم۔

اعراب حروفی تقدیری تبعی

سوال: اعراب حروفی تقدیری تبعی کونسا ہے۔

---

(۱) ان کو عقود بھی کہتے ہیں۔

جواب: وہ ہے رفعہ واو تقدیری سے، نصب اور جر یاء تقدیری سے ما قبل مکسور۔

سوال: اعراب حروفی تقدیری تبعی کونسے قسم پر پڑھا جاتا ہے۔

جواب: اسم متمکن کے ایک قسم جمع مذکر سالم پر پڑھا جاتا ہے، بشرطیکہ وہ مضاف ہو، معرف باللام کے طرف سے جیسے جاءَ مُسلِمُوالقومِ، رئیتُ مُسلِمِی القومِ، مررتُ بِمُسْلِمِی القومِ۔

اعراب حروفی مشترک

سوال: اعراب حروفی مشترک کونسے قسموں پر پڑھا جاتا ہے۔

جواب: دو قسموں پر پڑھا جاتا ہے۔ ا۔ تثنیہ ۲۔ جمع مذکر سالم۔

سوال: تثنیہ مضاف بطرف معرف باللام کا اعراب کونسا ہے۔

جواب: وہ ہے رفعہ الف تقدیری سے، نصب اور جر یاء ما قبل مفتوح لفظًا جیسے جاءَ غلامَا القومِ، رئیتُ غلامَیِ القومِ، مررتُ بِغلامَیِ القومِ۔

سوال: جمع مذکر سالم مضاف بطرف یاء متکلم کا اعراب کونسا ہے۔

جواب: وہ ہے رفعہ واو تقدیری سے، نصب اور جر یاء ما قبل مکسور لفظًا جیسے مُسلِمِیَّ (دراصل مسلمونَ) اسکی اضافت کی گئی یاء متکلم کی طرف تو مسلمونَ یَ ہو گیا، اسکے بعد نون جمع کا اضافت کی وجہ سے گر گیا واو اور یاء جمع ہو گئے، پھر واو کو یاء کیا اور یاء کو یاء میں ادغام کیا گیا تو مُسْلِمُیَّ ہوا، پھر میم کے ضمہ کو کسرہ سے تبدیل کیا گیا تو مُسلِمِیَّ ہو گیا، جیسے جاءَ مُسْلِمِیَّ، رَئیتُ مُسلِمِیَّ، مررتُ بِمُسلِمِیَّ۔

سوال: اعراب مفرد پر آتا ہے یا جملہ پر

جواب: اصل اعراب تو مفرد پر ہوتا ہے لیکن جملہ، مفرد کی جگہ پر ہو گا تو وہ اعراب تأویلا اور محلا جملہ پر بھی شمار ہوتا ہے، ا۔ یعنی جملہ خبریہ، مبتدا کی خبر ہو گا تو وہ جملہ محلا مرفوع ہو گا

۲۔ اور حال جملہ ہو گا تو وہ محلا منصوب ہو گا۔ ۳۔ اور جملہ مفعول بہ واقع ہو گا تو وہ محلا منصوب ہو گا ۴۔ یا مضاف الیہ جملہ ہو گا تو وہ بھی مجرور محلا ہو گا۔

فصل: فعل مضارع کا اعراب

سوال: فعل مضارع کا اعراب کونسا ہے۔

جواب: فعل ماضی اور امر تو مبنی ہیں، صرف فعل مضارع معرب ہے، اور اس کا اعراب تین قسم ہے ا۔ رفعہ ۲۔ نصب ۳۔ جزم[1]۔

سوال: فعل مضارع کا رفعہ کتنی چیزوں سے پڑھا جاتا ہے۔

جواب: تین چیزوں سے پڑھا جاتا ہے ا۔ ضمہ لفظی ۲۔ ضمہ تقدیری ۳۔ حذف نون سے۔

سوال: فعل مضارع کا نصب کتنی چیزوں سے پڑھا جاتا ہے۔

جواب: تین چیزوں سے پڑھا جاتا ہے ا۔ فتح لفظی ۲۔ فتح تقدیری ۳۔ حذف نون سے۔

سوال: فعل مضارع کا جزم کتنی چیزوں سے پڑھا جاتا ہے۔

جواب: تین چیزوں سے پڑھا جاتا ہے ا۔ سکون[2] لام ۲۔ حذف لام ۳۔ حذف نون سے۔

سوال: اعراب کے اعتبار سے مضارع کی کتنی قسمیں ہیں۔

جواب: واضح رہے کہ مضارع کے چودھ صیغوں میں سے دو مبنی[3] ہیں اور بارہ معرب ہیں، پھر اعراب کے لحاظ سے مضارع کی چار قسمیں ہیں۔

ا۔ مضارع مفرد صحیح، نون اعرابی اور ضمائر سے خالی۔

۲۔ مضارع مفرد معتلّ واوی یا یائی، نون اعرابی اور ضمائر سے خالی۔

(۱) معلوم ہوا کہ جر، فعل مضارع پر نہیں آتا اور جزم، حرکت کے نہ ہونے کو کہتے ہیں۔

(۲) یعنی حذف حرکت۔

(۳) جن کا اعراب محلی ہوتا ہے ایک جمع مؤنث غائب دوسرا جمع مؤنث حاضر۔

۳۔ مضارع مفرد معتلّ الفی، ضمائر وغیرہ سے خالی۔

۴۔ مضارع غیر مفرد (تثنیہ و جمع) صحیح و معتلّ، ضمائر اور نون اعرابی والا۔

معتلّ واوی، یائی کا اعراب

سوال: معتلّ واوی، یائی اور الفی کسے کہتے ہیں۔

جواب: معتلّ معنیٰ جس صیغہ میں تعلیل شدہ ہو

معتلّ واوی وہ ہے جس کے لام کلمہ کے مقابلہ میں حرف علت واو ہو، جیسے یدعُوْ۔

معتلّ یائی وہ ہے جس کے لام کلمہ کے مقابلہ میں یاء حرف علت ہو جیسے یرْمِیْ۔

معتلّ الفی وہ ہے جس کے لام کلمہ کے مقابلہ میں الف حرف علت ہو، جیسے یرضٰی۔

سوال: مضارع معرب کتنے قسم ہے۔

جواب: دو قسم ہے ا۔ مضارع[1] نون اعرابی اور ضمیر بارز سے خالی، وہ پانچ صیغے ہیں یضربُ، تضربُ تضربُ، اَضرِبُ، نضربُ ۲۔ مضارع نون اعرابی اور ضمیر بارز کے ساتھ وہ سات صیغے ہیں، تثنیہ مذکر غائب۔ جمع مذکر غائب۔ تثنیہ مؤنث غائب۔ تثنیہ مذکر مخاطب۔ جمع مذکر مخاطب۔ تثنیہ مؤنث مخاطب۔ واحد مؤنث مخاطب۔ جیسے یضربانِ، یضربُونَ، تضرِبانِ، تضربانِ، تضربُونَ، تضرِبانِ، تضربِینَ۔

سوال: مضارع کی پہلی قسم صحیح، خالی از ضمائر وغیرہ کا اعراب کونسا ہے۔

جواب: وہ ہے رفعہ ضمہ لفظی سے، نصب فتح لفظی سے، جزم سکون لام سے[2]، جیسے هُوَ یضربُ، لن یضربَ، لم یضربْ۔

(۱) یعنی واحد مذکر غائب، واحد مؤنث غائب، واحد مذکر مخاطب، واحد متکلم مشترک، جمع متکلم مشترک۔

(۲) یعنی حذف حرکت۔

سوال: مضارع کی دوسری قسم معتل واوی اور معتل یائی، خالی از ضمائر وغیرہ کا اعراب کونسا ہے۔

جواب: وہ ہے رفعہ ضمہ تقدیری سے، نصب فتح لفظی سے، جزم حذف لام سے، جیسے هُوَ یغزو وَیرمی، لن یغزوَ، ولن یرمیَ، لم یغزُ، ولم یَرمِ[1]۔

سوال: مضارع کی تیسری قسم معتل الفی، خالی از ضمائر وغیرہ کا اعراب کونسا ہے۔

جواب: وہ ہے رفعہ ضمہ تقدیری سے، نصب فتح تقدیری سے، جزم حذف لام سے جیسے هویرضیٰ، لن یرضیٰ، لم یرضَ۔

مضارع کے تثنیہ وجمع کا اعراب

سوال: مضارع کا چوتھا قسم مضارع صحیح اور معتل جب ضمائر مذکورہ[2] اور نون اعرابی کے ساتھ ہو تو اسکا اعراب کونسا ہے۔

جواب: وہ ہے رفعہ اثبات نون سے، نصب اور جزم، حذف نون سے۔

تثنیہ کی مثالیں: حالت رفعی میں: هما یضربانِ وَیغزُوَانِ وَیَرْمِیَانِ وَیَرْضَیَانِ

حالت نصبی میں: لن یضربا وَلن یغزوا وَلن یَرمِیَا وَلن یَرْضَیَا

حالت جزمی میں: لم یضربا وَلم یغزُوا وَلم یَرمِیَا وَلم یَرْضَیَا

جمع کی مثالیں: حالت رفعی میں: هم یَضْرِبُونَ وَیَغْزُونَ وَیَرْمُونَ وَیَرْضَونَ

حالت نصبی میں: لن یَضْرِبُوا وَلن یَغْزُو وَلن یَرْمُو وَلن یَرْضَوا

حالت جزمی میں: لَمْ یَضْرِبُوا وَلم یَغْزُوا وَلم یَرْمُوا وَلم یَرْضَوا

واحد مؤنث کی مثالیں: حالت رفعی میں: اَنْتِ تَضْرِبِیْنَ وَتَغْزِینَ وَتَرْمِینَ وَتَرْضَینَ

حالت نصبی میں: لَنْ تَضْرِبِي وَلَنْ تَغْزِي وَلَنْ تَرْمِيَ وَلَنْ تَرْضَیٰ

حالت جزمی میں: لَمْ تَضْرِبِي وَلَمْ تَغْزِي وَلَمْ تَرْمِي وَلَمْ تَرْضَی

---

(۱) یغزو، غزواً سے ہے معنیٰ جنگ کرنا۔ یرمی، رمیًا سے ہے معنیٰ تیر پھینکنا۔ یرضیٰ، رضوان سے ہے معنیٰ راضی ہونا۔ یأزد، ازدًا سے مونڈنا یفر، فرارًا سے بھاگنا، یلی، ولایۃً سے ولی ہونا، کسی کا کام اپنے اوپر ڈالنا، اور قریب ہونا۔

(۲) یعنی تثنیہ وجمع کے صیغے۔

مثال، اجوف، لفیف، مضاف اور مهموز کے مضارع کا اعراب

سوال: صحیح اور معتل کے علاوہ فعل مضارع کا کونسا اعراب ہے۔

جواب: غیر صحیح یعنی مہموز، مضاف، مثال، اجوف اور لفیف کے مضارع کا اعراب بھی بعینہ، صحیح کے اعراب جیسا ہے / ان کے مضارع مفرد کا رفعہ، ضمہ لفظی سے۔ نصب، فتح لفظی سے۔ جزم، سکون لام سے ہوتا ہے۔ جیسے هو یأزِدُ، یَفِرُّ، یَعِدُ، یَقُولُ، یَلِي۔

اور انکے ضمائر مذکورہ کے مضارع کا رفعہ اثبات نون سے۔ نصب اور جزم، حذف نون سے پڑھا جاتا گا۔

حالت رفعی میں: هما یَأْزِدانِ، یَفِرَّانِ، یَعِدَانِ، یَقُولاَنِ، یَلِیَانِ۔ هم یَأْزِدُونَ، هم یَغْزُونَ۔ اَنْتِ تَأْزِدِیْنَ، اَنْتِ تَفِرِّیْنَ۔

حالت نصبی میں: لن یَّأْزِدَا، لن یَّفِرَّا، لن یَّعِدَا، لن یَّقُولاَ، لن یَّلِیَا۔ لن یَأْزِدُوا، لن یَّفِرُّوا۔ لَنْ تَأْزِدِی، لَنْ تَفِرِّی۔

حالت جزمی میں: لَمْ یَأْزِدا، لَمْ یَفِرَّا، لَمْ یَعِدَا، لَمْ یَقُولاَ، لَمْ یَلِیا۔ لَمْ یَأْزِدُوا، لَمْ یَفِرُّوا۔ لَمْ تَأْزِدِی، لَمْ تَفِرِّی وغیرہ۔

وقف، جزم اور سکون میں فرق

سوال: وقف جزم اور سکون میں کونسا فرق ہے۔

جواب: اس میں دو مذہب ہیں

۱۔ سب کی ایک ہی معنیٰ ہے ان میں کوئی فرق نہیں ہے۔

۲۔ ایک فرق یہ ہے کہ جزم اس سکون کا نام ہے جس میں کسی عامل اور مؤثر کا اثر ہو جیسے لَمْ یَضْرِبْ اور وقف اس سکون کا نام ہے جس میں کسی عامل اور مؤثر کا اثر نہ ہو۔ جیسے عَمْر۔ بَکْر۔

۳۔ فرق یہ ہے کہ جزم معرب کے ساتھ خاص ہے اور وقف مبنی کے ساتھ اور سکون عام ہے۔

عوامل
پہلا باب - حروف عاملہ، فصل اول

اسم کے حروف عاملہ اور وہ پانچ قسم ہیں۔اعراب کے بعد سبب اعراب یعنی عامل کا بحث شروع ہو رہاہے۔

سوال: عامل کسے کہتے ہیں۔

جواب: عامل کا لغوی معنیٰ ہے کام کرنے / اثر والا اور اصطلاح میں العاملُ مابهٖ رفعٌ او نصبٌ او جرٌّ او جزمٌ، عامل اس کلمہ کو کہتے ہیں جس کی وجہ سے اعراب / رفعہ نصب، جر اور جزم آئے۔

عامل اور معمول

سوال: معمول کسے کہتے ہیں۔

جواب: اس کلمہ کو کہتے ہیں جس کی آخر تبدیل ہو سکے، رفعہ یا نصب یا جر یا جزم کی وجہ سے۔

سوال: عامل کتنے قسم ہے۔

جواب: در حقیقت عوامل ایک سو ہیں اس طرح کہ ابتداءً عامل دو قسم ہے۔

۱۔ لفظی۔ ۲۔ معنوی۔

عامل لفظی

سوال: عامل لفظی کسے کہتے ہیں۔

جواب: اس عامل کو کہتے ہیں جس کا بذات خود تلفظ ہو سکے[1]۔

عامل معنوی

سوال: عامل معنوی کسے کہتے ہیں۔

(۱) یعنی جو ظاہر ہو۔

جواب: اس عامل کو کہتے ہیں جس کا زبان سے تلفظ نہ ہو سکے[1]۔ پھر عامل معنوی دو ہیں اور ۹۸ عامل لفظی ہیں۔ عوامل لفظیہ میں سے ۹۱ سماعی ہیں اور ۷ قیاسی ہیں۔

عامل سماعی اور قیاسی

سوال: عامل سماعی اور قیاسی کسے کہتے ہیں۔

جواب: سماعی وہ ہے جس کے افراد و جزئیات گنے جا سکیں جیسے حروف جارہ وغیرہ وہ سترہ ہیں۔ قیاسی وہ ہے جس کے افراد نہ گنے جا سکیں۔ البتہ قائدہ کلیہ کے ساتھ پہچانا جا سکے۔ جیسے اسم فاعل، اسم مفعول وغیرہ۔

عامل لفظی کی قسمیں

سوال: عوامل لفظی کتنے قسم ہیں۔

جواب: تین قسم ہیں ۱۔ حرف ۲۔ فعل[2] ۳۔ اسم، اسلئے اس کتاب میں بھی تین ابواب ہیں اور ہر ایک میں ایک، ایک عامل کا بحث ہو گا۔

حروف المبانی والمعانی

سوال: حروف کتنے قسم ہیں۔

جواب: دو قسم ہیں: حروف المعانی، حروف المبانی[3] ۱۔ حروف المعانی ان حروف کو کہتے ہیں جو معنیٰ دار حرف ہوں، یہ سب مبنی ہوتے ہیں۔ جنکی تعداد ۸۰ سے زیادہ ہے۔

۲۔ حروف المبانی جن کو حروف الھجاء بھی کہتے ہیں ان حروف کو کہتے ہیں جن سے کلمات بنائے جاتے ہوں وہ خود کلمہ نہ ہوں جیسے اب ت۔ اور یہ نہ معرب ہوتے ہیں نہ مبنی۔

(۱) یعنی جو چھپا ہوا ہو، صرف دل میں جانا جاتا ہو۔

(۲) لیکن ان میں سے عمل میں اصل فعل ہے، باقی حرف اور اسم فرع ہیں فعل کے۔

(۳) بنیادی حروف۔

سوال: حروف المعانی کتنے قسم ہیں۔

جواب: دو قسم ہیں ا۔ حروف عاملہ ۲۔ حروف غیر عاملہ۔ حروف المعانی میں سے جن حروف کو اعراب میں دخل ہو، ان کو حروف عاملہ کہتے ہیں۔ اور وہ چند اقسام ہیں۔
اور جن حروف کو اعراب میں دخل نہ ہو، ان کو حروف غیر عاملہ کہتے ہیں۔ یہ عمل کرتے ہیں فعل کی مشابہت کی وجہ سے یا سماع کی وجہ سے (الشمہ)۔

سوال: حروف عامل کتنے ہیں۔

جواب: دو ہیں ا۔ حروف عاملہ اسم کے ۲۔ حروف عاملہ فعل مضارع کے۔

سوال: حروف عاملہ اسم کے کتنے ہیں۔

جواب: وہ پانچ قسم ہیں ا۔ حروف جارہ ۲۔ حروف مُشبّہ بالفعل ۳۔ مَاوَلَا مشَبّھَتان بلیس ۴۔لا نفی جنس ۵۔ حروف ندا۔

۱۔ حروف جارہ

سوال: حروف جارہ کسے کہتے ہیں۔

جواب: ان حروف کو کہتے ہیں جو فعل یا شبہ فعل کی معنیٰ کو اپنے مدخول تک پہچانے کے لیے مقرر کئے گئے ہوں جیسے مَرَرْتُ بِزَیدٍ میرا گذر ہوا زید کے ساتھ، یہاں با حرف جارہ نے مرود کو زید کے ساتھ ملایا ہے اور ان حروف کو حروف الاضافت، حروف الربط اور حروف المعانی بھی کہتے ہیں (الشمہ)۔

حروف جارہ کا عمل

سوال: حروف جارہ کتنے ہیں اور کونسا عمل کرتے ہیں۔

جواب: وہ سترہ ہیں اور اسم پر داخل ہو کر اسکے آخر کو جر دیتے ہیں اور جس کو جر دیتے ہیں اسکو مجرور کہتے ہیں۔

ظرف لَغو اور مُستقِر

سوال: جار مجرور جس کلمہ سے تعلق پکڑیں انکو کیا کہا جاتا ہے۔

جواب: انکو متعلَّق اور ظرف کہتے ہیں اور ان حروف کو متعلِّق کہتے ہیں۔

سوال: ظرف کتنے قسم ہے۔

جواب: دو قسم ہے۔ ا۔ ظرف حقیقی : یہ ظرف زمان کو کہتے ہیں
۲۔ ظرف مجازی: یہ ظرف مکان اور جار مجرور کو کہتے ہیں۔

سوال: ظرف لغو اور ظرف مستقر کسے کہتے ہیں۔

جواب: ظرف لغو اس کو کہتے ہیں کہ جار مجرور کا متعلَّق [1] مذکور ہو جیسے مَرَرْتُ بِزَیدٍ۔ اور ظرف مستقر اس کو کہتے ہیں کہ جار مجرور کا متعلق مذکور نہ ہو جیسے فِي الدَّارِ زیدٌ ای استَقَرَّ زیدٌ فِي الدار۔

سوال: ظرف لغو اور مستقر کی وجہ تسمیہ کیا ہے۔

جواب: مستقر یہ مشتق ہے استقرار سے معنیٰ آرام پکڑنا اور ظرف مستقر بھی اپنے عامل کی جگہ آرام پکڑا ہوا ہے۔ متعلق مذکور نہیں بلکہ کوئی ثابت مانا جائے گا اور لغو یہ مشتق ہے الغاء سے، رہائی پانا اور ظرف لغو بھی اپنے عامل کی جگہ سے رہائی پائی ہوئی ہے کسی زائد چیز نکالنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔

سوال: ظرف لغو اور مستقر ترکیب میں مسند ہوتے ہیں یا مسند الیہ۔

جواب: ظرف مستقر مسند ہوتا ہے، مسند الیہ نہیں ہوتا۔ اور ظرف لغو نہ مسند ہوتا ہے نہ مسند الیہ۔

---

(۱) یعنی عامل

سوال: ظرف مستقر کتنی صورتوں میں واقع ہوتا ہے۔

جواب: چار مواقع پر ا۔ خبر کی جگہ پر جیسے زید فی الدار ۲۔ حال کی جگہ پر جیسے فاللفظیۃ علیٰ نوعین ۔۳۔ صلہ کی جگہ پر جیسے لہ ما فی السمٰوٰت و ما فی الارض ۴۔ صفت کی جگہ پر جیسے علیٰ غضب من ربکم۔

متعلق کے اقسام

سوال: حروف جارہ کا تعلق کس سے ہوتا ہے۔

جواب: ا۔ جارہ کا تعلق کبھی فعل سے ہوتا ہے جیسے مررتُ بزیدٍ ۲۔ کبھی شبہ فعل سے جیسے زیدٌ فی الدار قائمٌ اور خبیرٌ بما تعملونَ ۳۔ کبھی مؤوّل[1] شبہ فعل سے جیسے ھُوَ الّذی فی السّماءِ اِلٰہٌ، یہاں اِلٰہٌ معبود کے معنٰی میں ہے۔ ۴۔ کبھی معنٰی فعل سے جیسے مَالَکَ ای ما تصنَعُ لَکَ۔

شبہ فعل

سوال: شبہ فعل کسے کہتے ہیں۔

جواب: اس اسم کو کہتے ہیں جو عمل میں فعل سے مشابہت رکھتا ہو ۔وہ کئی قسم ہیں۔
ا۔ اسم فاعل ۲۔ اسم مفعول ۳۔ صفت مشبہ ۴۔ اسم تفضیل ۵۔ اسم مصدر ۶۔ اسم مبالغہ ۷۔ اسم منصوب ۸۔ ظرف ۹۔ اسم فعل۔

حروف جارہ کا متعلق

سوال: اگر حروف جارہ کامتعلّق مذکور نہ ہوتو کونسامتعلّق نکالا جائے گا۔

جواب: معنٰی اور مناسبت کے اعتبار سے کوئی متعلّق نکالا جائے گا، لیکن اگر کوئی مناسب نہ

(ا)۔ یعنی ایسا جامد جو مشتق کے معنٰی میں نہ ہو۔

نکل سکے تو پھر بصریین کے ہاں افعال عامہ میں سے کوئی فعل نکالا جائیگا، اور کوفیین کے ہاں کوئی اسم اور افعال عامہ یہ ہیں:

افعال عامه چهار اندر نزدارباب عقول
کون است وحصول است ثبوت است و وجود

متعلق سے مستغنی حروف جارہ

سوال: کیاہر ایک حروف جارہ کیلئے متعلّق ہوتا ہے۔

جواب: حروف جارہ سب متعلّق کا تقاضا کرتے ہیں۔ لیکن چند حروف جارہ متعلّق کے محتاج نہیں ہوتے، جب کہ زائدہ ہوں جیسے رُبَّ لاتَ، لَولا، لَعَلَّ، حَاشا، خَلا، عَدَا۔

پنج حرف جربداں مستغنی از متعلق اند
رُبَّ حاشا حروف زائد ہم خلا دیگر عدا

رُبّ اور باقی حروف میں فرق

سوال: رُبَّ اور باقی حروف جارہ میں کونسا فرق ہے۔

جواب: دو طرح کا فرق ہے رُبَّ کے بعد والا اسم دو حال سے خالی نہیں ا۔ یا مبتدا ہو گا جیسے رُبَّ فاعلِ خیرٍ مذمومٌ، یہاں فاعل کا لفظ مجرور لفظًا، مرفوع محلاً، مبتدا ہے اور مذموم خبر ہے ۲۔ یا مفعول بہ مقدم ہو گا جیسے رُبَّ درسٍ طویلٍ حفِظتُ۔

سوال: کیارُبَّ کا عمل باطل بھی ہوتا ہے۔

جواب: جی ہاں جب رُبَّ کے ساتھ ما کافّہ مل جائے تو وہ اسے عمل سے روک دیتا ہے اور اس وقت وہ افعال پر بھی داخل ہو جاتا ہے جیسے رُبَّمَا قَرَأْتُ فِی کُلِّ لَیلَۃٍ کئی دفعہ میں نے تمام رات پڑھا۔

سوال: کیارُبَّ کا حذف کرنا صحیح ہے۔

جواب: جی ہاں کبھی رُبَّ کا حذف جائز ہوتا ہے جبکہ اس کا عمل باقی رہتا ہے اور اکثر اسکا

حذف واو کے بعد ہوتا ہے جس کو واو رُبَّ کہتے ہیں جیسے وَبلدۃٍ لیسَ بھا انیسٌ ای ربَّ بلدۃٍ۔

حروف جارہ کے معانی

سوال: حروف جارہ کن معانی کیلئے استعمال ہوتے ہیں۔

جواب: یہ رابطہ اور صلہ کا کام دیتے ہیں اور متعدد و مختلف معانی میں مستعمل ہوتے ہیں لیکن یہ اپنی معانی پر اس وقت دلالت کرتے ہیں جب اسم یا فعل سے متصل ہوں۔

با/ساتھ

سوال: با کون سے معانی کے لیئے آتا ہے۔

جواب: یہ کئی معانی کیلئے آتا ہے ا۔ الصاق، اتصال ۲۔استعانت ۳۔ علت والسبب، ۴۔قَسم، ۵۔عوض ۶۔زائدہ جیسے ا۔مررتُ بزیدٍ ۲۔کتبتُ بالقلم ۳۔مات الکلبُ بالعطش ۴۔باللّٰہ انّکم ظالمونَ ۵۔اشتریتُ القلمَ بعشرین روبیۃً ۶۔کَفیٰ باللّٰہ شھیدًا۔

تا

سوال: تا، کون سے معنیٰ کے لیئے استعمال ہوتا ہے۔

جواب: یہ قسم کیلئے آتا ہے اور لفظ اللہ کیلئے مخصوص ہے جیسے تَاللّٰہِ لَاَکِیدَنَّ اصنامکم۔

کاف/ جیسے، جس طرح

سوال: کاف کن معانی کے لیئے آتا ہے۔

جواب: یہ چند معانی کے لیئے آتا ہے ا۔ تشبیہ جیسے عَلِیٌّ کَا لاَسَدِ ۲۔زائدہ جیسے لیسَ کَمِثْلِہٖ شیءٌ ۳۔ تعلیل جیسے اذکروہ کما ھداکم ای بسبب ھدایتکم۔

لام/ لیئے، واسطے

سوال: لام کونسے معانی کیلئے استعمال ہوتا ہے۔

جواب: یہ چند معانی کیلئے آتا ہے ا۔ ملکیت جیسے ھٰذا القلمُ لِناصِرٍ ۲۔اختصاص جیسے ھٰذا الثّمرُ لِھٰذہ الشّجرۃِ ۳۔ استعانت جیسے یَا لِلّطبیبِ لِلمریضِ ۴۔ علت اور سبب جیسے تصدّقتُ لِحصولِ الثّوابِ ۵۔اظہار تعجب جیسے لِلّٰہِ دَرُّہٗ ۶۔زائدہ جیسے لا اَبَ لك ۷۔ قسم کیلئے بھی آتا ہے جیسے لِلّٰہِ لا یؤخّر الاَجَلُ۔

واو/ اور

سوال: واو کونسے معانی میں استعمال ہوتا ہے۔

جواب: یہ ا۔ قسم کے لیئے ہے جیسے وَاللّٰہِ اَنَّ النَّبِیَّ لَصَادِقٌ ۲۔ کبھی بمعنیٰ رُبَّ بھی آتا ہے جیسے رُبَّہٗ رَجُلاً جوادًا۔

من/ سے

سوال: مِنْ کونسی معانی کے لیئے استعمال ہوتا ہے۔

جواب: یہ بھی چند معانی کے لیئے آتا ہے۔

ا۔ ابتداغایت جیسے خَرَجْتُ مِنَ البَیتِ اِلیٰ المسجد ۲۔ تبعیض جیسے خُذْ مِنَ الدراھمِ۔ ۳۔ تبیین جیسے خَلقَ اللّٰہُ جَمِیعَ النَّاسِ مِنْ قَوِیٍّ وَ ضَعِیفٍ ۴۔ بدلیت کے لیئے جیسے اَرَضِیْتُم بِالْحَیاۃِ الدُّنیا مِن الاٰخرۃ ۵۔ تعلیل۔ جیسے انّکم ظلمتم انفسکم باتخاذکم العجل۔

مذ منذ

سوال: مذ،منذ کس معنیٰ کے لیئے آتے ہیں۔

جواب: یہ دو معنیٰ کیلئے آتے ہیں ا۔ ابتداء غایت[1] کیلئے جیسے مَارَئیتُہٗ مُنۡذُیَومِ الۡجُمعۃِ ۲۔ جمیع مدت کیلئے جیسے مَارَئیتُہٗ مُنۡذُیَومٍ۔

حاشا، خلا، عدا، سویٰ / سوا، علاوہ

سوال: حاشا،خلا،عدا،سویٰ، کس معنی کے لیئے آتے ہیں۔

جواب: یہ استثناء کیلئے آتے ہیں۔ جیسے خرجَ الاَولادُ خَلاَ رَاشِدٍ۔

فی / میں، اندر

سوال: فی کس معنیٰ کے لیئے آتا ہے۔

جواب: یہ کئی معانی کے لیئے آتا ہے ا۔ اکثر ظرفیت کیلئے آتا ہے جیسے الرَّجلُ فی المسجدِ ۲۔ زائدہ ۳۔ علت والسبب کیلئے بھی آتا ہے جیسے الحُبُّ فِی اللہِ وَالۡبُغۡضُ فِی اللہِ۔

ربّ / کئی، بہت

سوال: رُبَّ کس معنیٰ کے لئے آتا ہے۔

جواب: یہ دو معنیٰ میں استعمال ہوتا ہے ا۔ تقلیل جسے رُبَّ رجلٍ کریمٍ لقیتُ ۲۔ تکثیر جیسے رُبَّ کَاسِیَۃٍ عَارِیَۃٌ۔

عن / سے

سوال: عَنۡ کس معنیٰ کے لیئے آتا ہے۔

جواب: یہ کئی معانی کے لیئے آتا ہے ا۔ بُعد اور تجاوز جیسے سِرتُ عَنِ الۡقَریَۃِ ۲۔ بدلیت اور

(۱) ابتداء غایت یعنی جہاں سے عمل کی شروعات ہو زمان ہو یا مکان۔

تعلیل جیسے لَاتَجۡزِی نَفۡسٌ عَنۡ نَّفۡسٍ شَیۡئًا ۳۔ بمعنیٰ با جیسے مَا یَنۡطِقُ عنِ الۡھَوٰی۔

علیٰ / پر، اوپر

سوال: علیٰ کس معنیٰ کے لیے آتا ہے۔

جواب: یہ بھی کئی معانی کے لیئے آتا ہے ا۔ استعلاء جیسے زید علی السطح ۲۔ تعلیل جیسے اشکر المحسنَ علیٰ احسانہ ای لِاِحسانہٖ ۳۔ معیّت اور وجوب جیسے وَعلیہ دَینٌ۔

حتیٰ / یہاں تک

سوال: حتیٰ کس معنیٰ کے لیے آتا ہے۔

جواب: ا۔ انتہا غایت[1] کیلئے جیسے سَلاَمٌ ھِی حتّیٰ مَطۡلَعِ الۡفَجۡرِ ۲۔ مصاحبت جیسے قرأتُ وِردی حتیٰ الدعاءِ ای مع الدعاء۔

الیٰ / تک، طرف

سوال: الیٰ کس معنیٰ کے لیے آتا ہے۔

جواب: یہ بھی کئی معانی کے لیئے آتا ہے ا۔ انتہا غایت جیسے سِرۡتُ اِلَی الۡکُوفَۃِ۔
۲۔ مَعِیّۃ اور مصاحبت جیسے مَن اَنصاری اِلی اللہِ ای مع اللہ ۳۔ ظَرۡفِیّت جیسے اذا نُودی للصلوٰۃ مِن یوم الجمعۃ۔

سوال: لام جارہ کا استعمال کس طرح ہوتا ہے۔

جواب: ا۔ لام جارہ، اسم مظہر پر داخل ہو تو مکسور ہوتا ہے جیسے لِزَیدٍ ۲۔ اور ضمیر مجرور واحد متکلم پر آئے تو بھی مکسور ہوتا ہے جیسے لِی ۳۔ استغاثہ میں مفتوح ہوتا ہے۔ جیسے یالَزَیدٍ

(۱) یعنی وقت اور مسافت کی انتہا۔

۴۔ مضمر پر داخل ہو تو بھی مفتوح ہوتا ہے۔ جیسے لَہٗ، لَكَ وغیرہ۔

سوال: کیا حروف جارہ ہمیشہ حرف ہی واقع ہوتے ہیں۔

جواب: یہ تین قسم ہیں ا۔ بعض فقط حرف ہی استعمال ہوتے ہیں جیسے مِنْ، اِلٰی، حتیٰ، فِی، با، لام، رُبَّ، واو قسم، تا قسم ۲۔ پانچ کبھی حروف، کبھی اسم استعمال ہوتے ہیں جیسے عَنْ، عَلٰی، کاف، مُذْ، مُنْذُ ۳۔ بعض کبھی حروف، کبھی فعل واقع ہوتے ہیں جیسے خلا، عدا، حاشا۔ (الشمہ)

۲۔ حروف مشبہ بالفعل

سوال: حروف مشبہ بالفعل کسے کہتے ہیں اور وہ کتنے ہیں۔

جواب: ان حروف کو کہتے ہیں جو فعل کے ساتھ مشابھت رکھتے ہوں، اور وہ چھ ہیں۔

اِنَّ، اَنَّ، كَاَنَّ، لَيْتَ، لٰكِنَّ، لَعَلَّ۔

نواسخ جملہ

سوال: حروف مشبہ بالفعل کا دوسرا نام کونسا ہے۔

جواب: ان کو نواسخ المبتدا والخبر بھی کہتے ہیں۔ نسخ معنٰی تبدیل کرنا، زائل کرنا اور یہ حروف بھی مبتدا اور خبر کا اعراب تبدیل کر دیتے ہیں اسلئے ان کو نواسخ جملہ (جملہ کو منسوخ کرنے والے) کہتے ہیں۔

سوال: نواسخ جملہ کتنے ہیں۔

جواب: وہ چار ہیں ا۔ حروف مشبہ بالفعل ۲۔ افعال ناقصہ ۳۔ ماولا مشبھتان بلیس ۴۔ لا نفی جنس۔

سوال: نواسخ کی خبر اپنے اسم سے موافق ہوتی ہے یا نہیں۔

جواب: جی ہاں ان کے خبر کی اپنے اسم سے موافقت ہوتی ہے، افراد، تثنیہ، جمع اور جملہ

اسمیہ میں جس طرح خبر کو مفرد، جملہ، شبہ جملہ لاسکتے ہیں اسی طرح نواسخ کی خبر بھی مفرد، جملہ اور شبہ جملہ ہر طرح آتی ہے جیسے اِنَّ اللهَ يَرْزُقُ الْعِبَادَ۔

سوال: حروف مشبہ بالفعل، فعل سے کس چیز میں مشابھت رکھتے ہیں۔

جواب: ان کی فعل سے تین چیزوں میں مشابھت ہے لفظًا، معنیً اور عملًا اس لیے انکو حروف مشبہ بالفعل کہتے ہیں۔

لفظًا: جس طرح فعل، ثلاثی ورباعی یعنی سہ حرفی، چہار حرفی، ہوتا ہے اسی طرح یہ بھی جیسے اِنَّ، فِرَّ کی طرح۔ اَنَّ، مَدَّ کی طرح۔ كَاَنَّ، ضَرَبْنَ کی طرح۔ لَيْتَ، لَيْسَ کی طرح۔ لٰكِنَّ، ضَارِبْنَ کی طرح۔ اور لَعَلَّ ضَرَبْنَ کی طرح ہے۔

معنیً: اس طرح کہ اِنَّ اَنَّ بمعنٰی حَقَّقْتُ[1] كَاَنَّ بمعنٰی تَشَبَّهْتُ[2] لٰكِنَّ بمعنٰی اِسْتَدْرَكْتُ[3] لَيْتَ بمعنٰی تَمَنَّيْتُ[4] لَعَلَّ بمعنٰی تَرَجَّيْتُ[5]۔

عملاً: اس طرح کہ جیسے فعل متعدی دو اسموں کا تقاضا کرتا ہے، اس طرح یہ حروف بھی دو اسموں پر داخل ہوتے ہیں البتہ فعل عمل میں اصل ہے اور یہ عمل میں فرع ہیں۔

---

(۱) یعنی جملہ میں تاکید و تحقیق کے معنٰی پیدا کرتے ہیں۔ بیشک / یقیناً۔

(۲) یہ تشبیہ کا معنٰی دیتا ہے۔ جیسے / گویا۔ جبکہ كَاَنَّ کی خبر جامد ہو ورنہ ظن کا فائدہ دیگا جیسے كَاَنّ زیدا قائم۔

(۳) یہ ماقبل والے شبہ اور وھم کو دور کرنے کے لیے آتا ہے۔ لیکن

(۴) یہ تمنا اور آرزو کیلئے آتا ہے۔ معنٰی کاش

(۵) یعنی بمعنٰی امید اور شاید۔ نوٹ اسی طرح لعل اشفاق کیلئے یعنی خوف یا خدشے کے اظہار کے لیے بھی آتا ہے۔

سوال: جب ان حروف کی معنٰی، فعل کی معنٰی جیسی ہے تو انکو حروف الافعال کیوں نہیں کہا جاتا جیسے اسماء الافعال کو فعل کی معنٰی کی وجہ سے اسماء الافعال کہا جاتا ہے۔

جواب: ان دونوں میں فرق ہے کیوں کہ اسماء افعال میں فعل کی معنٰی انکو لازم ہے باعتبار وضع کے اور حروف مشبہ بالفعل کو یہ معانی باعتبار وضع کے لازم نہیں بلکہ یہ معانی مضمون اور سیاق کلام سے سمجھی جاتی ہیں۔(الشمر)

حروف مُشبہ بالفعل کا عمل

سوال: حروف مشبہ بالفعل کونسا عمل کرتے ہیں۔

جواب: یہ اسم منصوب اور خبر مرفوع کا تقاضا کرتے ہیں[1]۔

جیسے اِنَّ زَیْدًا قَائِمٌ -کَاَنَّ زَیْدًا اَسَدٌ- لَیْتَ هِنْدًا عِنْدَنَا- مَاجَآئَنِی الْقَوْمُ لٰکِنَّ عمْرًوا جَاءَ- لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِیبٌ۔

سوال: حروف مشبہ بالفعل کی خبر، اسم پر مقدم ہوتی ہے یا نہیں۔

جواب: انکی خبر، اسم پر مقدم نہیں ہوتی لیکن اگر خبر ظرف یا جار مجرور ہو تو تقدیم جائز ہے جیسے اِنَّ عِنْدَ اللّٰهِ الثَّوَابَ — لٰکِنَّ فِی الصَّوْمِ صِحَّةَ الْبَدَنِ۔

سوال: حروف مشبہ بالفعل کے اسماء کا حذف کرنا جائز ہے یا نہیں۔

جواب: جی ہاں، ان کے اسم کا حذف جائز جیسے اَنْ لا اله الّا انتَ سبحانك جو اصل میں اَنَّهٗ تھا۔

سوال: حروف مشبہ بالفعل کی خبر کا کیا حکم ہے۔

جواب: ایک حکم یہ ہے کہ وہ مسند اور مرفوع ہو۔

(۱) یعنی جملہ اسمیہ پر داخل ہو کر مبتدا کو نصب دے کر اپنا اسم بناتے ہیں اور اسکی خبر کو اپنی خبر بناتے ہیں ۔

سوال: کیا حروف مشبہ بالفعل کی خبر ہمیشہ مفرد ہوتی ہے۔

جواب: ان کی خبر مبتدا کی خبر کی طرح ا۔ مفرد ۲۔ جملہ اسمیہ ۳۔ فعلیہ، ماضیہ اور مضارعیہ بھی آتی ہے ۴۔ یا ایسا محذوف بن کر بھی آتی ہے کہ جار مجرور یا ظرف جس کے متعلق ہوں۔

سوال: حروف مشبہ بالفعل ہمیشہ عمل کرتے ہیں یا ان کا عمل باطل بھی ہوتا ہے۔

جواب: چند صورتوں میں انکا عمل باطل ہوتا ہے جب مازائدہ کافہ ا۔ رُبَّ ۲۔ یا حروف مشبہ بالفعل کے ساتھ ملے جیسے رُبَّمَا، کَاَنَّمَا، طَالَمَا، قَلَّمَا، کَثُرَمَا، اِنَّمَا زَیْدٌ قَائِمٌ، اِنَّمَا اللّٰهُ وَاحِدٌ، کَاَنَّمَا زَیْدٌ قَائِمٌ ۳۔ یا جب اِنَّ اَنَّ کَاَنَّ اور لٰکِنَّ میں نون کی تخفیف ہو جائے تو بھی اکثر اوقات ان کا عمل باطل ہو جاتا ہے۔ البتہ ما موصولہ یا موصوفہ ہو تو انکا عمل باقی رہتا ہے۔

اَنَّ مفتوحہ اور مکسورہ میں فرق

سوال: اِنَّ اور اَنَّ میں کیا فرق ہے۔

جواب: یہ دونوں تاکید اور تحقیق کیلئے آتے ہیں کہ خبر، اسم کیلئے یقیناً ثابت ہے اس میں تردد نہ کیا جائے۔ لیکن اِنَّ جملہ کو اپنی حالت پر برقرار رکھتی ہے یعنی اپنے مدخول کو مستقل طور پر بتانا چاہتی ہے۔

اور اَنَّ بالفتح جملہ کو مفرد کے حکم میں بنا دیتی ہے اور وہ دوسرے جملہ کا جزء بن جاتا ہے۔ اسلئے جملہ کی جگہ اِنَّ بالکسر استعمال ہوتا ہے، اور مفرد کے موقعہ پر اَنَّ استعمال ہوتا ہے یعنی فاعل، مفعول اور مجرور کے موقعہ پر اَنَّ ہی پڑھا جاتا ہے۔ جیسے بَلَغَنِی اَنَّ زَیْدًا قَائِمٌ، کَرِهْتُ اَنَّكَ قَائِمٌ، عَجِبْتُ مِنْ اَنَّ بَکْرًا قَائِمٌ۔

اَنَّ کے مواقع

سوال: کونسی صورتوں میں اِنَّ اور کونسی صورتوں میں اَنَّ پڑھا جاتا ہے۔

جواب: ویسے تو انکی کئی صورتیں ہیں لیکن پانچ مشہور مقامات پر اِنَّ اور چار مقامات پر اَنَّ پڑھا جاتا ہے۔

اَنَّ را در پنج جا مفتوح خواں ۔ بعد علم و بعد ظنّ و درمیاں
بعد لولا بعد لو تحقیق داں ۔ تانیفتی ہیچ جا در فکر آں

خبر کی مثال: ا۔ علم یعلم کے باب کے بعد جیسے واعلمو اانَّ اللّٰہَ شَدِیدُ العِقَابِ ۲۔ ظنّ یظنّ کے باب کے بعد جیسے وظنّوا اَنَّھم مانِعَتُھُمْ حُصُو نُھُمْ ۳۔ درمیان کلام میں۔ جیسے شَھِدَ اللّٰہُ اَنَّہٗ لا اِلٰہَ اِلّا ھُو ۴۔ لولا کے بعد جیسے فلولا اَنَّہٗ کانَ مِنَ الْمُسَبِّحِینَ ۵۔ لو کے بعد جیسے لَو اَنَّ عِندَنا ذِکْرًا مِّنَ الاَوّلِینَ۔

اِنّ کے مواقع

اِنَّ را در چہار جا مکسور خواں۔ چوں درآید در خبر او لام نیز
ابتداؤ بعد قول وقسم داں۔ دائما مکسور خوانی اے عزیز

مثالیں: ا۔ خبر جیسے وَالعصرِ اِنَّ الانسانَ لَفِی خسرٍ ۲۔ ابتدا کلام میں جیسے اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شیءٍ قَدِیرٌ ۳۔ قال یقول کے باب کے بعد جیسے قال اِنَّہٗ یقولُ اِنّھا بَقَرَۃ ۴۔ قسم کے موقعہ پر جیسے اِنَّ اللّٰہَ لَذُو فَضْلٍ علی النَّاسِ۔

نوٹ: کچھ مقامات ایسے ہیں جہاں دونوں وجہ جائز ہیں مثلاً ا۔ اذا مفا جاتیہ کے بعد ۲۔ فاجزائیہ کے بعد ۳۔ لاجرمَ کے بعد۔

سوال: کیا اِنَّ وغیرہ کو مخفف بھی کیا جاسکتا ہے۔

جواب: جی ہاں کبھی ایک نون حدف کر کے اس کو مخفف کر لیا جاتا ہے، اس وقت اس میں اِعمال واِہمال دونوں جائز ہوتے ہیں، لیکن اہمال کی صورت میں خبر پر وجوبًا لام ابتدا داخل ہوتا ہے جیسے اِنْ جَرِیرٌ لَشَاعِرٌ۔

سوال: کیا اِنَّ وغیرہ ہمیشہ اسم ہی پر داخل ہوتے ہیں۔

جواب: یہ تخفیف کے بعد فعل پر بھی داخل ہو سکتے ہیں جیسے: اِنْ کَانَتْ لَکَبِیرَۃً - اِنْ نَظُنُّكَ لَمِنَ الکافِرِین۔ لیکن اس وقت فعل مضارع پر سین یا سوف اور ماضی پر قد لگایا جاتا ہے تاکہ اَن ناصبہ سے ممتاز ہو جائے جیسے عَلِمَ اَنْ سَیَکُونُ مِنْکُمْ مَرْضٰی - لِیَعْلَمَ اَنْ قَد اَبْلَغُوا رِسَالاتِ رَبِّھِمْ۔

سوال: حروف مشبہ بالفعل کے مخفف ہونے کی صورت میں انکا عمل باطل ہوتا ہے یا نہیں۔

جواب: جی ہاں لٰکِنَّ، مخفف ہونے پر اس کا عمل باطل ہو جاتا ہے جیسے اَلاَ اِنَّھُمْ ھُمُ الْمُفْسِدُونَ وَ لٰکِنْ لَّاتَشْعُرُونَ ۔اور انَّ مخفف ہونے پر اسکا عمل باقی رہتا ہے ۔ اور کَاَنّ بھی مخفف ہوتا ہے، اس وقت اکثر فعل منفی بلم پر داخل ہوتا ہے جیسے کَاَنْ لَمْ یَرَہٗ اَحَدٌ۔

سوال: آپ نے کہا کہ اِنَّ کا اسم منصوب خبر مرفوع ہوتا ہے لیکن اَنَّ زیدٌ کَرِیمٍ میں دونوں باتیں نہیں پائی جارہیں۔

جواب: یہ ایک نحوی معمّٰی (پہیلی) ہے در اصل اَنَّ یہاں حرف نہیں بلکہ مَدَّ کی طرح فعل ماضی ہے معنٰی آواز نکالنا۔ زیدٌ، اسکا فاعل ہے۔ کَرِیمٍ میں ك، حرف جر ہے اور رِیمٍ (ہرن) مجرور ہے معنٰی ہوئے۔ زید نے ہرن کی مانند آواز نکالی۔

۳۔ مَاوَلَامُشَبَّھتانِ بِلَیس

سوال: ماولا مشبھتان بِلَیس کسے کہتے ہیں۔

جواب: اس ماولا کو کہتے ہے جو فعل، لیس کے ساتھ مشابہ ہو۔

سوال: حروف مشبہ بلیس کتنے ہیں۔

جواب: یہ چار حروف ہیں ما، لا، لاتَ، اِنْ۔

سوال: ماولامشبھتان بلیس کی فعل کے ساتھ کس چیز میں مشابھت ہے۔

جواب: ان کی فعل لیس کے ساتھ مشابھت ہے عمل اور معنٰی میں، یہ عمل بھی لیس والا کرتے ہیں[1] اور معنٰی بھی ان کی نفی والی ہے جس طرح لیس کی معنٰی نفی والی ہے یعنی نہ، نہیں۔ فرق یہ ہے کہ لیس نفی حال کیلئے آتا ہے اور ماولا مطلق نفی کیلئے آتے ہیں۔

سوال: حروف مشبہ بلیس کونسا عمل کرتے ہیں۔

جواب: یہ اسم مرفوع، خبر منصوب کا تقاضا کرتے ہیں اور لیس کی طرح انکی خبر پر بھی بازائدہ آتی ہے جیسے ما محمودٌ بِخطیبٍ محمود مقرر نہیں ہے۔

سوال: کیاماولا میں کوئی فرق بھی ہے۔

جواب: ا۔ جی ہاں ما عام ہے معرفہ اور نکرہ دونوں پر داخل ہوتی ہے جیسے ما ھٰذا بشرًا۔ مازیدٌ قائمًا۔ مارجلٌ حاضرًا اور لا صرف نکرہ پر داخل ہوتی ہے جیسے لارجلٌ قائمًا اور معرفہ میں اس کا عمل باطل ہوتا ہے جیسے لا زیدٌ عالمٌ وَلا بکرٌ۔

نوٹ: اسی طرح لاتَ لفظ معنًی وعملاً لیس کی طرح ہے جیسے وَلَاتَ حِینَ مَناصٍ (اور وقت نہ رہا خلاصی کا) اس کے عمل کے لیئے ا۔ شرط ہے اسم وخبر ظرف زمان ہو ۲۔ کوئی ایک حذف ہو (اور اکثر اسم حذف ہوتا ہے) یہاں لات کا اسم محذوف ہے جو کہ حین ہے اور حِینَ موجودٍ، لات کی خبر ہے (المنہاج) اس طرح کبھی لا پر۔ ت بڑھا کر لاتَ بولتے

(ا) کہ مابعد انکا مرفوع اور منصوب ہوتا ہے۔

ہیں اس کا عمل بھی وہی ہوتا ہے۔ جیسے لاتَ حِینَ مَنَاصٍ اسکا اسم محذوف ہے اور حین خبر ہے۔ دراصل لات الحِینُ حِینَ مناصٍ یہ وقت چھٹکارے کا وقت نہیں ہے۔

سوال: حروف مشبھتان بلیس کے اسم کے عمل کے لیے کونسے شرائط ہیں۔

جواب: ا۔ ان کا اسم مقدم ہو، موخر نہ ہو ۲۔ ان کی نفی کو اِلّا کے ذریعہ ختم نہ کیا جائے۔

سوال: ماولا کے اسم کو پہچاننے کی کیا علامت ہے۔

جواب: اس کی علامت یہ ہے کہ ان کا اسم مسند الیہ ہو اور اسپر ما یالا داخل ہو۔

سوال: ماولا کا خبر اسم پر مقدم ہوتا ہے یا نہیں۔

جواب: انکے خبر کی اسم پر تقدیم جائز نہیں۔

سوال: کیا ما، کی خبر ہمیشہ منصوب ہوتی ہے۔

جواب: اکثر منصوب ہوتی ہے۔ لیکن جب ما، کی خبر پر باءِ زائدہ داخل ہو گا تو وہ مجرور ہو گا جیسے وَمَا رَبُّكَ بِظَلّامٍ۔

سوال: کیاماولا کا عمل کبھی باطل ہوتا ہے۔

جواب: تین صورتوں میں ما کا عمل لغو/ باطل ہو جاتا ہے اور لا تو بطریق اولی ا۔ ما کے بعد اِنْ زائدہ ہو جیسے ما اِنْ زیدٌ قائمٌ ۲۔ ما کے اسم اور خبر کے درمیاں اِلّا آجائے جیسے مَازیدٌ اِلّا قائمٌ۔ مَا اَنَا اِلّا بشرٌ ۳۔ ما، کی خبر اسم پر مقدم ہو جیسے ما قائمٌ زیدٌ۔ ماعندی قَلَمُكَ۔ لا حاضرٌ رَجلٌ۔ لا رجلٌ اِلّا حاضرٌ۔

قال قائل۔۔۔۔۔

ممتنع نَصبش اگر بر اسم تقدیمش بود

یــا بر و اِلّا ست یــا زائد شود اِنْ بعد ما

سوال: کیاما ولا میں تخفیف کی گنجائش ہے۔

جواب: جی ہاں حرف ما میں گنجائش ہے کہ اکثر عرب مانا فیہ کی جگہ مافِیشِ بولتے ہیں جو مافیہِ شیءٌ کا مخفف ہے اور اس سے صرف "نہیں" کے معنٰی لیتے ہیں جیسے عندی مافِیشِ کتابٌ میرے پاس کتاب نہیں ہے۔

اسی طرح مَا علیہِ شیءٌ کو مخفف کرکے ما عَلَیشَ بولتے ہیں یعنی کوئی مضائقہ نہیں اور تخفیفا مالَشْ بھی کہتے ہیں۔

سوال: اِنْ نافیہ کا کیا حکم ہے۔

جواب: اِنْ بھی مانافیہ کی طرح ہے عمل اور شرائط میں جیسے اِنِ الحیاۃُ دائمۃً اگر اس کی خبر اسم پر مقدم ہو گی تو عمل باطل ہو جائے گا جیسے اِنْ عندی کتابٌ۔اِنْ ھُوَ اِلّا کاتبٌ۔

۴۔لانفی جنس

سوال: لانفی جنس کا کیا مطلب ہے۔

جواب: (یہ نواسخ جملہ میں سے تیسرا قسم ہے) اس سے مراد وہ لا ہے جو[1] جنس کے حکم کی نفی کرے[2] جیسے لا رجلٌ حاضرًا کوئی آدمی حاضر نہیں ہے[3]۔

سوال: لانفی جنس کونسا عمل کرتی ہے۔

جواب: اس لا کی خبر ہمیشہ مرفوع ہوتی ہے البتہ اس کے اسم کی کئی صورتیں ہیں۔

ابتداءً لا نافیہ دو اسموں پر داخل ہونے والی دو قسم ہے ا۔عاملہ ۲۔غیر عاملہ۔

(۱) اپنے اسم سے۔
(۲) یعنی جو تمام شی کے انکار کے لیے ہو۔
(۳) اسم میں حضور کی نفی ہے۔

غیر عاملہ کیلئے دو شرط ہیں ا۔لا کا اسم معرفہ ہو ۲۔دوسری لا دوسرے معرفہ سے تکرار ہو کر آئے جیسے لا زیدٌ عندی وَلا عمرٌو یہ ترکیب میں مبتدا، خبر ہوتے ہیں۔

سوال: لا عاملہ کتنے قسم ہے۔

جواب: دو قسم ہے ا۔ظاہر نفی جنس کیلئے اور یہ لیسَ کے مشابھ ہے، عمل بھی لیسَ والا کرتی ہے جیسے لا رجلٌ حاضرًا۔لاأمرۃٌ حاضرۃً - ولامسلماتٌ حاضراتٍ۔ ۲۔نص نفی جنس کیلئے اور یہ لیسَ کے مشابھ ہے اور چار قسم ہے۔ ا۔اسم مفتوح[1] خبر منصوب ۲۔اسم منصوب خبر مرفوع[2] ۳۔ملغانی عمل[3] ۴۔پانچ وجہ پڑھنے جائز۔

ا۔پہلی قسم کے لیے شرط ہے کہ اس لا کا اسم متصل مفرد نکرہ، غیر مکرر ہو جیسے لاَ رَجُلَ فِی الدَّارِ[4]

۲۔دوسری قسم کیلئے شرط ہے۔ا۔کہ لا کا اسم نکرہ مضاف ہو جیسے لا غلامَ رجلٍ ظریفٌ فی الدار ۲۔یا شبہ مضاف ہو جیسے لا عشرینَ درھما لك۔

۳۔تیسری قسم،ملغانی عمل: اسکے شرائط گذر چکے ہیں جیسے لا زیدٌ عندی ولا عمرٌو۔

۴۔چوتھی قسم کے لیئے شرط ہے کہ لا کا اسم نکرہ ،غیر مضاف، مکرر ہو جیسے لاَحولَ وَلَا قُوَّۃَ اِلاَّ بِاللّٰہِ[5] کوئی طاقت ہے نہ کوئی قوت ہے مگر اللہ کی مدد سے۔ اس صورت میں پانچ وجوہ پڑھنے جائز ہیں ا۔دونوں معرب مرفوع جیسے لاَحولٌ وَلَا قُوَّۃٌ اِلاَّ بِاللّٰہِ

(۱) مبنی بر فتح
(۲) یعنی لا کا اسم معرب منصوب ہو
(۳) عمل سے خالی
(۴) یہاں اسم کو نصب وجوبی لفظی ہے۔
(۵) یہاں اسم کو نصب وجوبی محلی ہے۔

۲۔ دونوں مبنی بر فتح جیسے لَاحولَ وَلَا قُوَّۃَ اِلاَّ بِاللّٰہِ ۳۔ پہلا مبنی بر فتح دوسرا معرب مرفوع بر تنوین جیسے لَاحولَ وَلَا قُوَّۃٌ اِلاَّ بِاللّٰہِ ۴۔ پہلا معرب تنوین مرفوع پر، دوسرا مبنی بر فتح جیسے لَاحولٌ وَلَا قُوَّۃَ اِلاَّ بِاللّٰہِ ۵۔ پہلا مبنی بر فتح، دوسرے پر تنوین منصوب[1] جیسے لَاحَولَ وَلَا قُوَّۃً اِلاَّ بِاللّٰہِ۔

لاحول ولاقوۃ کی صورتیں

سوال: ان پانچوں صورتوں کی ترکیب کیسے ہو گی۔

جواب: ۱۔ لَاحولٌ وَلَا قُوَّۃٌ اِلاَّ بِاللّٰہِ اس پہلی صورت میں لا نفی جنس ملغیٰ عن العمل ہے۔ حَولٌ معطوف علیہ اپنے معطوف قُوَّۃٌ سے مل کر ہوا مرفوع لفظًا مبتدا اور دوسرا لا زائدہ ثابتان خبر محذوف ہے اور اس صورت میں ترکیب میں دو احتمال ہونگے ۱۔ عطف المفرد علیٰ المفرد ۲۔ عطف الجملۃ علیٰ الجملۃ۔

۲۔ لَاحولَ وَلَا قُوَّۃَ اِلاَّ بِاللّٰہِ اس دوسری صورت میں لا نفی جنس ہے۔ حول معطوف علیہ، اپنے معطوف قوۃ سے مل کر ہوا اسم لا کا۔ ثابِتَتانِ خبر محذوف ہے الّا باللّٰہ اس سے متعلق ہے۔

۳۔ لَاحولَ وَلَا قُوَّۃٌ اِلاَّ بِاللّٰہِ تیسری صورت میں پہلا لا نفی جنس کا ہے۔ حولَ مبنی بر فتح منصوب محلا اسم ہے لا کا، دوسرا لا زائدہ، قوۃٌ، مرفوع لفظًا اس کا عطف ہے۔ حول کے محل بعید پر[2]، کیونکہ اصل میں حول مرفوع ہے مبتدا کی وجہ سے۔ اس صورت میں عطف الجملۃ علیٰ الجملۃ ہو گا اور دونوں کی خبر علٰحدہ ہو گی۔ تقدیر عبارت ہو گی لَاحولَ عَنِ المَعصِیۃِ مَوجُودٌ لِاَحَدٍ اِلّا باللّٰہِ۔

(۱) معرب منصوب

(۲) یہ مذہب ہے سیبویہ رحہ کا۔

۴۔ لَاحولَ وَلَا قُوَّۃً اِلاَّ بِاللّٰہِ اس چوتھی صورت میں پہلا لا نفی جنس کا ہے، حولَ اسم، منصوب محلا مبنی بر فتح۔ دوسرا لا زائدہ، قوۃً منصوب لفظًا، حول کے محل قریب پر اس کا عطف ہے، حول منصوب محلا ہے۔ کیونکہ لا کا اسم ہے۔ اور ترکیب میں دو احتمال ہونگے۔ ۱۔ عطف المفرد علی المفرد[1] ۲۔ عطف الجملۃ علی الجملۃ[2]۔

۵۔ لَاحولَ وَلَا قُوَّۃَ اِلاَّ بِاللّٰہِ اس پانچویں صورت میں پہلا لا نفی جنس کا ہے۔ حول اسم مبنی بر فتح منصوب محلا، دوسرا لا زائدہ، قوۃ منصوب لفظا حول کے محل قریب پر اسکا عطف ہے اور ترکیب میں دو احتمال ہیں عطف المفرد علی المفرد، عطف الجملۃ علی الجملۃ۔

سوال: لا نفی جنس اور لا مشبہ بلیس میں کیا فرق ہے۔

جواب: ان میں دو فرق ہیں لفظی، معنوی۔ لفظی فرق یہ کہ لا نفی جنس کا اسم منصوب اور خبر مرفوع ہوتا ہے اور معنوی فرق ۱۔ یہ ہے کہ لا نفی جنس میں نفی کا استغراق ہوتا ہے۔ اور لامشبہ بلیس میں استغراق نہیں ہوتا بلکہ صرف ایک فرد سے نفی ہوتی ہے۔ اسلیئے لا رجلَ فی الدار کہنے کے بعد بل رجلانِ کہنا غلط ہے اور لا رجلٌ فی الدار کہنے کے بعد بل رجلانِ کہنا درست ہے۔ ۲۔ دوسرا فرق یہ ہے کہ لامشبہ بلیس کے معنیٰ میں دو احتمال ہوتے ہیں ایک یہ کہ خبر کی نفی اسم کے صرف ایک فرد سے ہو جیسے لَارَجُلٌ قَائِمًا ایک آدمی کھڑا نہیں ہے (ہو سکتا ہے کہ دو کھڑے ہوں)۔

نوٹ: اسی طرح لا سِیَّمَا میں بھی لا، نفی جنس کیلئے ہے اور یہ اپنے ماقبل کے مقابلے میں ما بعد کی خصوصیت بتانے کے لیئے آتا ہے جیسے اُحِبُّ الاَصدِقاءَ ولاسِیَّمَا الصدیقُ العاقلُ،

(۱) تقدیر عبارت یوں ہو گی لاَحولَ وَلاَ قُوَّۃً موجودانِ لِاَحدٍ اِلّا باللّٰہ۔

(۲) تقدیر عبارت ہو گی لاَحولَ عنِ المَعصیۃِ موجودٌ لِاَحَدٍ اِلّا باللّٰہ۔

اس میں لا نفی جنس کا ہے سِیّ بمعنیٰ مثل، اسکا اسم ہے اور خبر موجود محذوف ہے الصدیقُ العاقلُ اور اگر لاسِیّ کا مابعد نکرہ ہو تو اسکو مرفوع منصوب اور مجرور بھی پڑھا جاسکتا ہے۔

دوسرا یہ کہ خبر کی نفی جنس اسم سے ہو پھر مثال مذکورہ میں یہ بھی احتمال ہے کہ جنس مرد قائم نہیں (ایک نہ دو) اور لا نفی جنس میں صرف ایک احتمال ہوتا ہے کہ اس میں خبر کی نفی جنس اسم سے ہوتی ہے جیسے لا رجلَ فی الدارِ کوئی آدمی گھر میں نہیں (خواہ ایک ہو یا زیادہ)۔

سوال: کیا لا نفی جنس کا اسم ہمیشہ مفرد ہوتا ہے۔

جواب: عام ہے کبھی مفرد، تثنیہ اور جمع بھی آتا ہے۔ پس حالت نصبی میں ہو گا لا مُتَّحِدَینِ مَغْلُوبَانِ کوئی دو باھم اتحاد رکھنے والے مغلوب نہیں ہوتے اور لا مُختلفَینِ مَنْصُورُونَ کوئی دو باھم اختلاف رکھنے والے فتحمند نہیں ہوتے۔

سوال: کیا لا نفی جنس کی خبر محذوف ہوتی ہے۔

جواب: جی ہاں جب اس کی خبر معلوم ہو تو خبر کا حذف جائز ہے جیسے ولو تریٰ اذ فَزِعُوا فَلافَوتَ ای فلافوتَ لھم۔ اسی طرح لاشکَّ، لا خیرَ، لا بُدَّ، لابأسَ میں بھی خبر محذوف ہے۔ (المنھاج)

سوال: لا نفی جنس کی خبر پہنچاننے کی کیا علامت ہے۔

جواب: علامت یہ ہے کہ اس کی خبر مسند ہو اور اسپر لا داخل ہو۔

جنس اور اسم جنس

سوال: جنس اور اسم جنس کسے کہتے ہیں۔

جواب: جنس اسے کہتے ہیں جس کا اطلاق قلیل اور کثیر پر ہو جیسے الماءُ پانی، تھوڑا بھی پانی زیادہ بھی پانی، قطرہ ہو یا دریا اور اسم جنس اسے کہتے ہیں جس کا اطلاق قلیل پر ہوا اور کثیر

پر درجہ بدرجہ ہو جیسے رجلٌ ایک آدمی، اگر زیادہ ہونگے تو ایک ایک آدمی کو بھی رجلٌ رجلٌ کہا جائے گا، سب کو رجل نہیں کہیں گے بلکہ رجال کہیں گے۔

۵۔ حروف ندا

حروف ندا سے مراد وہ حروف ہیں جن سے مخاطب کو اپنی طرف متوجہ کیا جائے ایسے حرف کے ذریعہ جو ادعو کے قائم مقام ہو۔

حروف ندا اور ان کا عمل

سوال: حروف ندا کتنے ہیں اور کون سا عمل کرتے ہیں۔

جواب: یہ پانچ حروف ہیں یا، اَیا، ھَیَا، اَیْ، اَ۔ یا ندا قریب اور بعید میں استعمال ہوتا ہے اَیَا، ھَیَا دونوں ندا بعید کے لئے ہیں۔ اَیْ اور اَ دونوں ندا قریب کے لئے استعمال ہوتے ہیں لیکن کبھی کبھار ایک دوسرے کی جگہ پر بھی استعمال ہوتے ہیں۔

منادیٰ اور حرف ندا کا حذف

سوال: کیا منادیٰ اور حرف ندا کا حذف جائز ہے۔

جواب: جی ہاں کسی قرینہ یا اختصار کی وجہ سے حذف جائز ہے جیسے یوسفُ اَعرِضْ عن ھذا سے پہلے حرف ندا (یا) محذوف ہے اور اَلّا یسجدوا میں منادیٰ محذوف ہے اصل میں تھا اَلَا یا قومِ اسْجُدُوا۔

منادیٰ کا اعراب

سوال: منادیٰ کا اعراب کتنے قسم ہے۔

جواب: چار قسم ہے ۱۔ مرفوع ۲۔ منصوب ۳۔ مفتوح ۴۔ مجرور۔

منادیٰ مرفوع

سوال: منادیٰ مرفوع کب ہوتا ہے۔

جواب: منادیٰ مفرد، معرفہ ہو تو اس کو رفع پڑھنا واجب ہے خواہ قبل ندا معرفہ ہو جیسے یا زیدُ یا بعد ندا معرفہ ہو جیسے یا رجلُ، یا زیدانِ، یا زیدونَ، یا مسلمونَ، یا قاضِی۔

فائدہ: مفرد چار چیزوں کے مقابلے میں آتا ہے ا۔ مفرد ہو یعنی تثنیہ، جمع نہ ہو ۲۔ مفرد ہو یعنی جملہ نہ ہو ۳۔ مفرد ہو یعنی مضاف، شبہ مضاف نہ ہو ۴۔ مفرد ہو یعنی مرکب نہ ہو اور یہاں مفرد، مضاف کے مقابلہ میں ہے کہ مضاف اور شبہ مضاف نہ ہو (اسکا اعراب آگے آرہا ہے)۔

منادیٰ منصوب

سوال: منادیٰ، منصوب کب ہوتا ہے۔

جواب: تین صورتوں میں منادیٰ منصوب ہوتا ہے۔ یعنی جس حالت میں منادیٰ کا رفعہ ہوگا اس حالت پر اسکو مبنی پڑھا جائے گا۔ ا۔ منادیٰ مضاف ہو[1] جیسے یا عبدَاللہِ اے خدا کے بندے ۲۔ منادیٰ شبہ مضاف ہو جیسے یا طالعًا جبلًا[2] اے پہاڑ کے چڑھنے والے ۳۔ منادیٰ نکرہ غیر معین ہو۔

شبہ مضاف

سوال: شبہ مضاف کسے کہتے ہیں۔

جواب: اس اسم کو کہتے ہیں جس کی دوسرے کلمہ کے ملائے بغیر معنیٰ پوری نہ ہوتی ہو، یہاں بھی جبلاً کے سوائے طالعًا کی معنیٰ پوری نہیں ہو پاتی۔

نکرہ معین اور غیر معین

(۱) خواہ واحد ہو یا تثنیہ جمع جیسے یا ساکنَ الهند، یا ساکنَی مکۃ، یا ساکنِی المدینۃِ۔

(۲) جبلا یہ طالعا کا مفعول ہے۔

سوال: نکرہ معیّن اور غیر معیّن کسے کہتے ہیں۔

جواب۔ جب کسی غیر متعین اجنبی کو پکارا جائے تو اس کو نکرہ غیر معیّن کہیں گے، جیسے نابینا بغیر آہٹ سنے کہے یا رجلاً خُذْ بِیَدِی اے کوئی آدمی میرا ہاتھ پکڑ/ تھام لے۔ اور جب معین اجنبی کو پکارا جائے تو وہ نکرہ معین ہوگا جیسے کوئی نابینا آہٹ وغیرہ سنے اور کہے یا رجلاً خُذْ بِیدِی۔

منادیٰ مجرور

سوال: منادیٰ مجرور کب ہوتا ہے۔

جواب: منادیٰ، لام استغاثہ داخل ہونے سے مجرور ہوتا ہے[1] جیسے یا لَزیدٍ۔

مستغاث اور مستغیث

سوال: مستغاث کسے کہتے ہیں۔

جواب: جس کو مدد طلب کرنے / فریاد رسی کیلئے اپنے طرف متوجہ کیا جائے اور جو فریاد کرے اس کو مستغیث اور جس کے لیئے فریاد کی جائے اسے مستغاث لہ کہتے ہیں۔

منادیٰ مفتوح

سوال: منادیٰ مفتوح کب ہوتا ہے۔

جواب: جب منادیٰ کے آخر میں الف استغاثہ داخل ہو[2] جیسے یا زیدَاہُ[3]۔

سوال: جب منادیٰ "ی" متکلم کی طرف مضاف ہو اور صحیح الاٰخر ہو تو اسکا کیا حکم ہے۔

جواب: اس میں چھ وجوہ پڑھنے جائز ہیں جیسے ا۔ یَاسَیِّدِی ۲۔ یَاسَیِّدِ ۳۔ یَا سَیِّدَ

(۱) یعنی منادیٰ مستغاث لامی ہو۔

(۲) یعنی منادیٰ مستغاث الفی ہو۔

(۳) اس میں ضمیر آواز کو دراز کرنے کے لیئے ہے۔

۴۔یَاسَیِّدَا ۵۔یَاسَیِّدِیَّ ۶۔یَاسَیِّدِیَا۔ لیکن اگر منادیٰ لفظ اب یا ام ہو تو مزید یَااَبَتَ، یَااَبَتَا، یَااَبَتِی بھی پڑھا جاسکتا ہے۔

منادیٰ کا ناصب

سوال: منادیٰ، مفعول بہٖ کی وجہ سے منصوب ہوتا ہے، لیکن اسکا ناصب کون ہے۔

جواب: اس میں اختلاف ہے جمہور نحات کے نزدیک اس کا ناصب فعل مقدر ہے جیسے یَازیدُ اصل میں ہے ادعُو زیدًا، لیکن مبردؒ اور مصنف نحو میرؒ کے نزدیک حرف ندا فعل کے قائم مقام ہونے کی وجہ سے خود ہی ناصب ہے، فعل مقدر کو اس میں دخل نہیں، ایں حروف منادیٰ مضاف رانصب کنند سے یہی بات معلوم ہوتی ہے۔ (بدر منیر)

فصل دوم۔ فعل کے حروف عاملہ

۱۔فعل مضارع کے حروف ناصبہ

سوال: جو حروف فعل مضارع کے عامل ہیں وہ کتنے قسم ہیں۔

جواب: دو قسم ہیں ۱۔ حروف ناصبہ ۲۔ حروف جازمہ۔

سوال: فعل مضارع کے حروف ناصبہ کتنے ہیں اور کیا عمل کرتے ہیں۔

جواب: وہ چار ہیں اَنْ، لَنْ، کَیْ، اِذَنْ۔ یہ لفظًا اور معنیً مضارع میں عمل کرتے ہیں۔

اَنْ۔ کہ، یہ کہ۔ لَنْ۔ ہرگز نہیں۔ کَیْ۔ تاکہ۔ لِکَیْ۔ تاکہ۔ اِذَنْ۔ تب۔ تو اسوقت [1]

اَن کا عمل

سوال: اَنْ فعل مضارع میں کیا عمل کرتا ہے۔

جواب: یہ لفظًا، فعل مضارع مفرد کو نصب دیتا ہے [2]، جیسے لن یّضرِبَ، لن تضرِبَ وغیرہ اور سات صیغوں میں نون اعرابی کو حذف کردیتا ہے، جیسے لن یّضرِبوا۔ اور دو صیغوں میں مبنی ہونے کی وجہ سے کوئی تبدیلی نہیں آتی، جیسے لن یّضرِبنَ، لن تضرِبْنَ۔

معنیً یہ عمل کرتا ہے کہ فعل مضارع کو مصدر کے معنیٰ / تاویل میں کردیتا ہے جیسے اُرِیْدُ اَنْ تَقُومَ اَی اُرِیْدُ قِیَامَکَ/ میں تیرے اٹھنے کا ارادہ کرتا ہوں۔

اَن مصدریہ

سوال: اَنْ ناصبہ کا دوسرا نام کونسا ہے۔

جواب: اس کا دوسرا نام اَنْ مَصْدَرِیّہ بھی ہے۔ کیونکہ یہ فعل مضارع کو مصدر کے معنیٰ میں کردیتا ہے اور یہی اَنْ مصدریہ کا وجہ تسمیہ ہے۔

---

(۱) اسی طرح اَلَّا مخفف اَنْ لا (یہ کہ نہ)۔ لِاَنْ (اسلئے کہ) ۔لِئَلّا مخفف لِاَنْ لا (اسلئے کہ نہ) بھی حروف ناصبہ میں شمار ہوتے ہیں۔

(۲) اس طرح کہ پانچ صیغوں میں فتح ظاہر ہوگا۔ واحد مذکر غائب، واحد مؤنث غائب، واحد مذکر مخاطب، واحد متکلم، جمع متکلم۔

اَن مخففه کا حکم

سوال: آپ نے کہا کہ اَنْ مضارع کو نصب دیتا ہے تو عَلِمَ اَنْ سَيَكُونُ میں اَنْ نے نصب کیوں نہیں دی۔

جواب: یہ اَنْ مُخَفَّف عَنِ الْمُثَقّلہ ہے اصل میں اَنَّہٗ تھا، پھر اَنْ ہو گیا، یہ ناصبہ نہیں ہے۔

اَنْ غیر ناصبه

سوال: کیا اَنْ ہمیشہ ناصبہ ہوتا ہے یا غیر ناصبہ بھی ہوتا ہے۔

جواب: جی ہاں، جب اَنْ زائدہ امر اور ماضی پر داخل ہو تو غیر ناصبہ ہوتا ہے، جیسے اَنِ اضْرِبْ اور اَنْ قالَ۔

حروف ناصبه میں فرق

سوال: معمول کی تقدیم کے باعتبار اَنْ اور باقی حروف ناصبہ میں کیا فرق ہے۔

جواب: اَنْ کا معمول اس پر مقدم ہو سکتا ہے جیسے يَضرِبَ اَنْ زيدًا ۔ بخلاف باقی نواصب کے اس لیئے يَضرِبَ لَنْ زَيدًا کہنا درست نہیں۔

لَن کا عمل

سوال: لَنْ، فعل مضارع میں کیا عمل کرتا ہے۔

جواب: یہ بھی فعل مضارع مفرد کو لفظًا نصب دیتا ہے اور تثنیہ و جمع کے نون کو گرا دیتا ہے، سوائے جمع مؤنث کے، اور معنیً، نفی کی تاکید کے لئے آتا ہے[1] جیسے لَن يَّخْرُجَ زيدٌ ، زید ہرگز نہیں نکلے گا۔

کَی کا عمل

سوال: کَیْ، فعل مضارع میں کیا عمل کرتا ہے۔

(۱) یعنی مضارع مثبت کو مستقبل منفی مؤکد کے معنیٰ میں کر دیتا ہے۔

جواب: یہ بھی لفظًا، مضارع مفرد کو نصب دیتا ہے، اور تثنیہ و جمع کے نون کو گرا دیتا ہے، اور معنیً سببیت کیلیئے آتا ہے[1] جیسے اسلمتُ کَی ادخُلَ الجنّةَ میں نے اسلام قبول کیا تاکہ جنت میں داخل ہو جاؤں (یہاں اسلام لانا دخول جنت کا سبب ہے)۔

نوٹ۔ کَی ناصبہ عمل اور معنیٰ میں اَنْ مصدریہ کے مترادف ہوتا ہے، جیسے لِكَيلَا تأسَوا تا کہ تم مایوس نہ ہو۔

اذن کا عمل

سوال: اِذَنْ مضارع میں کونسا عمل کرتا ہے۔

جواب: اس کا عمل تین طرح سے ہے ۱۔ یہ لفظًا، مضارع مفرد کو نصب دیتا ہے ۲۔ تثنیہ و جمع کے نون کو سوائے جمع مؤنث کے گرا دیتا ہے ۳۔ معنیً جواب اور جزا کیلیئے آتا ہے جیسے کوئی کہے۔ اَنَا اٰتِيكَ غدًا میں تیرے پاس کل آؤں گا۔ تو اسکے جواب میں کہا جائے گا۔ اِذَنْ اُكْرِمَكَ اس وقت میں تیرا اکرام کروں گا۔

اَنْ مقدره کے مقامات

سوال: اَنْ ناصبہ ہمیشہ ظاہر ہوتا ہے یا کبھی مقدر بھی ہوتا ہے۔

جواب: یہ چھ مقامات پر مقدر[2] ہو کر مضارع کو وجوبًا، نصب دیتا ہے ۱۔ حتّٰی کے بعد جیسے مررتُ حتّٰی ادخُلَ البلدَ میں گذرا تا کہ شہر میں داخل ہو جاؤں۔ ۲۔ لام جحد کے بعد جیسے مَا كانَ اللهُ لِيُعذِّبَهم وَانتَ فيهم اللہ انکو عذاب نہیں دیگا جب تک آپ ان میں ہیں۔

لام جحد

(۱) یعنی اسکا ماقبل مابعد کے لیئے سبب (علت یا نتیجہ) ہوتا ہے اور مابعد مسَبَّب۔

(۲) پوشیدہ۔

سوال: لام جحد کسے کہتے ہیں۔

جواب: اس لام کو کہتے ہیں جو کان منفی کی خبر پر نفی کو پختہ کرنیکے لئے داخل ہو جیسے لَمْ یَکُنِ اللّٰہُ لِیَغْفِرَ لَھُم۔ ما کانَ اللّٰہُ لِیُعَذِّبَھُم، البتہ اللہ ان کو عذاب نہیں کریگا۔

فائدہ۔لام کی کئی قسمیں ہیں۔ ا۔لام تاکید۔ ۲۔لام کَیْ۔ ۳۔لام تعلیلیہ۔ ۴۔لام زائدہ۔ ۵۔ لام امر۔ ۶۔لام ابتدائیہ ۷۔لام قسم ۸۔لام اختصاص

۳۔ تقدیر اَنْ کی تیسری جگہ۔ اس اَو کے بعد جو الٰی یا اِلّا کے معنٰی میں ہو جیسے لَاَلْزِمَنَّکَ اَوْ تُعْطِیَنِیْ حَقِّی، پس جب او بمعنٰی الٰی ہو گا تو معنٰی ہو گا البتہ لازم پکڑوں گا میں تجھ کو یہاں تک کہ تو میرا حق دیدے۔ اگر اِلّا کے معنٰی میں ہو تو معنٰی ہو گا، البتہ پکڑوں گا میں تجھ کو مگر یہ کہ تو میرا حق دیدے۔

۴۔ تقدیر اَنْ کی چوتھی جگہ۔لام کَیْ[1] کے بعد جیسے اسلمتُ لِاَدخُلَ الجنّۃَ ۔ لیکن اگر کَیْ سے پہلے لام ہو گا تو کَیْ کا مابعد مجرور ہو گا۔

لام کَی اور لام جحد میں فرق

سوال: لام کَیْ کسے کہتے ہیں۔

جواب: لام کَیْ اس لام جر کو کہتے ہیں جو کَیْ کی طرح سببیت کی معنٰی دیتا ہو اور اسکو لام التعلیل بھی کہتے ہیں۔

سوال: لام کَیْ اور لام جحد میں کونسا فرق ہے۔

جواب: ا۔ لفظی فرق یہ ہے کہ لام جحد ہمیشہ کانَ منفی ماضی کے بعد آتا ہے۔ بخلاف لام کَیْ

(۱) لام سببیت۔

کہ یہ صرف نفی کی تاکید کرتا ہے ۲۔ معنوی فرق یہ ہے کہ لام کَیْ تقلیل کے لیئے آتا ہے ۳۔ تیسرا فرق یہ ہے کہ لام کَیْ کو حذف کرنے سے معنٰی میں خلل ہو جاتا ہے بخلاف لام جحد کے اس کے حذف سے معنٰی میں خلل نہیں ہوتا کیونکہ وہ صرف نفی کی تاکید کے لئے آتا ہے۔

۵۔اس فا جزائیہ کے بعد بھی اَن مقدر ہوتا ہے ا۔ جس میں ماقبل مابعد کیلئے سبب ہو ۲۔ اور جو چھ چیزوں میں سے کسی ایک کے جواب میں واقع ہوتا ہو جو درج ذیل ہیں۔

چھ مقامات میں فا، کا لانا ضروری ہے

ا۔امر کے بعد جیسے زُرْنِی فَاُکْرِمَکَ۔ تو میری زیارت کر تا کہ میں تیری عزت کروں۔

۲۔ نھی کے بعد جیسے لَاتَشْتِمْنِی فَاَضْرِبَکَ۔ مجھے برا بھلا مت کہو تا کہ تمہیں تکلیف دوں۔

۳۔ نفی کے بعد جیسے مَاتَأْتِیْنَا فَتُحَدِّثَنَا[1] نہیں آتے آپ ہمارے پاس تا کہ بات چیت کرتے ہم سے۔

۴۔ استفہام کے بعد جیسے ھَلْ عِنْدَکَ مَاءٌ فَاَشْرَبَہٗ۔ کیا آپ کے پاس پانی ہے تا کہ پیوں میں اس کو۔

۵۔ تمنّی کے بعد جیسے لَیْتَ لِی مَالًا فَاُنْفِقَ مِنْہُ۔ کاش میرے لیے مال ہوتا تا کہ میں اس کو خرچ کرتا۔

۶۔ عرض کے بعد جیسے اَلَا تَنْزِلُ بِنَا فَتُصِیْبَ خَیْرًا۔ کیوں نہیں آتے ہو ہمارے پاس تا کہ حاصل کرو بھلائی کو۔

(۱) چونکہ نفی بھی انشائیہ کے حکم میں ہے اس لیئے انشائیہ کے طرح نفی بھی جواب کو چاہتی ہے (بدر منیر)۔

(٦) تقدیر اَنْ کی چھٹی جگہ: واو الصرف کے بعد بھی اَنْ مقدر ہوتا ہے جیسے زُرْنِي وَاُكْرِمَكَ میری زیارت کروتا کہ میں تمہارا اکرام کروں۔

واوالصرف

سوال: واوالصرف کسے کہتے ہیں۔

جواب: اس واو کو کہتے ہیں جو معطوف کو معطوف علیہ والے حکم سے پھیر دے[1]، جیسے لَاتَأكُلِ السَّمَكَ وَ تَشْرَبَ اللَّبَنَ۔نہ کھاؤ مچھلی کو اور پیو دودھ کو۔ لیکن در حقیقت یہ واو عطف ہے، جس کو واو جمع بھی کہتے ہیں، اس کے بعد اَن مقدر ہونے کیلئے دو شرائط ہیں ا۔اس کے ماقبل اور مابعد والے فعل کا زمانہ ایک ہو ۲۔اور یہ واو آئندہ چھ چیزوں کے بعد واقع ہو۔ ا۔امر ۲۔ نھی ۳۔ نفی ۴۔استفہام ۵۔ تمنی ٦۔ عرض۔ان کی مثالیں وہی فا والی ہیں۔ صرف فاء کی جگہ واو لایا جائے گا جیسے زُرْنِي وَاُكْرِمَكَ، لَاتَشْتِمْنِي وَاَضْرِبَكَ وغیرہ۔

٢۔فعل مضارع کے حروف جازمہ

سوال: فعل مضارع کے حروف جازمہ کتنے ہیں اور کونسا عمل کرتے ہیں۔

جواب۔ وہ پانچ ہیں ا۔اِنْ ۲۔لَمْ ۳۔لَمَّا ۴۔لاَم اَمر ۵۔لاَ نَھِی۔ جیسے لَمْ يَنْصُرْ، لَمَّا يَنْصُرْ، لِيَنْصُرْ، لاَ تَنْصُرْ، اِنْ تَنْصُرْ اَنْصُرْ۔ان کا عمل دو طرح ہوتا ہے، لفظاً و معنیً۔

یہ لفظاً فعل مضارع مفرد کو جزم دیتے ہیں[2]۔

اِن شرطیہ

سوال: اِنْ شرطیہ کیا عمل کرتا ہے۔

(۱) یعنی جو دو حکموں کو آپس میں نہ ملائے بلکہ جدا کرے۔

(۲) اور علامت جزمی کی وجہ سے کہیں مضارع سے حرکات گر پڑتی ہیں، کبھی نون اعرابی گر پڑتے ہیں اور کبھی حروف علت گر پڑتے ہیں۔

جواب: یہ لفظاً فعل مضارع کو نصب دیتا ہے اور معنیً استقبال کیلئے ہے اگرچہ ماضی پر داخل ہو۔

سوال: اِنْ اور باقی حروف جازمہ میں کونسا فرق ہے۔

جواب: باقی حروف ایک جملہ پر داخل ہوتے ہیں اور اِنْ دو جملوں پر داخل ہوتا ہے۔اس طرح کہ پہلا دوسرے کیلئے سبب ہوتا ہے اس میں پہلے کو شرط، دوسرے کو جزا کہتے ہیں۔ پھر شرط جملہ فعلیہ ہوتا ہے اور جزا کبھی فعل تو کبھی اسم۔

اس کی چار صورتیں ہیں ا۔اگر شرط اور جزا دونوں مضارع ہوں تو دونوں پر جزم واجب ہوگی جیسے اِنْ تضرِبْ اَضرِبْ اگر تو مارے گا تو میں ماروں گا۔

۲۔اگر صرف شرط مضارع ہو تو بھی جزم واجب ہوگی جیسے اِنْ تضرِبْ ضَرَبْتُ۔

۳۔ اگر صرف جزا مضارع ہو تو جزم جائز ہوگی[1] جیسے اِنْ ضَرَبْتَنِي اَضرِبْكَ / اضرِبُكَ۔

۴۔اسی طرح اگر شرط و جزا دونوں ماضی ہوں تو جزم تقدیراً ہوگی جیسے اِن ضربتَ ضربتُ۔

یہاں جزم تقدیری ہے کیوں کہ ماضی معرب نہیں ہے۔

جزا پر فاء کا لانا وجوبی

سوال: جزا کی کتنی صورتوں میں فاء کا لانا واجب ہے۔

جواب: وہ چند صورتیں ہیں:

ا۔ جزا جملہ اسمیہ ہو جیسے اِنْ تَأْتِنِي فَاَنْتَ مُكْرَمٌ۔

۲۔ جزا جملہ انشائیہ ہو چاہے امر ہو جیسے اِنْ رَئَيتَ زيدًا فَاَكْرِمْهُ۔

۳۔ دعا ہو جیسے اِنْ اَكْرَمْتَنِي فَجَزاكَ اللهُ خَيرًا۔

(۱) یعنی رفع اور جزم دو وجہ، لیکن جزم کثیر الاستعمال ہے۔

۴۔ جزا ماضی منفی ہو جیسے اِنْ تَأْتِنِی فَلَا ضَرَبْتُكَ۔

۵۔ جزا ماضی مثبت مع قد ہو جیسے قَالُوْا اِنْ يَّسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ اَخٌ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ۔

۶۔ جزا مضارع مثبت ہو جیسے وَاِنْ تَعَاسَرْتُمْ فَسَتُرْضِعُ لَهٗ اُخْرٰى۔

۷۔ جزا مضارع بلَنْ ہو جیسے وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ۔

جزا پر فاء کا لانا جوازی

سوال: کتنی صورتوں میں جزا پر دخول فا جائز ہے۔

جواب: دو صورتوں میں ا۔ جزا مضارع مثبت بدوں سین سوف وغیرہ ہو جیسے وَمَنْ عَادَ فَيَنْتَقِمُ اللّٰهُ مِنْهُ میں فاء ہے اور اِنْ يَّكُنْ مِنْكُمْ عِشْرُوْنَ صَابِرُوْنَ يَغْلِبُوْا مِأَتَيْنِ میں بغیر فا ہے۔ ۲۔ جزا مضارع منفی بلا ہو جیسے فَمَنْ يُّؤْمِنْ بِرَبِّهٖ فَلَا يَخَافُ بَخْسًا وَّلَا رَهَقًا میں فاء ہے اور اِنْ تَدْعُوْهُمْ لَا يَسْمَعُوْا دُعَآئَكُمْ میں بغیر فاء ہے۔

دخول فاء کی ممنوع صورتیں

سوال: جزا کے کتنی صورتوں میں فا کا دخول ممتنع ہے۔

جواب: دو صورتوں میں ا۔ جزا لفظًا ماضی[1] مثبت بدوں قد ہو جیسے وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا۔

۲۔ جزا معنًا ماضی مثبت بدوں قد ہو جیسے اِنْ خَرَجْتَ لَمْ اَخْرُجْ۔

اِن مقدرہ کے مواقع

سوال: اَنْ ناصبہ کی طرح اِنْ جازمہ بھی مقدر ہوتا ہے یا نہیں۔

جواب: دو شرطوں سے اِنْ جازمہ بھی مقدر ہوتا ہے ا۔ سات چیزوں کے جواب میں سوائے نھی کے واقع ہو ۲۔ مضارع پر فاء داخل نہ ہو۔ قال قائل

(ا) متصرف یعنی انشائیہ نہ ہو۔

نیز تقدیرش گہے بافعل بے فا در جواب
جاءآں اشیاء سبعہ غیر نفی آمد روا
(القول الظہیر)

اِن اور لَئِن میں فرق

سوال: اِنْ اور لَئِنْ میں کونسا فرق ہے۔

جواب: اِنْ پر ہی لام بڑھا کر لَئِنْ لکھا کرتے ہیں معنی وہی رہتے ہیں البتہ معنی میں کچھ زور پیدا ہو جاتا ہے۔

لم اور لما کا عمل

سوال: لَمْ اور لَمَّا کونسا عمل کرتے ہیں۔

جواب: یہ مضارع مثبت کو ماضی منفی کے معنٰی میں کر دیتے ہیں جیسے لَمْ يَضْرِبْ اس نے نہیں مارا- لَمَّا يَضْرِبْ اس نے ابھی تک نہیں مارا۔

لم اور لما میں فرق

سوال: لَمْ اور لَمَّا میں کونسا فرق ہے۔

جواب: ا۔ معنوی فرق یہ ہے کہ لَمَّا میں ماضی منفی کا استغراق ہوتا ہے[1] جیسے لَمَّا يَضْرِبْ ابھی تک نہیں مارا بخلاف لَمْ کے کہ اس میں مطلق زمانہ کی نفی ہوتی ہے۔

جیسے لَمْ يَضْرِبْ اس نے نہیں مارا۔

۲۔ لفظی یا ظاہری فرق ا۔ یہ ہے کہ لَمَّا کا مدخول فعل محذوف بھی ہوتا ہے۔ جیسے نَدِمَ زَيْدٌ وَلَمَّا اَیْ لَمَّا يَنْفَعْهُ النَّدَمُ پشیمان ہوا زید لیکن نہیں نفع دیا اسکو پشیمانی نے۔ بخلاف لَمْ کے اس کا فعل حذف نہیں ہوتا۔

(ا) یعنی بولنے کے زمانہ تک نفی ہوتی ہے۔

۳۔ اسی طرح حروف شرط لَمْ پر داخل ہوتے ہیں اور لَمَّا پر داخل نہیں ہوتے جیسے اِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَہٗ۔

۴۔ ایک فرق یہ ہے کہ لَمَّا میں اگرچہ ماضی منفی کا استغراق ہوتا ہے لیکن آئندہ کیلئے اثبات کی امید ہوتی ہے اور لَمْ میں یہ بات نہیں ہوتی۔

شرط وجزا کا عامل

سوال: شرط وجزا میں عامل کون اور معمول کون ہوتا ہے۔

جواب: اس میں کئی اقوال ہیں ا۔ علامہ سیر افیؒ کے نزدیک دونوں میں عامل حرف شرط ہے۔

۲۔ خلیل نحویؒ کے ہاں شرط میں عامل اِنْ شرطیہ ہے اور جزا میں عامل اِنْ اور شرط ہوتا ہے۔

۳۔ کوفیین کا مذھب یہ ہے کہ شرط میں عامل حرف شرط ہے اور جزا، مجاورت کی وجہ سے مجزوم ہوتا ہے۔ ۴۔ راجح قول یہ ہے کہ شرط وجزا دونوں معنیً ہوتے ہیں۔

لمَا کے ہم معنی الفاظ

سوال: کیا لَمَّا کے ہم معنٰی اور بھی کوئی لفظ آتا ہے۔

جواب: جی ہاں جب لَمْ مضارع پر داخل ہو اور اسکے بعد لفظ بعدُ یا اِلی الان ہو تو وہ بھی لَمَّا کا معنی دیتا ہے۔ جیسے لَمْ یَذْھَبْ بعدُ وہ اب تک نہیں گیا لَمْ یَذْھَبْ اِلیَ الانَ وہ ابتک نہیں گیا۔

سوال: کیا لَمَّا کسی اور معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔

جواب: جی ہاں لَمَّا، حِینِیَّہ ظرفِیَّہ بھی ہوتا ہے اور یہ اسم شرط غیر جازمہ ہے جیسے لَمَّا ھَطَلَ الْمَطَرُ جَرَیٰ السَّیلُ جب بارش برستی ہے تو نالے بَہ پڑتے ہیں۔

لام امر

سوال: لام امر سے کیا مراد ہے اور وہ کیا عمل کرتا ہے۔

جواب: اس سے مراد وہ لام ہے جس سے وجود فعل کی طلب کی جائے۔ اور یہ بھی لفظاً فعل مضارع مفرد کو جزم دیتا ہے سوائے نون جمع مؤنث کے جیسے لِیَنْصُرْ چاہئے کہ وہ مدد کرے اور تثنیہ وجمع کا نون گرادیتا ہے[1] جیسے لِیَنْصُرَا، لِیَنْصُرُوا۔ اور معنیً یہ فعل مضارع کو امر کے معنی میں کردیتا ہے۔

لام امر اور لام تاکید

سوال: لام امر اور لام تاکید میں کیا فرق ہے۔

جواب: دونوں مضارع پر داخل ہوتے ہیں ا۔ لیکن لام امر عوامل کے قبیل سے ہے، بخلاف لام تاکید کے کہ وہ عوامل کے قبیل سے نہیں ۲۔ اسی طرح لام امر کو لفظاً حذف کرنے سے معنی میں خلل پیدا ہوتا ہے، بخلاف لام تاکید کے کہ اس کو لفظًا حذف کرنے سے معنٰی میں خلل نہیں ہوتا۔

لانھی اور اسکا عمل

سوال: لا نھی سے کیا مراد ہے اور وہ کونسا عمل کرتا ہے۔

جواب: اس سے وہ لا مراد ہے جس سے ترک[2] فعل کی طلب کی جائے اور یہ بھی لفظًا مضارع مفرد کو جزم دیتا ہے اور تثنیہ وجمع کے نون کو گرادیتا ہے اور معنیً، مضارع مثبت کو نھی کے معنی میں کردیتا ہے۔ جیسے لا تَنْصُرْ تو مت مدد کر۔

سوال: کیا فعل مضارع صرف ان پانچ حروف سے مجزوم ہوتا ہے۔

(۱) اور یہ لام امر مکسور ہوتا ہے لیکن واو اور فاء کے بعد ساکن بھی ہوجاتا ہے جیسے فَلْیَسْتَجِیْبُوْلِی۔ وَلْیُؤْمِنُوْبِی۔

(۲) یہ کام سے روکنے کا فائدہ دیتا ہے۔

جواب: فعل مضارع چند حالتوں میں مجزوم ہوتا ہے ۱۔ حروف جازمہ کے داخل ہونے سے ۲۔ جب مضارع کسی جزم والے شرط کے بعد ہو ۳۔ جب کسی "طلب" کے جواب میں ہو۔ ۴۔ یا کسی مجزوم فعل پر عطف ہو۔

دوسرا باب۔ افعال عاملہ
اس میں سات فصل ہیں
فعل کے اقسام

سوال: فعل کتنے قسم ہے۔

جواب: آٹھ قسم ہے ۱۔ فعل تام ۲۔ فعل ناقص ۳۔ فعل متصرف ۴۔ فعل غیر متصرف ۵۔ فعل لازمی ۶۔ فعل متعدی ۷۔ فعل معلوم ۸۔ فعل مجہول۔

فعل متصرف کے اقسام

فعل تام: وہ ہے جو اسم پر پورا ہو، خبر کا تقاضا نہ کرے جیسے کَانَ مَطْرٌ۔

فعل ناقص: وہ ہے جو اسم پر پورا نہ ہو، خبر کا بھی تقاضا کرے جیسے کَانَ زَیدٌ عالمًا۔

سوال: فعل متصرف کتنے قسم ہے۔

جواب: دو قسم ہے ۱۔ فعل تام ۲۔ فعل ناقص۔

فعل متصرف: وہ ہے جس کے تمام گردان آتے ہوں جیسے ضَرَبَ۔

فعل غیر متصرف: وہ ہے جس کے تمام گردان نہ آتے ہوں جیسے نِعْمَ، سَاءَ۔

سوال: فعل تام کتنے قسم ہے۔

جواب: دو قسم ہے ۱۔ فعل لازمی ۲۔ فعل متعدی۔

فعل لازمی: وہ ہے جو فاعل کا تقاضا کرے اور مفعول بہ[1] کو نہ چاہے[2] جیسے قَامَ زَیدٌ زید کھڑا ہوا۔

فعل متعدی: وہ ہے جو فعل کے ساتھ مفعول[3] بہ کا بھی تقاضا کرے جیسے ضَرَبَ زَیدٌ عَمرًوا ۱ زید نے عمرو کو مارا۔

فعل متعدی کے اقسام

سوال: فعل متعدی کتنے قسم ہے۔

جواب: چار قسم ہے ۱۔ متعدی بیک مفعول ۲۔ متعدی بدو مفعول ۳۔ متعدی بسہ مفعول (تین مفعول کی طرف) ۴۔ متعدی بسہ مفعول اقتصار بر یک ناجائز۔

سوال: متعدی باعتبار فاعل کے کتنے قسم ہے۔

جواب: دو قسم ہے معروف اور مجہول۔

فعل معروف/معلوم: وہ ہے جس کا فاعل معلوم ہو جیسے ضرب زیدٌ زید نے مارا، اس میں مارنے والا معلوم ہے اور وہ زید ہے۔

فعل مجھول /فعل نا معلوم: وہ ہے جس کا فاعل معلوم نہ ہو[4]۔ جیسے ضُرِبَ زیدٌ زید مارا گیا، اس میں معلوم نہیں کہ زید کو کس نے مارا۔

فعل غیر متصرف کے اقسام

سوال: فعل غیر متصرف کتنے قسم ہے۔

جواب: وہ تین قسم ہے ۱۔ افعال مقاربہ ۲۔ افعال مدح وذم ۳۔ افعال تعجب۔

---

(۱) معنٰی کے لحاظ سے۔

(۲) یعنی جس میں صرف فاعل سے مل کر پوری بات بن جائے جیسے کَرُمَ زَیدٌ، زید بزرگ ہوا۔

(۳) جو فاعل اور مفعول دونوں سے ملے بغیر پوری بات نہ بنے جیسے اَکَلَ زَیدٌ خُبْزًا ۱ زید نے روٹی کھائی۔

(۴) بلکہ اس کی نسبت نائب فاعل کی طرف ہو۔

سوال: کونسے فعل عامل اور کونسے غیر عامل ہوتے ہیں۔

جواب: فعل کی تمام قسمیں عامل ہیں، کوئی بھی فعل غیر عامل نہیں[1]۔

سوال: فعل لازمی اور متعدی کی وجہ التسمیہ کیا ہے۔

جواب: لازمی: ماخوذ ہے لازم سے اور لازمٌ اسم فاعل ہے معنی لپٹنے / چمٹنے والا چونکہ یہ فعل بھی فاعل کے ساتھ لپٹا رہتا ہے مفعول بہ کو نہیں چاہتا اس لیئے اس کو لازمی کہا جاتا ہے۔

متعدی: یہ باب تفعُّل سے اسم فاعل ہے بمعنی تجاوز کرنے والا، چونکہ اس فعل کا اثر فاعل سے تجاوز کرکے مفعول بہ تک پہنچتا ہے اس لیے اس کو متعدی کہتے ہیں۔

فعل غیر عامل

سوال: فعل غیر عامل کب ہوتا ہے۔

جواب: جب فعل کے بعد ما کافّہ آجائے تو فعل غیر عامل ہو جاتا ہے۔

جیسے طالَ۔قلَّ۔کثُرَ سے طالَمَا۔قلَّمَا۔کثُرَمَا

فعل معروف کا عمل

سوال: فعل معروف کونسا عمل کرتا ہے۔

جواب: یہ فاعل کو رفعہ اور چھ اسموں کو نصب دیتا ہے جیسے قامَ زیدٌ -ضرب عمرٌ و- وہ چھ اسم یہ ہیں ۱۔مفعول مطلق جیسے قامَ زیدٌ قیامًا۔۲۔مفعول فیہ جیسے صُمْتُ یومَ الجمعۃِ ۳۔مفعول معہٗ جیسے جَاءَ البَرْدُ وَالجُبَّاتِ ۴۔مفعول لہٗ جیسے قُمْتُ اِکْرَامًا

(۱) یعنی تھوڑا بہت ضرور عمل کرتے ہیں۔

لِزیدٍ ۵۔حال جیسے جَاءَ زیدٌ راکِبًا ۶۔تمیز جیسے طَابَ زیدٌ عِلمًا ۷۔مفعول بہٖ[1] جیسے ضَرَبَ زَیدٌ عمروًا۔

فعل لازمی و متعدی میں فرق

سوال: فعل لازمی اور متعدی کے عمل میں کونسا فرق ہے۔

جواب: ۱۔فعل متعدی لفظاً فاعل کو رفعہ اور مفعول بہ کو نصب دیتا ہے۔ اور فعل لازمی میں مفعول بہ ہوتا ہی نہیں وہ صرف فاعل کو رفعہ دیتا ہے ۲۔اور معنیً فعل لازمی کے پائے جانے کیلئے ایک آدمی یا ایک چیز کا ہونا بھی کافی ہوتا ہے۔ جیسے جاء زید اور متعدی کے لیئے کم از کم دو آدمیوں کا یا دو چیزوں کا ہونا ضروری ہے جیسے قتل وغیرہ۔

معمولات

سوال: اسماء معمولات کتنے ہیں۔

جواب: وہ تین قسم ہیں ۱۔مرفوعات ۲۔منصوبات ۳۔مجرورات

مرفوعات

سوال: مرفوعات کتنے قسم ہیں۔

جواب: آٹھ ہیں ۱۔مبتدا ۲۔خبر ۳۔فاعل ۴۔نائب فاعل ۵۔اِنَّ وغیرہ کی خبر ۶۔ماولا کا اسم ۷۔کَانَ وغیرہ کا اسم ۸۔لانفی جنس کی خبر

فصل۔ فاعل

نوٹ: واضح رہے کہ مرفوعات میں سے مبتدا، خبر، اِنّ کی خبر، ماولا کا اسم، حروف مشبہ بلیس کا اسم۔ لانفی جنس کی خبر وغیرہ کی تفصیل پہلے ہو چکی ہے۔ البتہ فاعل، نائب فاعل کی بحث اس فصل میں ہے۔

(۱) اسی طرح مستثنٰی کو بھی نصب دیتا ہے جیسے جَاءَنِی الْقَومُ اِلّازَیدًا۔

سوال: فاعل کسے کہتے ہیں۔

جواب: فاعل لغت میں کام کرنے والے کو کہتے ہیں۔ اصطلاح میں اس اسم کو کہتے ہیں جس میں چار شرائط پائے جائیں ا۔ اسم ہو ۲۔ فعل یا شبہ فعل کے بعد ہو ۳۔ فعل یا شبہ کی نسبت ہو[1] اس اسم کی طرف ۴۔ فعل یا شبہ فعل کی اس اسم (فاعل) کے ساتھ نسبت قیامِیّہ ہو، وُقُوعِیّہ نہ ہو[2] جیسے ضَرَبَ زَیدٌ-ضَارِبٌ زَیدٌ میں زید فاعل ہے۔ خارج ہوا ضُرِبَ زَیدٌ[3]

فاعل اور اسم فاعل میں فرق

سوال: فاعل اور اسم فاعل میں کونسا فرق ہے۔

جواب: ان میں کئی فرق ہیں ا۔ اسم فاعل ہمیشہ مشتق ہوتا ہے۔ جیسے ضَارِبٌ -ناصِرٌ وغیرہ اور فاعل کیلئے مشتق ہونا ضروری نہیں بلکہ اکثر فاعل جامد ہی ہوتا ہے جیسے ضَرَبَ زَیدٌ۔
۲۔ فاعل ہمیشہ معمول ہوتا ہے جیسے ضَرَبَ زَیدٌ اور اسم فاعل عامل ہوتا ہے جیسے ضَارِبُ زَیدٍ عمرًوا۔ ۳۔ اسم فاعل وہ اسم ہے جس میں ذات اور صفت موجود ہوں جیسے ضَارِبٌ - عالمٌ اور فاعل اس ذات کو کہتے ہیں جس سے صرف فعل کا صدور ہو جیسے ضَرَبَ زَیدٌ عمرًوا ۔

سوال: جب دو اسموں کے فاعل ہونے میں التباس ہو تو فاعل کس کو بنایا جائے۔

جواب: التباس کے وقت اول اسم کو فاعل بنانا چاہیے جیسے ضَرَبَ موسیٰ عیسیٰ۔

سوال: فاعل کے احکام کونسے ہیں۔

(۱) خارج ہوئے توابع جیسے جائنی زیدٌ وعمرٌو۔

(۲) یعنی صیغہ معلوم کا ہو، مجہول کا نہ ہو۔

(۳) یعنی فاعل وہ اسم ہے جو اپنے فعل یا شبہ فعل کے بعد آئے جو اس کی ذات سے وجود میں آیا ہو جیسے ضَرَبَ زَیدٌ-ماتَ خالدٌ۔

جواب: چند یہ ہیں ا۔ فاعل اپنے عامل پر مقدم نہیں ہوتا ۲۔ فاعل اسم ہی ہوتا ہے ۳۔ مرفوع ہوتا ہے۔ ۴۔ فاعل کے فعل میں تاء تانیث لاحق ہوتی ہے جب کہ فاعل مؤنث حقیقی ہو یا فاعل ضمیر ہو مؤنث حقیقی کی طرف لوٹنے والا ۴۔ فاعل حذف نہیں ہوتا سوائے چند مقامات کے۔

نائب فاعل

سوال: نائب فاعل / فاعل کا جانشین کسے کہتے ہیں۔

جواب: اس مفعول بہ کو کہتے ہیں جس کو فعل مجہول فاعل کی جگہ پر رفعہ دے جیسے ضُرِبَ زَیدٌ یہ اصل میں ضَرَبَ عمرٌو زَیدًا تھا۔

سوال: کیا صرف یہی آٹھ اسم مرفوع ہوتے ہیں۔

جواب: جی نہیں، اسی طرح ان مرفوعات کے توابع بھی مرفوع ہوتے ہیں مثلاً صفت، تاکید، عطف اور بدل وغیرہ۔ جیسے جائنی زیدٌ وعمرٌو۔

نوٹ: کبھی کبھار نائب فاعل مجرور بھی ہوتا ہے جیسے وَلَمَّا سُقِطَ فِی اَیدِیھِمْ -نُظِرَفِی الاَمْرِ جبکہ حرف جر تعلیل کے لئے نہ ہو۔

نائب فاعل کے احکام

سوال: نائب فاعل کے احکام کون سے ہیں۔

جواب: نائب فاعل کے احکام بھی فاعل کے احکام کی طرح ہیں چند یہ ہیں۔ ا۔ وہ اسم ہی ہوتا ہے ۲۔ مرفوع ہوتا ہے ۳۔ فعل مجہول کی تذکیر و تانیث اور تثنیہ و جمع کے لئے نائب فاعل کا ایسا لحاظ کیا جاتا ہے جس طرح فعل معروف میں فاعل حقیقی کا لحاظ کیا جاتا ہے۔

سوال: کیا نائب فاعل ہمیشہ اسم ظاہر ہی ہوتا ہے۔

جواب: اس کی کئی صورتیں ہیں ۱۔ کبھی اسم صریح ہوتا ہے جیسے ضُرِبَ زَیدٌ ۲۔ کبھی ضمیر مرفوع متصل جیسے سُرِرْتُ فِی النُّزْهَةِ میں سیر کرنے سے خوش ہوا۔ ۳۔ کبھی ضمیر مستتر جیسے البابُ فُتِحَ ۴۔ کبھی مصدر مؤول جیسے عُلِمَ اَنَّکَ مُسافرٌ ۵۔ کبھی جملہ جیسے قِیْلَ اِنْطَلِقُوا اِلی المَدَارسةِ ۶۔ کبھی جار مجرور جیسے قُبِضَ عَلی اللِّصِ چور کو پکڑا گیا ۷۔ کبھی ظرف جیسے صِیْمَ یَومُ الجُمعةِ جمعہ کے دن کا روزہ رکھا گیا ۸۔ کبھی مصدر جیسے قِیلَ قَولٌ جمیلٌ اچھی بات کہی گئی۔ (المنہاج)

منصوبات

سوال: منصوبات کتنے ہیں۔

جواب: بارہ ہیں ۱۔ مفعول مطلق ۲۔ مفعول بہ ۳۔ مفعول فیہ ۴۔ مفعول لہٗ ۵۔ مفعول معہ ۶۔ حال ۷۔ تمیز ۸۔ مستثنیٰ ۹۔ کان کی خبر ۱۰۔ اِنَّ کا اسم ۱۱۔ لا نفی جنس کا اسم ۱۲۔ ما ولا کی خبر۔

مفاعیل

سوال: مفعول کتنے قسم ہیں۔

جواب: پانچ قسم ہیں ۱۔ مفعول مطلق ۲۔ مفعول لہ ۳۔ مفعول فیہ ۴۔ مفعول معہ ۵۔ مفعول بہ جیسے:

حَمِدْتُّ ،حَمْدًا ، حَامِدًا، وَّحَمِیدًا

دِعَایَةَ شُکْرِهٖ دَهرًا مَّدِیدًا

میں نے حامد کی تعریف کی حمید کے ساتھ اسکے شکر کا لحاظ کرتے ہوئے ایک طویل زمانہ تک۔
اس میں حمدا مفعول مطلق ہے۔ حامدًا مفعول بہ۔ حمید مفعول معہ۔ دِعایةَ مفعول لہ اور دهرًا مفعول فیہ ہے۔

مفعول مطلق

سوال: مفعول مطلق کسے کہتے ہیں۔

جواب: اس مصدر کو کہتے ہیں جو اپنے فعل کے بعد آئے[1] اور اسکے پہچاننے کیلئے چار شرائط ہیں ۱۔ اسم ہو ۲۔ مصدر ہو۔ ۳۔ فعل یا شبہ فعل کے بعد ہو ۴۔ وہ مصدر اس فعل کے ہم معنیٰ ہو۔

۱۔ عام ہے کہ دونوں کا باب اور مادہ بھی ایک ہو جیسے ضَرَبْتُ ضربًا، مارا میں نے مارنا اور ضاربٌ ضربًا اس کو مفعول مطلق من لفظہ کہتے ہیں ۲۔ یا دونوں کا باب ایک ہو اور مادہ جدا ہو جیسے قَعَدْتُّ جُلوسًا ، بیٹھا میں بیٹھنا ۳۔ یا دونوں کا مادہ ایک ہو اور باب جدا ہوں جیسے اَنْبَتَهُ اللّٰهُ نَبَاتًا اگایا اسکو اللہ نے اگانا۔ آخری دو قسموں کو مفعول مطلق من غیر لفظہ کہتے ہیں۔

سوال: مفعول مطلق من غیر لفظہ کسے کہتے ہیں۔

جواب: اس مفعول مطلق کو کہتے ہیں کہ فعل اور اس مصدر کا معنیٰ ایک ہو لیکن ظاہر میں الفاظ دوسرے ہوں۔ اور مفعول مطلق من لفظہ اس کو کہتے ہیں کہ فعل اور مصدر کے الفاظ بھی ایک جیسے ہوں جیسے ضَرَبْتُ ضَرْبًا۔

مفعول مطلق اور مصدر میں فرق

سوال: مفعول مطلق اور مصدر میں کیا فرق ہے۔

جواب: مصدر میں حدثی معنی کے ساتھ ساتھ اس سے فعل کا نکلنا شرط ہے جیسے الضّرب لیکن مفعول مطلق ایسا مصدر ہوتا ہے جس سے فعل کا نکلنا شرط نہیں ہے یعنی ہر مصدر مفعول مطلق ہو سکتا ہے۔ لیکن ہر مفعول مطلق مصدر نہیں ہو سکتا جیسے ویحةً، ویلةً یہ

---

(۱) تاکید کیلئے یا فعل کی نوعیت یا گنتی بتلانے کے لئے۔

مفعول مطلق ہیں۔ مصدر نہیں ہیں کیونکہ ان سے کوئی فعل نہیں آتا۔ (مارب الطلبہ)

مفعول مطلق تاکیدی

سوال: مفعول مطلق کتنے قسم ہے۔

جواب: تین قسم ہے تاکیدی۔ نوعی۔ عددی۔

سوال: مفعول مطلق تاکیدی کسے کہتے ہیں۔

جواب: اس مفعول کو کہتے ہیں کہ اسکا اور اس کے فعل کا مدلول (معنٰی) ایک ہو [1] جیسے ضربتُ ضربًا۔ میں نے اس کو بہت مارا۔

مفعول مطلق نوعی

سوال: مفعول مطلق نوعی کسے کہتے ہیں۔

جواب: اس مفعول کو کہتے ہیں جس کا مدلول فعل کے انواع میں سے کوئی نوع ہو جیسے ضربتُ ضربَ الاَمیرِ- جلستُ جِلسةَ القارِی بیٹھا میں قاری کے بیٹھنے کے طرح۔

مفعول مطلق عددی

سوال: مفعول مطلق عددی کسے کہتے ہیں۔

جواب: اس مفعول کو کہتے ہیں جس کا مدلول عدد ہو جیسے ضربتُ ضربتَینِ- جلستُ جلستَینِ میں دو دفعہ بیٹھا۔ جلستُ جلسةً میں بیٹھا ایک مرتبہ بیٹھنا۔

سوال: کیا کچھ کلمات ایسے بھی ہیں جو صرف مفعول مطلق بن کر استعمال ہوتے ہوں۔

جواب: جی ہاں ان میں سے کچھ کلمات یہ ہیں، جیسے سبحانَ اللهِ، معاذَ اللهِ، لَبَّیكَ وَ سَعْدَیكَ، ان کلمات سے پہلے یہ فعل محذوف ہوتے ہیں اُسَبِّحُ- اَعُوْذُ بِاللهِ- اُلَبِّیكَ تَلْبِیَةً بَعْدَ تَلْبِیَةٍ- اُسْعِدُكَ سَعَادةً بعدَ سَعَادةٍ۔

---

(۱) صرف اپنے سے پہلے فعل کے معنی کی تاکید کیلئے ہو۔

سوال: مفعول مطلق نوعی اور عددی میں کیا فرق ہے۔

جواب: نوعی فِعلةٌ کے وزن پر اور عددی فَعلةٌ کے وزن پر آتا ہے جیسے کہا جاتا ہے الفِعلةُ لِلنّوعِ وَالفَعلةُ لِلعددِ وَالمِفعلُ لِلاٰلۃ۔

مفعول فیہ

سوال: مفعول فیہ کسے کہتے ہیں۔

جواب: اس زمان و مکان کو کہتے ہیں جس میں فعل [1] مذکور واقع / کیا گیا ہو [2]۔

سوال: مفعول فیہ کتنے قسم ہے۔

جواب: دو قسم ہے ۱۔ زمانی جیسے صُمتُ یومَ الجمعةِ میں نے جمعہ کے دن روزہ رکھا ۲۔ مکانی جیسے جلستُ عندَكَ میں تیرے پاس بیٹھا۔

ظرف زمان مبہم ومحدود

سوال: ظرف زمان و مکان کتنے قسم ہیں۔

جواب: دو، دو قسم ہیں ۱۔ مبہم: جس کی حد مقرر نہ ہو ۲۔ محدود: جس کی حد و نہایت مقرر ہو۔ ۱۔ زمان مبہم: جیسے سِرْتُ حینًا ۲۔ زمان محدود: جیسے سِرْتُ یومًا ۳۔ مکان مبہم: جیسے جَلستُ خَلْفَ المَسجدِ ۴۔ مکان محدود: جیسے صَلَّیْتُ فی المَسجدِ۔

مفعول فیہ میں فی کا مقدر ہونا

سوال: مفعول فیہ تو منصوب ہوتا ہے صَلَّیْتُ فی المَسجدِ میں مسجد منصوب کیوں نہیں۔

---

(۱) یعنی فاعل کا فعل، اگر فعل مذکور واقع نہ ہو تو اس کو مفعول فیہ نہیں کہیں گے جیسے یومُ الجمعةِ یومٌ طَیِّبٌ۔

(۲) یعنی جو فعل (کام) کے واقع ہونے کا وقت یا جگہ بتائے۔

جواب: اس میں تفصیل ہے بعض میں فی ظاہر ہوتا ہے، بعض میں ظاہر نہیں ہوتا۔

۱۔**ظرف زمان مبہم:** اس میں فعل عمل کرتا ہے بلاواسطہ فی کے کیوں کہ یہ فعل کا جزء ہے اور فعل اپنے جزء[1] میں بلاواسطہ عمل کرتا ہے۔ اور اس کو منصوب پڑھا جاتا ہے جیسے صمتُ دھرًا دراصل صمتُ فی دھرٍ۔

۲۔**ظرف زمان محدود:** اس میں بھی فعل عمل کرتا ہے بلاواسطہ فی کیوں کہ یہ فعل کا جزء نہیں لیکن جزء سے ذات میں شریک ہے جیسے سِرتُ یَومًا

۳۔**ظرف مکان مبہم:** اس میں بھی فی مقدر ہوتا ہے کیوں کہ یہ نہ فعل کا جزء ہے نہ جزء سے ذات سے میں شریک ہے بلکہ جزء سے وصف (ابہام) میں شریک ہے۔ جیسے جَلَسْتُ قُدَّامَكَ دراصل فی قُدَّامَكَ۔

۴۔**ظرف مکان محدود:** البتہ اس میں فی کو مقدر کرنا جائز نہیں اس میں فی کا ذکر ضروری ہے کیوں کہ یہ نہ فعل کا جزء ہے نہ جزء سے ذات یا وصف میں شریک ہے۔ جیسے جلستُ فی الدارِ- قائل قائل۔

ظرف زمان مبہم ومحدود دان، ہست دران نصب بتقدیر فی
لیک مکانیکہ معین شود، نیست دران چارہ زِ اظہار فی

مفعول معہ

سوال: مفعول معہ کسے کہتے ہیں۔

جواب: اس اسم کو کہتے ہیں جس میں تین شرائط پائے جائیں ۱۔ اسم ہو ۲۔واو بمعنیٰ مع کے بعد واقع ہو ۳۔اسم کی فعل کے معمول سے مصاحبت (تعلق) ہو، چاہے معمول فاعل ہو

(۱) جزء سے مراد زمانہ ہے کیونکہ فعل تین چیزوں سے مرکب ہوتا ہے حدث، زمان، نسبت الی الفاعل۔

جیسے جاءَ البردُ وَالجُبَّاتِ آئی سردی جبوں کے ساتھ یا معمول مفعول ہو جیسے کفاكَ وَزیدًا درھمٌ کافی ہے تجھ کو مع زید کے ایک درھم اور اس مفعول کی خصوصیت یہ ہے کہ یہ فعل کے حکم میں شریک نہیں ہوتا جیسے سِرتُ وَالنَّھْرَ میں ندی کے ساتھ چلا۔

مفعول معہ کی تقدیم

سوال: مفعول معہ اپنے عامل سے مقدم ہوتا ہے یا نہیں۔

جواب: جی ہاں اپنے عامل سے مقدم ہوتا ہے۔

فائدہ: واو کی کئی قسمیں ہیں ۱۔ واو بمعنی مع ۲۔واو عاطفہ ۳۔ واو قسم ۴۔ واو بمعنیٰ رُبَّ ۵۔واو جمع، جس کو واو الصرف بھی کہتے ہیں ۶۔واو حالیہ ۷۔واو استینافیہ

مفعول لہ/لاجلہ

سوال: مفعول لہٗ کسے کہتے ہیں۔

جواب: اس اسم کو کہتے ہیں جس کی وجہ سے فعل واقع ہو[1] اور اسکے لئے چار شرائط ہیں ۱۔اسم ہو ۲۔مصدر ہو ۳۔ فعل یا شبہ فعل کے بعد ہو ۴۔ وہ اسم فعل مذکور کے لیے سبب ہو جیسے قمتُ اِکرامًا لِزیدٍ میں زید کی تعظیم اور اکرام کے لیے اٹھا۔ ضربتُہٗ تادیبًا میں نے اس کو مارا ادب سکھانے کیلئے۔

مفعول لہ عدمی اور وجودی

سوال: مفعول لہ باعتبار معنیٰ کے کتنے قسم ہے۔

جواب: دو قسم ہے عدمی، وجودی ۱۔ عدمی وہ ہے جس کے تحصیل کے خاطر فعل کیا جاتا ہو جیسے ضربتُ زیدًا تادیبًا ۲۔وجودی وہ ہے جس کی وجہ سے فعل خود بخود ہو جاتا ہو اور

(۱) یعنی جو مصدر کسی فعل کا سبب بتلانے کے لئے بغیر حرف جر کے مستعمل ہو اگر ضربتُہٗ لِلتأدیبِ کہیں گے تو مطلب وہی ہو گا، مگر ترکیب میں اسے مفعول لہ نہیں کہیں گے بلکہ مجرور کہیں گے۔

مفعول لہ فعل کا اثر ہوتا ہے اور فعل پر مرتب ہوتا ہے۔ جیسے قَعَدْتُّ عَنِ الحَربِ جُبنًا یہاں جبن کے موجود ہونے کی وجہ سے بیٹھنے والا فعل ہوا ہے۔

سوال: مفعول لہ عدمی اور وجودی میں کیا فرق ہے۔

جواب: ایک فرق یہ ہے کہ مفعول لہ عدمی تصوُّرًا مقدم ہوتا ہے اور تحقُّقًا وجود فعل کے بعد ہوتا ہے۔ اور مفعول لہ وجودی تصورًا خواہ وجودًا فعل سے مقدم ہوتا ہے. اس لیے عدمی کو علت ذہنی اور وجودی کو علت خارجی کہتے ہیں۔ (القول الظہیر)

سوال : مفعول لہ کا استعمال کتنے قسم ہے۔

جواب: دو قسم ہے ۱۔ نکرہ مفرد جیسے اَحْتَرِمُ القانونَ دفعًا لِلّضررِ ۲۔ اضافت کے ساتھ جیسے لایخرجُ فی اللَّیلِ مخافۃَ الحادِثِ۔

علت سبب اور شرط

سوال: علت سبب، شرط اور علامت میں کون سا فرق ہے۔

جواب: علت: اس کو کہتے ہیں جس کی طرف وجوب حکم کی نسبت بلا واسطہ کی جائے یعنی جسکے ہونے کے وقت حکم واجب ہوتا ہے۔

سبب: اس کو کہتے ہیں جس کی وجہ سے حکم کا وجود ہو، نہ کہ وجوب۔

شرط: اسکو کہتے ہیں جو نہ موجَب ہو، نہ موجِد بلکہ حکم کے مانع کو زائل کرے۔

علامت: اسکو کہتے ہیں جو حکم کے وجود پر دلیل ہو۔ یعنی موجَب علت ہوتا ہے۔ موجِدُ سبب ہوتا ہے۔ مزیل، مانع شرط ہوتا ہے اور دلیل علامت ہوتا ہے۔ (مرقات النحو)

مفعول بہ

سوال: مفعول بہ کسے کہتے ہیں۔

جواب: اس اسم کو کہتے ہیں جس پر فاعل کا فعل واقع ہو جیسے ضربتُ زیدًا میں زید مفعول بہ

ہے۔

مفعول بہ کی چند صورتیں

سوال: کیا مفعول بہ صرف مفرد ہی ہوتا ہے۔

جواب: مفعول بہ عام ہے کبھی اسم ظاہر، کبھی ضمیر، کبھی متصل، کبھی منفصل، کبھی مذکر، مؤنث اور تثنیہ وجمع، کبھی مصدر مؤول، تو کبھی جملہ بھی ہوتا ہے جیسے قالَ اِنّی عَبدُاللّٰہِ میں پورا جملہ مفعول بہ ہے۔

مفعول بہ کی تقدیم

سوال: مفعول بہ کا فاعل پر مقدم ہونا کب واجب ہوتا ہے۔

جواب: جب مفعول بہ ضمیر متصل اور فاعل غیر متصل ہو جیسے ما اَکْرَمَنِی اِلَّا زیدٌ۔

مفعول بہ کے عامل کا حذف

سوال: مفعول بہ کے فعل کا حذف جائز ہے یا نہیں۔

جواب: اس کے فعل کا حذف جائز ہے لیکن چند مقامات پر حذف واجب ہوتا ہے ۱۔ تحذیر جیسے الاَسدَ الاَسدَ در اصل اِحْذَرِ الاَسدَ ۲۔ منادیٰ جیسے یا عَبْدَاللّٰہِ ای ادعو عبدَاللّٰہ ۳۔ ما اُضْمِرَ عامِلُہٗ علی شریطَۃِ التَّفْسِیرِ جیسے زیدًا ضَربْتُہٗ۔

سوال: مفعول بہ کی وجہ سے فعل میں کوئی تغیر ہوتا ہے یا نہیں۔

جواب: اس سے فعل میں کوئی تغیر نہیں ہوتا جیسے یُکْرِمُ زیدٌ اُمَّہٗ وَ اَبَاہُ وَاَخَوَیْہِ وَعَمَّاتِہٖ وَالاَ قْرَبِیْنَ۔

مفعول کا مجرور ہونا

سوال: آپ نے کہا کہ مفعول منصوب ہوتے ہیں حالانک لاتُلقُوا بِاَیْدِیْکُمْ میں مفعول مجرور ہے۔

جواب: کبھی حرف جارہ زائدہ مرفوعات اور منصوبات پر داخل ہوتے ہیں لہذا بِاَیۡدِیۡکُمۡ مجرور لفظًا، منصوب معنیً مفعول ہے لا تلقوا کا۔

حال

سوال: حال کسے کہتے ہیں۔

جواب: اس اسم کو کہتے ہیں جس میں چار شرائط پائے جائیں ا۔ اسم ہو ۲۔ نکرہ ہو ۳۔ حالت بیان کرے[1] ۴۔ فاعل کی یا مفعول کی یا دونوں کی جیسے جَائَنِی زیدٌ راکبًا، آیا میرے پاس زید سوار ہونے کی حالت میں۔ ضَرَبۡتُ زَیۡدًا مَشۡدُوۡدًا، مارا میں نے زید کو درآنحالیکہ سخت باندھ کر۔ لَقِیۡتُ زَیۡدًا راکِبَیۡنِ ملاقات کی میں نے زید سے در آنحالیکہ ہم دونوں سوار تھے۔

سوال: حال کا وجہ تسمیہ کیا ہے۔

جواب: حال لغۃً کہتے ہیں برگشتن، پھرنے کو اور حال اصطلاحی میں بھی اکثر اوقات انقلاب اور تغیر ہوتا رہتا ہے اس لیئے حال کو حال کو کہتے ہیں۔

ذوالحال

سوال: ذوالحال کسے کہتے ہیں۔

جواب: اس اسم کو کہتے ہیں جس کی حالت بیان کی جائے یعنی فاعل اور مفعول کو ذوالحال کہتے ہیں۔

ذوالحال نکرہ

سوال: حال تو نکرہ ہوتا ہے، لیکن ذوالحال نکرہ ہوتا ہے یا نہیں۔

جواب: ذوالحال اکثر معرفہ ہوتا ہے لیکن نکرہ ہو گا تو حال کو اس سے مقدم کیا جائے گا تاکہ

(۱) فعل واقع ہونے کے وقت۔

نصب کی حالت میں صفت سے حال کا التباس نہ ہو جائے جیسے ضَرَبۡتُ راکِبًا رَجُلًا جو اصل میں ضَرَبۡتُ رَجُلًا راکِبًا تھا اور جائنی راکبًا رَجُلٌ ان مثالوں میں حال ذوالحال پر مقدم ہے۔

ذوالحال کی چند صورتیں

سوال: کیا حال صرف فاعل اور مفعول سے ہوتا ہے۔

جواب: چند چیزیں اور بھی ہیں جن سے حال واقع ہوتا ہے ا۔ مبتدا جیسے زَیۡدٌ راکِبًا حَسَنٌ ۲۔ مفعول معہ جیسے جِئۡتُكَ وَزَیۡدًا راکِبًا ۳۔ مفعول مطلق جیسے ضَرَبۡتُ الضَّرۡبَ شَدِیۡدًا، ۴۔ مجرور بالحرف جیسے مَرَرۡتُ بِهِنۡدٍ جَالِسَةً ۵۔ مَجۡرُوۡر بِالۡاِضَافَةِ بشرطیکہ مضاف مضاف الیہ کا جزء ہو جیسے اَیُحِبُّ اَحَدُکُمۡ اَنۡ یَّاۡکُلَ لَحۡمَ اَخِیۡهِ مَیۡتًا ۶۔ یا جہاں مضاف الیہ کی جگہ مضاف کو ٹھہرانا درست ہو جیسے واتَّبِعۡ مِلَّةَ اِبراهِيمَ حنِيفًا۔ یہاں واتَّبِعۡ مِلَّةَ حنِيفًا کہنا بھی درست ہے۔

حال کی علامات

سوال: حال کے پہچاننے کی علامات کونسی ہیں۔

جواب: معنوی علامت یہ ہے کہ اکثر حال "کس طرح" یا "کس حالت میں" کے جواب میں بولا جاتا ہے۔ لفظی علامت یہ ہے کہ فعل کے بعد اسم فاعل اور اسم مفعول کا صیغہ منصوب ہو کر آئے تو وہ اکثر حال ہی ہوتا ہے۔ اسم فاعل کی مثال جیسے اِنَّا اَرۡسَلۡنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيۡرًا۔ اُدۡعُوا اللّٰهَ مُخۡلِصِيۡنَ لَهُ الدِّيۡنَ۔

اسم مفعول کی مثال جیسے وَاَنۡزَلَ اِلَيۡكُمُ الۡكِتَابَ مُفَصَّلًا ا۔ بشرطیکہ اسم فاعل اور اسم مفعول کا صیغہ افعال ناقصہ کے بعد نہ ہو، اگر ہو گا تو وہ خبر ہو گا افعال ناقصہ کی، خارج ہوا

وَكَانَ اللّٰهُ شَاكِرًا عَلِيمًا، ۲۔ افعال قلوب کے بعد بھی نہ ہو، ورنہ مفعول بہ ہو گا، خارج ہوا عَلِمْتُ زَيْدًا فَاضِلًا ۳۔ اسم فاعل کا صیغہ، فعل متعدی کا مفعول بہ بھی نہ ہو، خارج ہوا لَمْ يَبْقَ اللّٰهُ عَالِمًا۔

حال اور ذوالحال میں مطابقت

سوال: کیا حال اور ذوالحال میں مطابقت ضروری ہے۔

جواب: جی یہاں تذکیر تانیث، افراد تثنیہ اور جمع میں حال، ذوالحال کے مطابق ہوتا ہے جیسے جَاءَ الرَّجُلُ مَاشِيًا - جَاءَ الرَّجُلَانِ مَاشِيَيْنِ - جَاءَ الرِّجَالُ مَاشِيِيْنَ - جَائَتِ الْمَرْأَةُ مَاشِيَةً - جَائَتِ الْمَرْأَتَانِ مَاشِيَتَيْنِ - جَائَتِ النِّسَاءُ مَاشِيَاتٍ۔

حال کا عامل

سوال: حال کا عامل کونسا ہوتا ہے۔

جواب: حال کا عامل فعل یا شبہ فعل یا معنیٰ فعل ہوتا ہے۔ اور معنیٰ فعل سے مراد نو چیزیں ہیں ۱۔ اسم الفعل ۲۔ اسم الاشارہ ۳۔ ادوات تشبیہ ۴۔ ادوات التمنی والترجی ۵۔ ادوات استفہام ۶۔ حروف التنبیہ ۷۔ جار مجرور ۸۔ ظرف ۹۔ حروف النداء۔

سوال: حال کا عامل کتنے قسم ہے۔

جواب: دو قسم ہے ۱۔ لفظی ۲۔ معنوی۔ لفظی وہ ہے جو لفظوں میں ذکر کیا گیا ہو۔ حقیقۃً جیسے ضَرَبْتُ زَيْدًا رَاكِبًا یا حکمًا جیسے زیدٌ فی الدار قائمًا ای زید استقر فی الدار قائمًا۔ اور حال معنوی وہ ہے کہ فاعلیت و مفعولیت لفظ کلام سے سمجھی جاتی ہو۔ جیسے هٰذا زیدٌ قائمًا ای اُشِيرُ الی زیدٍ وَ اُنَبِّهُ اِلٰی زید حالَ کونہ قائمًا۔ اس میں اُشِيرُ وَ اُنَبِّهُ والی معنیٰ اشارہ و تنبیہ کے مفہوم سے سمجھی جارہی ہے۔

ایک ذوالحال، کئی حال

سوال: ایک ذوالحال کے کئی حال آسکتے ہیں یا نہیں۔

جواب: جی ہاں کبھی کبھار ایک ذوالحال کے کئی حال آتے ہیں جیسے هَبَطَ الطَّيَّارُ هَادِيًا مُبْتَهِجًا مُطْمَئِنًّا ہوا باز اترا پر سکون خوش وخرم اطمینان سے۔

حال، جملہ

سوال: کیا حال ہمیشہ مفرد ہوتا ہے۔

جواب: اکثر مفرد ہوتا ہے لیکن کبھی پورا جملہ بھی حال واقع ہوتا ہے اور جب حال جملہ ہو تو ضروری ہے کہ ۱۔ خبریہ ہو ۲۔ سین سوف، لن وغیرہ سے خالی ہو ۳۔ ذوالحال اور حال کے درمیاں کوئی رابطہ بھی ہو۔ رابطہ کبھی واو کبھی ضمیر[1]، کبھی قدْ ہوتا ہے۔

حال میں رابطہ

سوال: حال جملہ ہو تو رابطہ کی کیا ترتیب ہے واو کہاں، ضمیر اور قد کہاں لایا جاتا ہے۔

جواب: اس میں تفصیل ہے ۱۔ اگر حال جملہ اسمیہ ہو گا تو واو کسی ضمیر کے ساتھ ہو گا جیسے رَئَيْتُ الْاَمِيرَ وَهُوَ رَاكِبٌ ۲۔ اگر جملہ فعلیہ مضارعیہ ہو گا تو کبھی واو کے ساتھ، کبھی بغیر واو کے ہو گا جیسے جَائَنِي زَيْدٌ يَسْعٰى - وَيَسْعٰى بھی جائز ہے۔

۳۔ اگر ماضی ہو تو واو اور قد لگایا جائے گا، اور کبھی بغیر قد اور بغیر واو کے بھی آتا ہے جیسے جَائَنِي زَيْدٌ قَدْ خَرَجَ غُلَامُهُ۔

اسمیہ گر حال باشد با ضمیر و واو داں
یا بواو یا ضمیر و لیک این با ضعف خواں
فعلیہ گر حال باشد دان بتفصیل تمام

(۱) یعنی واو حالیہ کے بعد ایک ضمیر لایا جاتا ہے ذوالحال کی طرف لوٹنے کیلئے۔

گر مضارع مثبت ست بے واو باشد در کلام
ماسوائے ہر دو راگوئیم بشنو اے فتیٰ
گہ بواو گہ ضمیر، گہ بھر دو بے خطا

حال کا معرفہ ہونا

سوال: حال کے لیے نکرہ ہونا شرط ہے لیکن اس مثال میں حال معرفہ واقع ہوا ہے جیسے مَنْ رَّءیٰ ہِلالَ رَمضانَ وَحْدَہٗ صَامَ میں وحدہٗ حال ہے اور معرفہ ہے۔

جواب: حال تو نکرہ ہوتا ہے لیکن کہیں معرفہ ہو گا تو وہ نکرہ کے تاویل میں ہو گا لہٰذا وحدہ بتاویل منفرداً حال ہو گا یا فعل محذوف وحدٌ کیلئے مفعول مطلق ہو گا۔ اسی طرح اَرْسَلَھَا العِرَاكَ بھی بتاویل مُعْتَرِكاً حال ہو گا (اس حمار وحش نے اپنی مادنیوں کو ایک ساتھ چھوڑ دیا)۔

حال کے عامل کا حذف ہونا

سوال: کیا حال کے عامل کا حذف جائز ہے۔

جواب: جی ہاں جب کوئی قرینہ موجود ہو تو عامل کا حذف جائز ہے ۱۔ خواہ قرینہ حالیہ ہو جیسے سفر پر جانے والے کیلئے کہاجائے راشداً مَّھْدِیًّا یعنی سِرْ راشداً، جا در آنحالیکہ رشد اور ہدایت پائے ہوئے ۲۔ یا قرینہ مقالیہ ہو جیسے کسی نے تم سے پوچھا کَیْفَ جِئْتَ۔ کیسے آئے ہو، آپ نے جواب دیا رَاكِبًا یعنی جِئْتُ رَاكِبًا سوار ہو کر آیا ہوں۔

اسم جامد اور حال

سوال: کیا حال ہمیشہ اسم مشتق ہی ہوا کرتا ہے۔

جواب: اصل یہی ہے لیکن اسم جامد بھی کبھی حال واقع ہوتا ہے ۱۔ جبکہ وہ تشبیہ پر دلالت کرے جیسے کَرَّ عَلِیٌّ اَسداً ۲۔ ترتیب پر دلالت کرے جیسے اُدْخُلُوا رَجُلاً رَجُلاً ۳۔ اسم عدد ہو جیسے جَاؤُا مَثْنیٰ وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ ۴۔ موصوف ہو جیسے اِنَّا اَنْزَلْنَاہُ قُرْاٰناً عَرَبِیًّا۔

حال کے اقسام

۱۔ حال مؤکّدہ: اس حال کو کہتے ہیں جو اپنے ذوالحال سے اکثر جدا نہ ہو بلکہ جزء جملہ کی تاکید کرے جیسے زَیْدٌ اَبُوكَ عَطُوفًا۔

۲۔ حال منتقلہ: اس حال کو کہتے ہیں جو اپنے ذوالحال سے اکثر جدا ہو جیسے جائنی زیدٌ راکبًا۔

۳۔ حال مقدّرہ: اس حال کو کہتے ہیں جو ذوالحال کیلئے آئندہ زمانے میں ثابت ہو فی الحال اس کا تصور کیا جائے جیسے فَادْخُلُوھَا خَالِدِیْنَ۔

۴۔ حال دَائمہ: وہ ہے جس میں ذُوالحَال علی الدوام ہو جیسے کان اللہُ قادرًا۔

۵۔ حال محققہ: اس حال کو کہتے ہیں جو اپنے ذوالحال کے لیے فی الحال ثابت ہو جیسے جائنی زیدٌ راکبًا۔

۶۔ حال مترادفہ: اس حال کو کہتے ہیں کہ ایک ذوالحال سے دو حال ہوں جیسے جائنی زیدٌ راکبًا ضاحکًا۔

۷۔ حال متداخلہ: اس حال کو کہتے ہیں جو اپنے ماقبل کے ضمیر سے حال واقع ہو جیسے جائنی زیدٌ راکبًا۔

سوال: حال متداخلہ اور مترادفہ میں کون سا فرق ہے۔

جواب: حال متداخلہ میں دونوں حالوں کے ذوالحال الگ الگ ہوتے ہیں اور مترادفہ میں ذوالحال ایک ہوتا ہے۔

تمیز

سوال: تمیز [1] کسے کہتے ہیں۔

(۱) یہ اصل میں تمییز تھا، خلاف قیاس کے ایک یاء حذف ہوئی تو ہوا تمیز۔

جواب: تمیز کا لغوی معنٰی ہے جدا کرنا اور اصطلاح میں اس اسم نکرہ کو کہتے ہیں جو ما قبل سے ابہام (پوشیدگی) کو ختم کرے[1] اور تمیز میں بحیثیت یا لحاظ یا ازروئے کا معنٰی کیا جاتا ہے جیسے طَابَ زَیۡدٌ نفسًا-عِلۡمًا خوش ہوا زید ازروئے نفس کے یا ازروئے علم کے۔

تمیز کے اقسام

سوال: تمیز کتنے قسم ہے۔

جواب: دو قسم ہے ا۔ تمیز الذات جبکہ ابہام کسی ذات میں ہو ۲۔ تمیز النسبتہ جبکہ ابہام کسی نسبت میں ہو[2]۔

سوال: تمیز میں عامل کونسا ہوتا ہے۔

جواب: ا۔ فعل اور شبہ فعل ۲۔ اسم تام، پھر دیکھیں گے ابہام غیر نسبت میں ہے یا غیر ذات (نسبت) میں، اگر ابہام غیر ذات (نسبت) میں ہے تو اس وقت عامل، فعل یا شبہ فعل ہوگا جیسے طَابَ زَیۡدٌ نَفۡسًا۔ خوش ہوا زید نفس پر / ازروئے نفس کے۔

اگر ابہام غیر نسبت (ذات) میں ہے تو اس وقت عامل اسم تام ہوگا جیسے عِنۡدِی اَحَدَ عَشَرَ دِرۡهَمًا۔

اسم تام

سوال: اسم تام کسے کہتے ہیں۔

جواب: اس اسم مبہم کو کہتے ہیں جو اس خاص حالت سے دوسرے اسم کی طرف مضاف نہ ہو سکے۔

اسم تام کی علامات

سوال: اسم، تام کتنی چیزوں سے ہوتا ہے۔

(ا) شبہ کو دور کرے اور ذات مبہم کو معین اور محدود کرے۔

(۲) یعنی جس میں فاعل، مفعول، مبتدا یا خبر کی طرف کی جانے والے نسبت سے ابہام ختم کیا جائے۔

جواب: تقریباً چھ صورتوں سے اسم، تام ہوتا ہے ا۔ تنوین ظاہر سے جیسے ضاربٌ ۲۔ تنوین مقدر جیسے اَضۡرَبُ ۳۔ نون تثنیہ جیسے قَفِیۡزَانِ ۴۔ نون جمع جیسے مُسۡلِمُوۡنَ ۵۔ نون مشابہ جمع جیسے عِشۡرُوۡنَ ۶۔ ایک اسم کی دوسرے اسم کے طرف اضافت ہو جیسے غُلَامُ زَیۡدٍ۔

سوال: جب ابہام ذات میں ہو تو اس کی کتنی قسمیں ہیں۔

جواب: اسکی دو قسم ہیں ا۔ مقدار ۲۔ غیر مقدار۔

مقدار کی قسمیں

سوال: مقدار کتنے قسم ہے۔

جواب: پانچ قسم ہے ا۔ عدد ۲۔ کیل ۳۔ وزن ۴۔ مساحت ۵۔ مقیاس۔

عدد جیسے عِنۡدِی اَحَدَ عَشَرَ دِرۡهَمًا میرے پاس گیارہ درھم ہیں۔

کیل یعنی ناپ۔ جیسے عِنۡدِی قَفِیۡزَانِ بُرًّا۔ میرے پاس دو بوریاں گندم کی ہیں۔

مساحت یعنی پیمائش جیسے مَا فِی السَّمَاءِ قَدۡرُ رَاحَةٍ سَحَابًا، آسمان میں ہتھیلی کے برابر بھی بادل نہیں۔

مقیاس: یعنی جس سے اندازہ کیا جائے جیسے علیٰ التَّمۡرَةِ مِثۡلُهَا زَبَدًا۔

وزن: جیسے عندی رِطۡلٌ زیتًا میرے پاس ازروئے زیتون ایک رطل ہے۔

(رطل ایک وزن ہے جو تیس تولہ ڈیڑھ ماشہ کا ہوتا ہے)۔

سوال: اسم تام تمیز کو نصب کیوں دیتا ہے۔

جواب: کیونکہ اس کی فعل کے ساتھ مشابہت ہے جیسے فعل فاعل سے تام ہو کر مفعول کو نصب دیتا ہے اس طرح یہ اسم بھی ان اشیاء کے ساتھ تمام ہو کر شبہ مفعول یعنی تمیز کو نصب دیتا ہے۔

تمیز غیر مقدار

سوال: غیر مقدار کتنے قسم ہے۔

جواب: ایک ہی قسم ہے اور اسمیں اکثر جرّ ہوتی ہے جیسے ھذا خاتمٌ حدیدًا/خاتمُ حدیدٍ یہ لوہے کی انگھوٹی ہے۔ ھٰذا سِوارٌ ذھبًا / سِوارُ ذھبٍ۔

حال اور تمیز میں فرق

سوال: حال اور تمیز میں کونسا فرق ہے۔

جواب: ا۔ دونوں نکرہ فضلہ ہوتے ہیں لیکن حال عموماً مشتق ہوتا ہے اور تمیز عموماً جامد ہوتا ہے ۲۔ اسی طرح حال اپنے ذوالحال کے ہیئت کی وضاحت کرتا ہے اور تمیز ذات یا نسبت کی ۳۔ اسی طرح حال جملہ، ظرف وجار مجرور بھی ہوتا ہے جبکہ تمیز صرف مفرد ہوتی ہے۔ ۴۔ تمیز میں مِنْ مقدر ہوتا ہے، جیسے عندی احدَ عشرَ درہمًا ای مِن درھم ۵۔ اور حال میں فی مقدر ہوتا ہے جیسے جائنی زید راکبا بمعنی جائَنِی زید فی زمان رکوبہ۔ ۵۔ حال کبھی اپنے عامل سے مقدم بھی ہوتا ہے، نہ تمیز علی الاصح۔ (مأرب الطلبہ)

تمیز کی علامت

سوال: تمیز کی شناخت اور علامت کیا ہے۔

جواب: تمیز اکثر "کیا چیز" یا "کس چیز میں سے" یا "کس حیثیت سے" کے جواب میں واقع ہوتا ہے۔

جملہ کے اصل ارکان

سوال: جملہ کے اصل ارکان کتنے ہیں۔

جواب: اصل ارکان تو دو ہیں ا۔ مسند ۲۔ مسند الیہ۔ باقی مفاعیل، حال، تمیز وغیرہ یہ جملہ کے پورے ہونے کے بعد آتے ہیں، جملہ میں ان کا کوئی دخل نہیں ہوتا۔ اس لیے کہتے ہیں المنصوبُ فُضلةٌ تمام منصوبات ضرورت سے زائد ہوتے ہیں۔

نوٹ: تمام تمیزیں منصوب ہوتی ہیں لیکن اسماء عدد کی بعض تمیزیں مجرور ہوتی ہیں۔

منصوب بنزع الخافض

سوال: منصوبات صرف یہی ہیں یا اور بھی ہیں۔

جواب: جی ہاں ایک اور صورت بھی ہے اسم منصوب بنزع الخافض یعنی حرف جر کو حذف کرکے اسکے مدخول کو نصب پڑھنا اور یہ سماعی ہے، قیاسی نہیں۔ ایسے اسم منصوب کو منصوب بنزع الخافض کہتے ہیں جیسے واختارَ موسیٰ قومَہٗ ای عَنْ قومِہٖ یہاں قومَہ منصوب بنزع الخافض ہے۔

فصل: فاعل کے مسائل واحکام

فاعل اسم ظاھر وضمیر

سوال: فاعل کتنے قسم ہے۔

جواب: مشہور دو قسم ہے ا۔ اسم ظاہر جیسے ضربَ زیدٌ ۲۔ اسم ضمیر جیسے ضربتُ میں ت پھر ضمیر بارز ہوتا ہے یا مستتر۔ تیسرا قسم ہے اسم مؤول جیسے یُغْضِبُنی اَنْ تَسُبَّ احدًا۔

فعل کی وحدت وجمعیت

سوال: کس صورت میں فاعل کا فعل واحد ہوتا ہے اور کس صورت میں تثنیہ وجمع ہوتا ہے۔

جواب: اسکی دو صورتیں ہیں ا۔ اگر فاعل اسم ظاہر[1] ہے تو فعل ہمیشہ واحد ہوگا۔ اس کے لیئے قانون ہے وُحِّدَ الفعلُ ابدًا جیسے ضربَ زیدٌ، ضربَ زیدانِ، ضربَ زیدُونَ، ضربَتْ ھندٌ، ضربَتْ ھندانِ، ضربَتْ ھنداتٌ ۲۔ اگر فاعل اسم ضمیر ہے تو فعل ضمیر کے مطابق آئے گا یعنی واحد کیلئے فعل واحد، تثنیہ کیلئے تثنیہ، جمع کیلئے جمع، جیسے زیدٌ ضربَ، الزیدانِ

(۱) چاہے فاعل مذکر ہو یا مؤنث، واحد ہو یا تثنیہ یا جمع۔

ضربَا،الزیدُونَ ضربُوا-المَرأۃُ قامتْ،المَرئَتَانِ قَامَتَا،النِّساءُ قُمْنَ۔

سوال: آپ نے کہا کہ فاعل اسم ظاہر ہو گا تو فعل ہمیشہ واحد ہو گا لیکن قرآن مجید کی آیت وَاَسَرُّوا النَّجْوَیٰ الّذِیْنَ ظَلَمُوْا میں الّذِینَ فاعل ہے جو جمع ہے۔

جواب: الّذِینَ فاعل نہیں، فاعل اصل میں ضمیر مستتر ہے، الّذِینَ فاعل سے بدل ہے۔

فعل کی تذکیر و تانیث

تانیث وجوبی

سوال: کتنی صورتوں میں فعل کو مؤنث کرنا واجب ہے اور کتنی صورتوں میں تذکیر و تانیث کا اختیار ہے۔

جواب: تین صورتوں میں فعل کو مؤنث کرنا واجب ہے ا۔ فعل کا فاعل ظاہر مؤنث حقیقی ہو اور فعل اور فاعل کے درمیان فاصلہ نہ ہو جیسے ضَرَبَتْ هِنْدٌ۔

۲۔ فعل کا فاعل ضمیر ہو راجع ہو مؤنث حقیقی کی طرف جیسے هِنْدٌ قَامَتْ ۳۔ فعل کا فاعل ضمیر ہو راجع ہو مؤنث غیر حقیقی کی طرف جیسے الشَّمْسُ طَلَعَتْ۔

تانیث اختیاری

اور تین صورتوں میں اختیار ہے کہ فعل کو مؤنث لائیں یا نہ لائیں۔

ا۔ فعل کا فاعل ظاہر مؤنث حقیقی ہو لیکن فعل اور فاعل کے درمیان فاصلہ ہو تو وہاں دو وجہ پڑھنے جائز ہیں جیسے ضَرَبَ الیَومَ هِنْدٌ اور ضَرَبَتِ الیَومَ هِنْدٌ۔

۲۔ فعل کا فاعل ظاہر مؤنث غیر حقیقی ہو جیسے طَلَعَ الشَّمْسُ اور طَلَعَتِ الشَّمْسُ۔

۳۔ فعل کا فاعل ظاہر جمع مکسر ہو جیسے قَامَ الرِّجَالُ، قَامَتِ الرِّجَالُ یا جمع مؤنث سالم ہو جیسے قَامَ الْهِنْدَاتُ، قَامَتِ الْهِنْدَاتُ اور جَاءَ الْمُسْلِمَاتُ، جَائَتِ الْمُسْلِمَاتُ۔

اسی طرح فاعل اسم جمع کی ضمیر ہو تو اس میں بھی تین صورتیں ہوتی ہیں۔

ا۔ فعل کو واحد مذکر لانا جیسے القَومُ جَاءَ۔ ۲۔ فعل کو واحد مؤنث لانا جیسے القَومُ جَائَتْ۔ ۳۔ جمع مذکر لانا جیسے القَومُ جَاؤُا۔

اور فاعل جمع مکسر مذکر غیر ذوی العقول کی ضمیر ہو یا جمع مکسر مؤنث کی ضمیر ہو تو دو صورتیں جائز ہیں تذکیر و تانیث کا اختیار جیسے الْاَیَّامُ مَضَتْ - الایَّامُ مَضَیْنَ اور اَلنِّسْوَۃُ قَالَتْ - النِّسْوَۃُ قُلْنَ۔

اسی طرح فاعل جمع مکسر مذکر ذوی العقول کی ضمیر ہو تو بھی دونوں صورتیں جائز ہیں جیسے الرِّجَالُ قَامَتْ۔ الرِّجَالُ قَامُوا۔

سوال: آپ نے کہا کہ فعل کا فاعل اسم ظاہر ہو تو فعل ہمیشہ واحد ہو گا حالانکہ عرب کا مقولہ ہے اَكَلُونِی البَرَاغِیْثُ کھا گئے مجھے پسو، اس میں اسکے خلاف ہے کہ فعل کو بھی جمع لایا گیا ہے۔

جواب: یہاں اَكَلُونِی کا فاعل واو ضمیر ہے اور بَرَاغِیْثُ اس ضمیر فاعل سے بدل ہے۔

فعل مجہول

سوال: فعل مجہول کونسا عمل کرتا ہے۔

جواب: یہ فاعل کے بجاء مفعول بہ کو رفع دیتا ہے[1] اور باقی مفاعیل کو نصب دیتا ہے۔ جیسے ضُرِبَ زَیدٌ یَومَ الجُمُعَةِ اَمَامَ الاَمِیرِ ضَرْبًا شَدِیْدًا فِی دَارِہٖ تَأْدِیْبًا وَالْخَشْبَةَ، مارا گیا زید جمعہ کے دن امیر کے سامنے سخت مارنا اسکے گھر میں ادب سکھانے کے لیے لکڑی کے ساتھ۔

فصل- فعل متعدی کے اقسام

سوال: فعل متعدی باعتبار مفعول کے کتنے قسم ہے۔

(ا) یعنی فعل مجہول متعدی ہوتا ہے، لازمی نہیں ہوتا۔

جواب: اکثر متعدی افعال میں تو ایک ہی مفعول کی ضرورت پڑتی ہے۔

لیکن بعض افعال میں دو مفعول کی بھی ضروت ہوتی ہے جیسے کہا جائے حَسِبَ زَيْدٌ بَكْرًا زید نے بکر کو گمان کیا۔ تو بات ادھوری رہ جاتی ہے کہ بکر کو کیا گمان کیا۔ جب کہیں گے غَنِيًّا یعنی تونگر گمان کیا۔ تو بات پوری ہو جاتی ہے۔ اور عَلِمَ حَامِدٌ خَالِدًا صَالِحًا، حامد نے خالد کو نیک جانا۔

لہٰذا فعل متعدی چار قسم ہے ۱۔ متعدی بیک مفعول ۲۔ متعدی بدو مفعول عدم اقتصار والا ۳۔ متعدی بدو مفعول اقتصار والا ۴۔ متعدی بسہ مفعول[1]۔

۱۔ متعدی بیک مفعول: یہ جوارح و اعضاء یا زخم اور تاثیر والے افعال میں ہوتا ہے اور یہ افعال غیر محدود ہیں جیسے ضَرَبَ زَيْدٌ عَمْرًوا مارا زید نے عمرو کو۔ ان کا حکم یہ ہے کہ انکے مفعول کو قرینہ کے وقت حذف کرنا جائز ہے۔

۲۔ متعدی بدو مفعول: یہ ان افعال میں ہوتا ہے جو اَعْطَيْتُ کے معنیٰ میں[2] ہوں۔ یہ افعال غیر محدود ہیں۔ ان کا حکم یہ ہے کہ ان کے[3] کسی ایک مفعول کو حذف کرکے دوسرے مفعول پر اقتصار کرنا جائز ہے جیسے اَعْطَيْتُ زَيْدًا دِرْهَمًا، میں نے زید کو درھم دیا، اس میں اَعْطَيْتُ زَيْدًا اور اَعْطَيْتُ دِرْهَمًا کہنا بھی جائز ہے[4]۔

(۱) اور ان چاروں صورتوں میں جو مفعول ہیں وہ مفعول بہ ہوتے ہیں۔

(۲) یعنی جن میں ثانی اول کا عین نہ ہو۔

(۳) ان دونوں مفعولوں میں تغایر ذاتی ہونے کی وجہ سے اور کسی ایک کے ذکر سے اور دوسرے کے حذف سے کوئی خرابی لازم نہیں آتی۔

(۴) اسی طرح اٰتَيْتُ زَيْدًا دِرْهَمًا اور كَسَوتُ زَيْدًا قَمِيْصًا کا حکم بھی اَعْطَيْتُ جیسا ہے۔ یعنی دونوں حذف کرنا بھی جائز جیسے اَعْطَيْتُ اور دونوں کا ذکر کرنا بھی جائز جیسے اَعْطَيْتُ / اٰتَيْتُ زَيْدًا دِرْهَمًا۔

۳۔ متعدی بدو مفعول: لیکن کسی ایک پر اقتصار جائز نہ ہو۔ یہ افعال قلوب[1] میں ہوتا ہے۔

افعال قلوب کا حکم

سوال: افعال قلوب کونسے ہیں۔

جواب: وہ سات ہیں جنکو افعال یقین وشک بھی کہتے ہیں جیسے عَلِمْتُ، رَئَيْتُ، وَجَدْتُّ، ظَنَنْتُ، حَسِبْتُ، خِلْتُ، زَعَمْتُ۔

پہلے تین بمعنیٰ یقین کے ہیں جیسے عَلِمْتُ زَيْدًا اَمِيْنًا میں نے زید کو امانت دار یقین کیا۔ رئیتُ زیدًا فاضلًا میں نے زید کو فاضل یقین کیا۔ وجدتُّ زیدً ا فاضلًا میں نے زید کو فاضل یقین کیا۔

دوسرے تین بمعنیٰ شک وگمان کے ہیں جیسے ظَنَنْتُ زَيْدًا عَالِمًا میں نے زید کو عالم گمان کیا۔ حَسِبْتُ زَيْدً ا كَاتِبًا میں نے زید کو لکھنے والا گمان کیا۔ خِلْتُ زَيْدًا نَائِمًا میں نے زید کو سونے والا گمان کیا۔ زَعَمْتُ، یقین اور ظن میں مشترک ہے۔ جیسے زَعَمْتُ الشَّيْطَانَ شَكُوْرًا شک کیا میں نے شیطان میں کہ وہ شکر کرنے والا ہے۔ زَعَمْتُ اللهَ رَحِيمًا میں نے اللہ تعالیٰ کو رحیم یقین کیا۔ ان کا حکم یہ ہے کہ افعال قلوب کے مفعولوں میں تغایر نہ ہونے کی وجہ سے وہ بمنزلہ اسم واحد کے ہوتے ہیں گویا کہ مفعول ثانی عین اول ہوتا ہے اس لیے ایک کا حذف جائز نہیں کیونکہ کسی ایک کو حذف کرنے سے کلمہ کے بعض اجزاء کا حذف لازم آئے گا جو ناجائز ہے[2]۔

(۱) جن کا تعلق دل سے ہوتا ہے اور یہ یقین واعتقاد کے معنیٰ دیتے ہیں۔

(۲)۔ خلاصہ یہ کہ یہاں دو صورتیں جائز ہیں ۱۔ دونوں مفعولوں کو ذکر کرنا ۲۔ دونوں کو حذف کرنا اور تیسری صورت یعنی ایک مفعول کو ذکر کرنا اور ایک کو حذف کرنا جائز نہیں۔

افعال قلوب کے مفعول کا حذف

سوال: آپ نے کہا کہ افعال قلوب کے مفعولوں میں سے ایک کا حذف جائز نہیں حالانکہ قرآن مجید میں تو ایک مفعول محذوف استعمال ہوا ہے جیسے لَا یَحْسَبَنَّ الَّذِینَ یَبْخَلُونَ بِمَا اٰتَاھُمُ اللّٰہُ ھُوَخَیرًا لَّھُمْ اس میں صرف ایک مفعول خیرًا مذکور ہے۔ باقی دوسرا مفعول جو بُخْلُھُم ہے وہ مذکور نہیں ہے۔

جواب: ایک ہے اقتصار، دوسرا ہے اختصار۔ اقتصار ایک پر جائز نہیں ہے لیکن اختصار ایک مفعول پر جائز ہے۔ اور دونوں میں فرق ہے۔

اقتصار کہتے ہیں کسی چیز کو حذف کرنا بلا قرینہ کے۔ اور اختصار کہتے ہیں کسی چیز کو حذف کرنا قرینہ اور دلیل سے۔ اور آیت مذکورہ میں اختصار ہے کیونکہ قرینہ ہے کہ ھُوَ ضمیر فصل ہے جو مبتدا اور خبر کے درمیان قبل العوامل یا بعد العوامل داخل ہوتا ہے لہذا کہنا پڑے گا کہ یہاں خیرًا کا مبتدا جو قرینہ مقامی بتا رہا ہے کہ بُخْلُھُمْ ہے اور محذوف ہے۔ (القول الظہیر)

افعال قلوب کے عمل کا بطلان

سوال: افعال قلوب کا عمل ہمیشہ رہتا ہے یا باطل بھی ہوتا ہے۔

جواب: چند صورتوں میں ان کا عمل باطل ہو جاتا ہے ا۔ جب افعال قلوب دو مفعول کے بعد ۲۔ یا درمیاں میں آجائیں تو انکو مُلْغیٰ عَنِ العَمَل کرنا جائز ہے۔ اگر انکے بعد استفہام یا نفی یا لام ابتدا میں سے کوئی ایک آجائے تو انکو عمل سے معلّق کریں گے جیسے عَلِمْتُ أَزَیدٌ عِنْدَكَ اَمْ عَمْرٌو۔

الغاء اور تعلیق

سوال: الغاء اور تعلیق میں کیا فرق ہے۔

جواب: ۱الغاء: لفظ اور معنیٰ دونوں میں عمل باطل کرنے کا نام ہے۔

تعلیق: صرف لفظ میں عمل باطل کرنے کا نام ہے[1]۔

۲۔ الغاء جائز ہے اور تعلیق واجب ہے۔ جیسے رَئَیْتُ زَیْدًا فَاضِلًا میں نے زید کو فاضل یقین کیا۔ وَجَدْتُّ زَیْدًا فَاضِلًا میں نے زید کو فاضل یقین کیا۔

۴۔ متعدی بسہ مفعول یہ سات افعال ہیں اور انکا استعمال نہایت کم ہوتا ہے وہ یہ ہیں اَعْلَمَ، اَریٰ، اَنْبَأَ، اَخْبَرَ، خَبَّرَ، نَبَّأَ، حَدَّثَ، ان سب کے معنیٰ ہیں خبر دلوانا جیسے اَعَلَمَ اللّٰہُ زیدًا عمرًا فاضلًا معلوم کرایا اللہ نے زید کو کہ عمرو فاضل ہے[2]۔ اریٰ زیدٌ عمرًوا خالدًا عالمًا زید نے عمرو کو یقین دلایا کہ خالد عالم ہے۔

فعل متعدی بسہ مفعول کا حکم

سوال: متعدی بسہ مفعول کا کیا حکم ہے۔

جواب: ا۔ ان تینوں مفعولوں کو ثابت رکھنا بھی جائز ہے۔ ۲۔ اول کو حذف کرکے آخری دونوں مفعولوں کو ثابت رکھنا بھی جائز ہے۔ ۳۔ اسی طرح آخری دونوں کو حذف کرکے اول کو ثابت رکھنا بھی جائز۔ ۴۔ باقی آخری دونوں میں سے کسی ایک کو حذف کرنا ناجائز ہے لہذا اَعْلَمَ اللّٰہُ عمرًوا فاضلًا کہنا درست ہے۔

افعال تصییر

سوال: اور کونسے افعال دو مفعول کا تقاضا کرتے ہیں۔

جواب: افعال تصییر بھی دو مفعول چاہتے ہیں یعنی وہ افعال جو کسی چیز کو صفت کے ساتھ موصوف کریں وہ یہ ہیں جَعَلَ، رَدَّ، تَرَكَ، اِتَّخَذَ، تَخِذَ، صَبَرَ، وَھَبَ جیسے اِتَّخَذَ اللّٰہُ ابراھیمَ خلیلًا۔

---

(۱) یعنی لفظاً عمل باطل ہو لیکن معنیً عمل باقی ہو (مرقات النحو)

(۲) یعنی اللہ تعالی نے زید کو عمرو کی فضیلت کا یقین کروایا۔

فعل لازمی کو متعدی بنانے کی صورتیں

سوال: فعل لازمی کو متعدی کیسے بنایا جاتا ہے۔

جواب: عموماً چار چیزوں میں سے کسی ایک کے ساتھ متعدی کیا جاتا ہے۔

۱۔ باب لازمی کو باب اِفعال کی طرف نقل کرنے سے جیسے کَرُمَ سے اَکْرَمَ ۲۔ تفعیل کی طرف نقل کرنے سے جیسے عَظُمَ سے عَظَّمَ ۳۔ بواسطہ حرف جر جیسے اَعْرِضْ عَنِ الرَّذِیلَةِ وَتَمَسَّكْ بِالْفَضِیلَةِ ۴۔ باب مفاعلۃ سے جیسے جَهَدَ سے جَاهَدَ۔

سوال: جن افعال کے دو مفعول ہوتے ہیں کیا ان کا نائب فاعل ایک ہی ہوتا ہے۔

جواب: ایسے افعال کے نائب فاعل بھی دو ہوتے ہیں لیکن دونوں مرفوع نہیں ہوتے بلکہ دوسرے کو منصوب پڑھا جاتا ہے جیسے عُلِمَ خالدٌ صالحًا، خالد کو نیک جانا گیا۔

نائب فاعل بننے والے مفاعیل

سوال: مفعولوں میں سے کونسا مفعول ترکیب میں نائب فاعل بن سکتا ہے اور کونسا نہیں بن سکتا۔

جواب: چار مفعول نائب فاعل نہیں بن سکتے وہ یہ ہیں ۱۔ مفعول لہ[1] ۲۔ مفعول معہ ۳۔ باب علمتُ کا دوسرا مفعول[2] ۴۔ باب اعلمتُ کا تیسرا مفعول۔ اسی طرح حال اور تمیز بھی نائب فاعل نہیں بن سکتے، باقی دوسروں کا نائب فاعل بننا جائز ہے۔ مفعول فیہ کی مثال جیسے سِیرَ یَومُ الْجُمعةِ۔

سوال: اعطیتُ کے دونوں مفعول نائب فاعل تو بنتے ہیں لیکن اولی کونسا ہے۔

(۱) سببیت کے ختم ہونیکی وجہ سے اسلئے ضَربتُ تادیبًا میں ضُرِبَ تَأدِیبٌ کہنا جائز نہیں۔

(۲) کیونکہ ایک چیز ایک وقت میں مسند بھی ہو اور مسند الیہ بھی ہو یہ ٹھیک نہیں۔

جواب: اول کو نائب فاعل بنانا اولیٰ اور افضل ہے[1]۔

نائب فاعل کی چند صورتیں

سوال: کیا کوئی دوسری چیز بھی نائب فاعل بن سکتی ہے۔

جواب: جی ہاں ۱۔ کبھی ظرف نائب فاعل بنتا ہے جیسے سُهِرَتِ اللَّیلَةُ ۲۔ کبھی مصدر جیسے کُتِبَتْ کِتَابَةٌ حَسَنَةٌ ۳۔ کبھی جار مجرور جیسے نُظِرَ فِی الاَمْرِ۔

فصل: افعال ناقصہ

نواسخ جملہ کی دوسری قسم

سوال: معنیٰ کے لحاظ سے فعل کتنے قسم ہے۔

جواب: دو قسم ہے ۱۔ فعل تام ۲۔ فعل ناقص۔

فعل تام: وہ ہے جو اپنے فاعل کیلئے صرف مصدر والی صفت کو ثابت کرے جیسے ضربَ زیدٌ جس میں زید کیلئے صرف ضرب کو ثابت کیا گیا ہے۔

فعل ناقص: وہ ہے جس میں فاعل کیلئے مصدر کے علاوہ دوسری صفت کو بھی ثابت کیا گیا ہو جیسے کانَ زیدٌ عالمًا اس میں زید کیلئے مصدری معنیٰ "کون" کے علاوہ صفت علم کو بھی ثابت کیا گیا ہے۔

افعال ناقصہ کا معنیٰ

سوال: افعال ناقصہ کونسے ہیں اور انکا کیا معنیٰ ہے۔

(۱) کیونکہ اس میں اخذ (لینے والے) کی معنیٰ ہے جو فاعلیت کی معنیٰ ہے اسلئے اُعْطِیْتُ زیدًا کہنا زیادہ بہتر ہے۔

جواب: وہ سترہ ہیں کانَ[1]، صارَ[2]، ظلّ[3]، باتَ[4]، اَصْبَحَ[5]، اَضْحٰی[6]، اَمْسٰی[7]، عادَ، اٰضَ، غدَا، رَاحَ مَازالَ، ما انْفَکَّ، ما بَرِحَ، ما فَتِیءَ، ما دامَ، لَیْسَ[8]۔

ان میں سے پانچ ظلّ، باتَ، اَصْبَحَ، اَضْحٰی، اَمْسٰی، توقیت کا فائدہ دیتے ہیں مخصوص زمان یا حالت کے ساتھ۔

مادام وغیرہ، توقیت بحالہ یعنی استمرار اور دوام کا فائدہ دیتا ہے۔ صارَ تحویل، تبدیلی حالت کا فائدہ دیتا ہے، جیسے صارَ الرَّجُلُ غَنِیًّا وہ آدمی مالدار ہو گیا۔

عادَ، اٰضَ، غدا، راحَ یہ چاروں جب افعال ناقصہ ہونگے تو، صارَ کے معنٰی میں ہونگے جیسے عاد زیدٌ غنِیًّا زید مالدار ہو گیا ای صار زیدٌ غنیًّا زید مالدار ہو گیا اور جب تامہ ہوتے ہیں تو عاد اٰض بمعنٰی رجعَ اور غدا بمعنٰی صبح کے وقت چلا اور راحَ بمعنٰی شام کے وقت چلا، کے معنٰی میں ہوتے ہیں۔ مازال، (نہیں زائل ہوا) ماانفك، (نہیں جدا ہوا) مابرح

---

(۱) ہے، ہوا، تھا
(۲) ہو گیا
(۳)۔ تمام دن رہا، دن گذارا
(۴) تمام رات رہا، رات گذاری
(۵) صبح کے وقت میں ہو گیا، صبح کیا
(۶) چاشت کے وقت میں ہو گیا، چاشت کی
(۷) شام کے وقت میں ہو گیا، شام کی
(۸) یہ اصل میں لَیِسَ تھا تخفیفًا یاء کے کسرہ کو حذف کیا گیا

، مافتیٰ یہ چاروں بمعنٰی مادام ہوتے ہیں یعنی ہمیشہ رہا، جب تک۔

افعال ناقصہ کی وجہ تسمیہ

سوال: افعال ناقصہ کی وجہ تسمیہ بتائیں کہ انکو ناقصہ کیوں کہتے ہیں۔

جواب: اس لیے کہ ناقصہ نقص سے مشتق ہے اور ان افعال میں بھی نقصان ہے کیونکہ یہ اکیلے فاعل سے تام نہیں ہوتے، خبر کے محتاج ہوتے ہیں۔

افعال ناقصہ کا عمل

سوال: افعال ناقصہ کونسا عمل کرتے ہیں۔

جواب: یہ اسم مرفوع اور خبر منصوب کا تقاضا کرتے ہیں یعنی جملہ اسمیہ پر داخل ہو کر مبتدا کو رفعہ دیکر اپنا اسم بناتے ہیں اور خبر کو نصب دیکر اپنی خبر بناتے ہیں جیسے کانَ زیدٌ قائمًا۔ صارَ زیدٌ غنیًّا۔

افعال ناقصہ کے عمل کے شرائط

سوال: افعال ناقصہ کے عمل کے لیے کونسے شرائط ہیں۔

جواب: ا۔کان، صار، ظلّ، بات، اصبح، امسیٰ، اضحیٰ ۲۔ لیس یہ مطلقا بغیر کسی شرط کے عمل کرتے ہیں ۳۔ فَتِیءَ، برِحَ، زالَ کے لئے شرط ہے کہ ان پر نفی داخل ہو۔ ۴۔ دامَ کیلئے یہ شرط ہے کہ اسپر ما مصدر یہ ظرفیہ داخل ہو۔

کان کا معنیٰ و مطلب

سوال: کان کس مقصد کیلئے ہوتا ہے۔

جواب: یہ دلالت کرتا ہے کہ مبتدا کو جس خبر سے متصف کیا جا رہا ہے اس کا تعلق زمانہ ماضی سے ہے جیسے کانَ الحَرُّ شدیدًا گرمی بہت سخت تھی۔

کان کے اسم کی علامت

سوال: کان کے اسم کو پہچاننے کی کیا علامت ہے۔

جواب: اسم ہو مسند الیہ اور اس پر کانَ داخل ہو۔

افعال ناقصہ کے اسم کی تقدیم

سوال: افعال ناقصہ کے اسماء کا اپنے افعال سے مقدم ہونا جائز ہے یا نہیں۔

جواب: انکا اسم اپنے افعال پر مقدم نہیں ہو سکتا، کیونکہ یہ فاعل ہوتے ہیں اور فاعل فعل سے مقدم نہیں ہو سکتا۔

سوال: کانَ کتنے قسم ہے۔

جواب: دو قسم ہے ا۔کان زائدہ ۲۔کان غیر زائدہ. غیر زائدہ دو قسم ہے ناقصہ، تامہ

کان ناقصہ

سوال: کانَ ناقصہ کسے کہتے ہیں۔

جواب: اس کانَ کو کہتے ہیں جو اسم سے تام نہ ہو، خبر کی طلب کرے اور وہ طلب عارضی ہو جیسے کانَ زیدٌ قائمًا یا دائمی ہو جیسے کانَ اللہُ علیمًا حکیمًا اس میں ثبوت وطلب دائمی[1] ہے۔

کان تامہ

سوال: کان تامہ کسے کہتے ہیں۔

جواب: جو کان اسم سے تام ہو[2]، خبر کی طلب نہ کرے جیسے کانَ مَطَرٌ بمعنی حَصَلَ مَطَرٌ بارش ہو گئی۔کُنْ فَیکُونُ۔

کان زائدہ

سوال: کان زائدہ کسے کہتے ہیں۔

(۱)اور یہ بمعنی صارَ بھی آتا ہے جیسے کانَ زَیدٌ غنیًا۔

(۲)اور حصل کے معنٰی میں ہو اور تنہا فاعل کے ساتھ معنٰی مقصودی پوری ہو۔

جواب: اس کان کو کہتے ہیں کہ [1]اگر عبارت سے اسکو نکالا جائے تو معنٰی مطلب میں فرق نہ آئے[2] جیسے ما کانَ اَصَحُّ عِلمُ مَنْ تَقَدَّمَ کیا ہی صحیح تھا علم پہلے لوگوں کا۔

کان غیر زائدہ

سوال: کان غیر زائد کسے کہتے ہیں۔

جواب: اس کان کو کہتے ہیں کہ اگر اسکو لفظ اور عبارت سے حذف کیا جائے تو معنٰی مقصودی میں خلل واقع ہو۔

نوٹ: واضح رہے کے نحویوں کے ہاں کان مضارع پر استمرار کے لیئے آتا ہے لیکن محققین اصولیین کے ہاں کان سے دوام، استمرار اور تکرار لازم نہیں آتا۔ بلکہ یہ فعل ماضی ہے جو وقوع مرۃً پر دلالت کرتا ہے، ہاں قرینہ کے وقت دوام ثابت ہو گا ورنہ اصل وضع کے اعتبار سے دوام کا تقاضا نہیں کرتا۔(نووی شرح مسلم جلد اول)

مشتقات افعال ناقصہ

سوال: افعال ناقصہ کے مشتقات کا کیا حکم ہے۔

جواب: ہر وہ صیغہ جو ان افعال (کان وغیرہ) سے مشتق ہو وہ بھی ان افعال والا ہی عمل کرتا ہے جیسے یَکُونُ، تَکُونُ، کُنْ، کَائِنٌ، وغیر ھم۔ اسی طرح کان کا مصدر بھی کانَ والا عمل کرتا ہے جیسے کونٌ۔

سوال: کیا صرف کانَ تامہ ہوتا ہے یا دوسرے افعال ناقصہ بھی تامہ ہوتے ہیں۔

جواب: مافتئ، مازال، اور لَیس کے سوا سارے ہی افعال ناقصہ، تامہ بھی استعمال ہوتے

(۱)اور یہ وہ کانَ ہے جو ماتعجبیہ اور فعل تعجب کے درمیان واقع ہوتا ہے۔

(۲)وہ اس وقت اسم اور خبر کا تقاضا نہیں کرتا۔

ہیں یعنی صرف فاعل سے مل کر جملہ پورا ہوتا ہے خبر کی ضرورت نہیں ہوتی۔

صار کا معنیٰ مطلب

سوال: صار کس مقصد کیلئے آتا ہے۔

جواب: یہ دو معنی کے لیے آتا ہے۔ ا۔انتقال صفت کیلئے [1] جیسے صار زَیدٌ غنیًا زید مالدار ہو گیا ۲۔انتقال حقیقت کیلئے جیسے صارَ الطِّینُ خَزَفًا۔ مٹی ٹھیکری ہو گئی۔

ظل بات کا معنیٰ مطلب

سوال: ظلَّ اور باتَ کس مقصد کیلئے آتے ہیں۔

جواب: ا۔یہ دونوں جملہ کو اپنے اوقات کے ساتھ ملاتے ہیں، جیسے ظل زید کاتبا ای حصل کتابته فی النهار۔ باتَ زَیدٌ نائِمًا ای حصل نومه فی اللیل ۲۔اور یہ صار کے معنیٰ میں بھی آتے ہیں۔ جیسے ظل الصبی بالغا۔بات الشباب شیخا۔

اصبح امسی اضحی کا معنیٰ مطلب

سوال: اصبح،امسیٰ،اضحیٰ، کس مقصد کیلئے آتے ہیں۔

جواب: یہ بھی دو معنیٰ کے لیے آتے ہیں ا۔ تینوں مضمون جملہ کو اپنے ان اوقات کے ساتھ ملانے کیلئے آتے ہیں جن پر انکا مادہ دلالت کرتا ہے جیسے اصبحَ زَیدٌ غنِیًّا زید صبح کے وقت غنی ہو گیا۔اضحیٰ زیدٌ امیرًا زید چاشت کے وقت امیر ہو گیا۔ امسیٰ زیدٌ شاعرًا زید شام کے وقت شاعر ہو گیا۔۲۔ یہ تینوں کبھی صارَ کے معنیٰ میں بھی آتے ہیں جیسے اصبحَ زَیدٌ غنیًّا ای صارَ زَیدٌ غنیًّا ما برح زید صائما۔ ما انفك زید شاكرا۔ ما فتی عمرو

(۱) کہ میرا اسم میری خبر کے ساتھ موصوف ہو گیا ہے۔

فاضلا۔

مازال مابرح کا معنیٰ، مطلب

سوال: مَازال،مابَرِحَ،مَاانفكَّ،مافتیء کس مقصد کیلئے آتے ہیں۔

جواب: ان کا معنیٰ ہے "ہمیشہ رہا" ان میں نفی پر نفی ہو تو اثبات اور استمرار کا فائدہ دیتے ہیں یعنی خبر کا اسم کیلئے ثابت ہونے کے بعد خبر کا ثبوت اسم کے لیے دائمی ہوتا ہے جیسے مَازالَ زَیدٌ غنیًّا زید ہمیشہ غنی رہا۔

مادام کا معنیٰ، مطلب

سوال: مادامَ کس مقصد کیلئے آتا ہے۔

جواب: اس میں ما مصدریہ ظرفیہ ہے [1] بمعنیٰ جب تک اور یہ شی کا وقت بیان کرنے کیلئے آتا ہے جب تک اسکی خبر اسکے اسم کے لیے ثابت ہے جیسے اِجلِسْ مادامَ زَیدٌ جالسًا تو بیٹھ جبتک زید بیٹھا ہے۔

سوال: مادامَ کی ترکیب کیسے ہوتی ہے۔

جواب: اس میں مامصدریہ ظرفیہ ہے مادامِ اپنے اسم وخبر کے ساتھ مل کر بتاویل مصدر ہے اور اس سے پہلے لفظ زمان یا لفظ مدت مقدر ہے اصل عبارت ہو گی اقومُ زمانَ دوامِ جلوسِ زید پھر زمان یامدت اپنے مضاف الیہ سے ملکر مفعول فیہ ہو گا ماقبل والے فعل (اجلس وغیرہ) کا۔

لیس کا معنیٰ، مطلب

سوال: لیسَ کس مقصد کیلئے آتا ہے۔

(۱) یعنی بعد والے فعل کو مصدر کے معنیٰ میں کرتا ہے اور یہ ہمیشہ درمیان میں آتا ہے۔

جواب: اس کا معنیٰ ہے "نہ، نہیں"۔ یہ اسم سے خبر کی نفی کرنے کیلئے آتا ہے زمانہ حال میں جیسے لَیْسَ زَیْدٌ قائمًا زید کھڑا نہیں ہے۔ کبھی اسکی خبر پر باز ائدہ داخل ہوتا ہے جیسے لَیْسَ الرَّجُلُ بِغَنِیٍّ۔

سوال: لَیْسَ اور باقی افعال ناقصہ میں کونسا فرق ہے۔

جواب: ۱۔کَانَ، صَارَ، اَصْبَحَ، اَمْسیٰ، اَضْحیٰ، ظَلَّ، بَاتَ ان ساتوں افعال کے تمام گردان، ماضی مضارع، امر وغیرہ آتے ہیں ۲۔مَازَالَ، مابَرِحَ، مَافَتِیءَ، مَاانفَکَّ کا امر نہیں آتا، البتہ ماضی اور مضارع آتا ہے ۳۔مَادَامَ اور لَیْسَ کا فقط ماضی آتا ہے کیوں کہ یہ فعل غیر متصرف ہیں۔

کان کا حذف

سوال: کَانَ کا حذف جائز ہے یا نہیں۔

جواب: جی ہاں قرینہ کی وجہ سے کَانَ کا حذف جائز ہے جیسے اَمَّا اَنْتَ جَالِسًا جَلَسْتُ دراصل جَلَسْتُ لِاَنْ کُنْتَ جَالِسًا اور کبھی کان اسم کے ساتھ بھی حذف ہوتا ہے جیسے اِلْتَمِسْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِیدٍ دراصل وَلَوْ کَانَ ذَالِکَ خَاتَمًا مِنْ حَدِیدٍ۔

افعال ناقصہ کے خبر کی صورتیں

سوال: کیاافعال ناقصہ کی خبر ہمیشہ مفرد ہوتی ہے۔

جواب: حروف مشبہ بالفعل کی خبر کی طرح کبھی مفرد، جملہ، شبہ جملہ سب آتے ہیں۔ جیسے کَانَ مَحْمُودٌ یَکْتُبُ اِلٰی اَبِیْہِ محمود اپنے والد کو خط لکھ رہا تھا۔ صَارَ الصَّیْفُ حَرُّہٗ شَدِیْدٌ، صَارَ التِّلْمِیذُ یَقْرَءُ، بَاتَ الرَّجُلُ فِی الْغَارِ۔

سوال: افعال ناقصہ کے خبر کی اسم سے مطابقت ہوتی ہے یا نہیں۔

جواب: جی ہاں افراد تثنیہ جمع میں مطابقت ضروری ہے جیسے کَانَ الرَّجُلُ وَاقِفًا، کَانَ الرَّجُلَانِ وَاقِفَیْنِ۔ کَانَ الرِّجَالُ وَاقِفِیْنَ۔

افعال ناقصہ کے خبر کی تقدیم

سوال: افعال ناقصہ کی خبر اسم پر مقدم ہوتی ہے یا نہیں۔

جواب: انکی خبر اسم پر مقدم ہوسکتی ہے کیونکہ افعال میں منصوب، مرفوع پر مقدم ہوتے رہتے ہیں جیسے کَانَ قَائِمًا زَیْدٌ۔

سوال: افعال ناقصہ کی خبر خود ان افعال پر بھی مقدم ہوتی ہے یا نہیں۔

جواب: اس میں تفصیل ہے ۱۔جن فعلوں کے اوائل میں ما نہیں ہے، ان پر خبریں مقدم ہوسکتی ہیں ۲۔سوائے لَیْسَ کے باقی فعلوں پر تقدیم جائز ہے۔ لَیْسَ میں بعض قائل ہیں تقدیم کے اور سِیْبَوَیْہِ رح قائل نہیں ہیں ۳۔جن فعلوں میں ما ہے خواہ نافیہ یامصدریہ ان پر خبر مقدم نہیں ہوسکتی لہٰذا قَائِمًا مَازَالَ زَیْدٌ کہنا ناجائز ہوگا۔

افعال غیر متصرف

سوال: افعال غیر متصرفہ کون سے ہیں۔

جواب: زیادہ مشہور یہ ہیں ۱۔افعال مقاربہ (1) ۲۔افعال مدح وذم (2) ۳۔افعال تعجب (3)

مجرورات

سوال: مجرورات کتنے قسم ہیں۔

(۱) انکی صرف ماضی مستعمل ہوتی ہے۔

(۲) انکے ماضی معلوم کے علاوہ کوئی صیغہ مستعمل نہیں۔

(۳) یعنی بعد والے فعل کو مصدر کے معنیٰ میں کرتا ہے اور یہ ہمیشہ درمیان میں آتا ہے۔

جواب: دو ہیں ا۔ مَجْرُود بِالْاِضَافَة یعنی مضاف کی وجہ سے اسم کا مجرور ہونا جیسے غُلَامُ زَیْدٍ ۲۔ مجرور بحرف الجر جیسے بِزَیْدٍ۔

سوال: کیا مجرورات صرف دو ہیں۔

جواب: جی نہیں کبھی جر، جوار (پڑوس) کی وجہ سے بھی ہوتی ہے، ایسی جر کو جَرّ جَوار کہتے ہیں جیسے مَنْ مَّلَكَ ذَارَحْمٍ مَحْرَمٍ میں مَحْرَم کو جر، جوار کی وجہ سے ہے۔

قَالَ عبد الرسول:

گاہ اسمی می شود مجرور از بہر جوار
هم ازینجا نزد عامه[1] جرارجل شدروا

فصل۔ افعال مقاربہ

سوال: افعال مقاربہ کسے کہتے ہیں۔

جواب: یہ درحقیقت افعال ناقصہ ہی کی ایک قسم ہے اور افعال مقاربہ ان افعال کو کہتے ہیں جن میں قرب اور نزدیکی کا معنٰی ہو اور خبر کا حصول اسم کیلئے قریب ہونے والا ہو جیسے عَسیٰ زَیْدٌ یَخْرُجُ زید کا نکلنا قریب ہے۔

سوال: افعال مقاربہ کتنے ہیں۔

جواب: یہ باعتبار معنٰی تین قسم ہیں۔

ا۔مُقَارَبَة اور یقین کے معنٰی والے وہ یہ ہیں۔ کَادَ یَكَادُ۔کَرُبَ یَکْرَبُ۔اَوْشَكَ[2] یہ سب

(۱) عبد الرسول کے بعض نسخوں میں یہ لفظ اعمٰی ہمزہ سے لکھا ہے جو غلط ہے شیعہ کی اصطلاح ہے کہ وہ اپنے گروہ کو خاصہ اور سُنیوں کو عامہ کہتے ہیں۔(خزائن السنن)

(۲) ان چاروں سے ماضی اور مضارع آتا ہے۔امر استعمال نہیں ہوتا۔

قَرُبَ کے معنٰی میں ہیں یعنی قریب ہے۔ جیسے کَادَ زَیْدٌ اَنْ یَّخْرُجَ معنٰی زید یقینًا عنقریب نکلنے والا ہے۔ اَوْشَكَ[1] بمعنٰی سَرُعَ کے ہے۔ اس میں متکلم خبر دیتا ہے کہ خبر کا حصول فاعل کیلئے یقینًا قریب ہے۔

افعال الرجاء

۲۔رَجَا یعنی امید کے معنٰی والے[2] وہ ہیں اِخْلَوْلَقَ ۔حَرَیٰ۔عَسَیٰ۔ جیسے عَسَیٰ زَیْدٌ اَنْ یَّخْرُجَ امید ہے کہ زید عنقریب نکلے گا۔

افعال الشروع

۳۔شروع اور ابتدا کے معنٰی والے جیسے شَرَعَ ۔ طَفِقَ۔اَخَذَ۔جَعَلَ۔اَنْشَأَ۔هَلْهَلَ ۔قَامَ۔ وَهَبَ۔اَقْبَلَ۔ جیسے کَرُبَ زَیْدٌ یَخْرُجُ معنٰی زید نے یقینًا نکلنا شروع کر دیا ہے۔

عسیٰ تامہ

سوال: کَانَ کی طرح عَسیٰ تامہ بھی ہوتا ہے یا نہیں۔

جواب: جی ہاں عَسیٰ اور تمام افعال مقاربہ تامہ بھی ہوتے ہیں جب فعل مضارع اَنْ کے ساتھ عسیٰ کا فاعل ہو اور خبر کا محتاج نہ ہو جیسے عسیٰ اَنْ یَّخْرُجَ زَیْدٌ یہاں اَنْ یَّخْرُجَ زَیْدٌ مصدر کے معنٰی میں ہو کر مرفوع محلاً فاعل ہے عسیٰ کا یعنی عسیٰ خُرُوجُ زَیْدٍ۔

سوال: افعال مقاربہ کی خبر مفرد اور جملہ ہوتی ہے یا نہیں۔

جواب: ا۔ ان کی خبر نہ مفرد ہوتی ہے نہ شبہ جملہ، نہ جملہ اسمیہ، اور نہ جملہ فعلیہ ماضیہ ۲۔ بلکہ خبر صرف جملہ فعلیہ مضارعیہ ہوتی ہے۔

(۱) اس میں متکلم فاعل کیلئے حصول خبر کے قریب ہونے کی خبر دیتا ہے۔

(۲) اس میں متکلم کو اس بات کی امید ہوتی ہے کہ خبر عنقریب فاعل کیلئے حاصل ہو گی۔

سوال: افعال مقاربہ کونسا عمل کرتے ہیں۔

جواب: اسم مرفوع خبر منصوب کا تقاضا کرتے ہیں / جملہ اسمیہ پر داخل ہو کر مبتدا کو اپنا اسم بناتے ہیں اور خبر کو نصب دیکر اپنی خبر بناتے ہیں۔

افعال مقاربہ اور ناقصہ میں فرق

سوال: افعال مقاربہ اور افعال ناقصہ میں کونسا فرق ہے۔

جواب: افعال مقاربہ کی خبر فعل مضارع ہوتی ہے کبھی اَنْ کبھی بغیر اَنْ کے لیکن افعال ناقصہ کی خبر مفرد اور جملہ دونوں آتی ہیں۔ فعل مضارع نہیں آتی جیسے عَسیٰ زَیْدٌ یَخْرُجُ -عَسیٰ زَیْدٌ اَنْ یَّخْرُجَ امید ہے کہ زید گھر سے نکلے / عنقریب نکلے گا۔

افعال مقاربہ کے خبر کی تقدیم

سوال: افعال مقاربہ کی خبر اسم پر مقدم ہوتی ہے یا نہیں۔

جواب: ا۔جی ہاں ان کے خبر کا اسم پر مقدم ہونا جائز ہے جیسے عسیٰ اَنْ یَّخْرُجَ زَیْدٌ اسوقت عَسیٰ تامہ ہو گا ۲۔ دوسری توجیہ یہ ہوگی کہ اَنْ یَّخْرُجَ خبر مقدم اور زیدٌ اسم مؤخر ہو گا ۳۔ تیسری توجیہ یہ ہے کہ عسیٰ اور اَنْ یَّخْرُجَ کا زید میں تنازع مانا جائے ۔ پھر کوفیین کا مسلک اختیار کرکے زید کو عسیٰ کا اسم کیا جائے اور اَنْ یَّخْرُجَ میں ضمیر مان کر خبر کہا جائے۔ یا بصریین کا مسلک اختیار کرکے عسیٰ کا اسم اس میں ضمیر راجع بسوئے زید مانا جائے اور اَنْ یَّخْرُجَ زَیْدٌ سارا جملہ خبر مانا جائے۔

خبر کان اور خبر عسیٰ میں فرق

سوال: خبر کان اور خبر عسیٰ میں کونسا فرق ہے۔

جواب: ا۔ کَان کی خبر اسم اور فعل دونوں ہو سکتے ہیں بخلاف خبر عسیٰ کے کہ وہ فعل ہی ہوتا ہے ۲۔ کان کی خبر اگر فعل ہو تو عام ہے چاہے ماضی ہو یا مضارع، مگر عسیٰ کی خبر فعل

مضارع متعین ہے ۳۔ کان کی خبر کان کے واسطے سے جملہ خبریہ کی خبر ہے جب کہ خبر عسیٰ کہ وہ بواسطہ عسیٰ جملہ انشائیہ کی خبر ہوتا ہے۔

افعال مقاربہ کے خبر کی تقدیم

سوال: افعال مقاربہ کے خبر کی تقدیم خود افعال مقاربہ پر جائز ہے یا نہیں۔

جواب: جی ہاں انکی خبر کا ان افعال پر مقدم کرنا بھی جائز ہے۔

افعال مقاربہ کی خبر پر اَنْ مصدریہ

سوال: افعال مقاربہ میں کونسے افعال کی خبر پر اَنْ مَصْدَریہ لائی جاتی ہے اور کونسے افعال میں نہیں لائی جاتی۔

جواب: ا۔کاد اور کرب میں عموماً اَنْ نہیں لایا جاتا مگر لانا بھی صحیح ہے۔ ۲۔اوشك اور عسیٰ میں عموماً اَنْ لایا جاتا ہے۔ مگر نہ لانا بھی صحیح ہے۔ ۳۔حریٰ اور اوشك میں اَنْ کا لانا ضروری ہے۔ ۴۔ تمام افعال الشروع میں اَنْ کا نہ لانا ضروری ہے۔

سوال: افعال مقاربہ جملہ خبریہ میں داخل ہیں یا جملہ انشائیہ میں۔

جواب: یہ جملہ انشائیہ میں داخل ہیں کیونکہ ان افعال (عسیٰ) میں لَعَلَّ کے مثل امید کا انشاء پایا جاتا ہے لہذا جملہ انشائیہ ہونگے (بدر منیر)۔

فصل۔ افعال مدح وذم

سوال: افعال مدح وذم کسے کہتے ہیں۔

جواب: ان افعال کو کہتے ہیں جو کسی کی تعریف یا برائی بیان کرنے کیلئے وضع / مقرر کیے گئے ہوں۔

سوال: افعال مدح وذم کتنے ہیں۔

جواب: چار ہیں دو مدح کیلئے نِعْمَ، حَبَّذَا اچھا ہے وہ[1] اور دو ذم کیلئے بِئْسَ، سَاءَ برا ہے وہ[2]۔

مخصوص بالمدح والذم

سوال: مخصوص بالمدح اور مخصوص بالذم کسے کہتے ہیں۔

جواب: جس چیز کی مدح کی جائے یعنی افعال مدح کے فاعل کے بعد والے اسم کو مخصوص بالمدح کہتے ہیں جیسے نِعْمَ الرَّجُلُ زَیْدٌ زید اچھا آدمی ہے۔ حَبَّذَا بَکْرٌ خوش ہے وہ بکر۔ اس میں زید مخصوص بالمدح ہے۔ اس طرح جس چیز کی برائی بیان کی جائے یعنی افعال ذم کے فاعل کے بعد والے اسم کو مخصوص بالذم کہتے ہیں۔ جیسے سَاءَ الرَّجُلُ عَمْرٌو عمرو برا آدمی ہے۔ اس میں عمرو مخصوص بالذم ہے۔ بِئْسَتِ الْمَرْأَۃُ هِنْدٌ ھندہ بری عورت ہے۔

افعال مدح وذم کے فاعل کے شرائط

سوال: حَبَّذَا کے علاوہ باقی افعال مدح وذم کے فاعل کیلئے کونسے شرائط ہیں۔

جواب: انکے فاعل کیلئے چند شرائط ہیں ۱۔ فاعل معرف باللام ہو جیسے نِعْمَ الرَّجُلُ زَیْدٌ زید مرد ہونے کے اعتبار سے اچھا ہے۔ سَاءَ الرَّجُلُ زَیْدٌ۔ بِئْسَ الرَّجُلُ زَیْدٌ زید برا آدمی ہے۔

۲۔ یا فاعل مضاف ہو معرف باللام کے طرف جیسے نِعْمَ صَاحِبُ الْقَوْمِ زَیْدٌ زید قوم کے ساتھی ہونے کے اعتبار سے اچھا ہے۔ سَاءَ غُلَامُ الرَّجُلِ زَیْدٌ۔ بِئْسَ غُلَامُ الرَّجُلِ زَیْدٌ۔

۳۔ یا فاعل ضمیر مستتر مبہم ہو جسکی تمیز اسم نکرہ منصوب آئے جیسے نِعْمَ رَجُلًا زَیْدٌ، زید مرد ہونے کے اعتبار سے اچھا ہے۔ اس میں نِعْمَ کا فاعل هُوَ ضمیر مستتر ہے اور رَجُلًا منصوب

(۱) یہ تعریف کیلئے ہیں خواہ وہ ممدوح تعریف کے لائق ہو یا نہ ہو۔

(۲) خواہ وہ مذمت کے لائق ہو یا نہ ہو۔ سَاءَ برا ہونا۔ برا لگنا، بگاڑنا۔

ہے تمیز کی وجہ سے کیونکہ هُوَ مبہم ہے۔ سَاءَ شَرَابًا الْخَمْرُ ۴۔ یا فاعل مَا موصولہ ہو جیسے نِعْمَ مَا یَتَّصِفُ بِهِ الْاِنْسَانُ الْجُوْدُ۔ بِئْسَ مَا یَتَّصِفُ بِهِ الْاِنْسَانُ الْاِسْرَافُ۔ (نحو میر)

فائدہ: کبھی نِعْمَ کے آخر میں مَا نکرہ بھی لاحق ہوتی ہے جو بمعنٰی اَیُّ شَیْءٍ ہوتی ہے جیسے نِعِمَّا هِیَ اَیْ نِعْمَ مَا یعنی نِعْمَ رَجُلًا اَیْ نِعْمَ شَیْئًا هِیَ۔

نِعِمَّا کی ترکیب

سوال: نِعِمَّا کی ترکیب کیا ہے۔

جواب: یہ نِعْمَ اور مَا سے مرکب ہے اس میں مَا فاعل کا کام دیتا ہے۔ اور اس کا مخصوص اسکے بعد واقع ہوتا ہے جیسے نِعِمَّا هِیَ وہ عورت اچھی ہے۔

حبّذا کا فاعل

سوال: حَبَّذَا کے فاعل کیلئے کیا شرط ہے۔

جواب: حَبَّذَا کا فاعل ہمیشہ ذَا ہوتا ہے[1]۔ اس کے فاعل کے لیے کوئی شرط نہیں اس میں حَبَّ فعل مدح ہے ذَا فاعل ہے اور زید مخصوص بالمدح ہے۔ اور حَبَّذَا میں فاعل کے بعد کبھی پہلے حال آتا ہے کبھی تمیز اور وہ حال یا تمیز ذَا سے ہوتے ہیں۔

تمیز کے مثال: جیسے ۱۔ حَبَّذَا رَجُلًا زَیْدٌ - حَبَّذَا زَیْدٌ رَجُلًا۔

۲۔ حال کے مثال: حَبَّذَا رَاکِبًا زَیْدٌ۔ حَبَّذَا زَیْدٌ رَاکِبًا۔ (القول الظهیر)

سوال: نِعْمَ اور حَبَّذَا ایک دوسرے کی جگہ پر استعمال ہوتے ہیں یا نہیں۔

جواب: جی ہاں حَبَّذَا کو نِعْمَ کے معنٰی میں اور لا حَبَّذَا اور سَاءَ کو بِئْسَ کے معنٰی میں بھی

(۱) یعنی واحد مذکر ہوتا ہے البتہ نعم وغیرہ کا فاعل واحد تثنیہ جمع مذکر مؤنث ہوتا رہتا ہے۔

استعمال کرتے ہیں جیسے حَبَّذَا الاِتِّفَاقُ وَلاَ حَبَّذَا یا (ساءَ) الاِخْتِلاَفُ اتفاق اچھا ہے اور اختلاف برا ہے۔

سوال: مخصوص بالمدح والذم اپنے فعل وفاعل سے مقدم ہوتے ہیں یا نہیں۔

جواب: حَبَّذَا کے علاوہ باقیوں میں مخصوص مقدم ہوتا ہے جیسے اَبُوْبَکْرٍ نِعْمَ الرَّجُلُ -زَیْدٌ نِعْمَ الرَّجُلُ اس صورت میں مخصوص مبتدا ہو گا اور پورا جملہ خبر ہو گا۔

سوال: مخصوص بالمدح یا ذم تثنیہ و جمع ہوتے ہیں یا نہیں۔

جواب: جی ہاں یہ فاعل کے مطابق واحد تثنیہ جمع، مذکر اور مؤنث بنتے ہیں۔

جیسے نِعْمَ الرَّجُلُ زَیْدٌ۔ جیسے نِعْمَ الرَّجُلاَنِ الزَّیْدَانِ- نِعْمَتِ الْمَرْأَۃُ ھِنْدٌ-نِعْمَتِ الْمَرْأَتَانِ الْھِنْدَانِ-نِعْمَتِ النِّسَاءُ الْھِنْدَاتُ۔ البتہ حَبَّذَا کا فاعل ہمیشہ ذا ہوتا ہے۔

افعال مدح وذم کی ترکیب

سوال: افعال مدح وذم کی کتنی ترکیبیں ہوتی ہیں۔

جواب: ان کی کئی ترکیبیں ہوتی ہیں۔

ا۔ مثلاً نِعْمَ الرَّجُلُ زَیْدٌ اس میں نِعْمَ فعل الرَّجُلُ فاعل۔ فعل فاعل سے ملکر خبر مقدم اور زید مخصوص بالمدح مبتدا مؤخر۔ مبتدا خبر ملکر ہوا جملہ انشائیہ اسمیہ۔

۲۔ دوسری ترکیب: فعل فاعل سے مل کر جملہ انشائیہ فعلیہ ہوا، اور زید مخصوص بالمدح خبر ہے مبتدا محذوف ھُوَ کی، مبتدا محذوف اپنی خبر سے مل کر ہوا جملہ خبریہ اسمیہ۔ پہلی ترکیب کے مطابق ایک جملہ اور دوسری ترکیب کے مطابق دو جملے ہونگے۔

۳۔ تیسری ترکیب: نعم فعل مدح، الرجل، مبیَّن، زید مخصوص بالمدح، عطف بیان مبیِّن۔ عطف بیان اپنے مبیَّن سے مل کر فاعل ہوا فعل مدح کا۔

۴۔ چوتھی ترکیب: یہ بھی آتی ہے کہ نِعْمَ الرَّجُلُ ہوا جملہ انشائیہ فعلیہ۔ زید مخصوص بالمدح مبتدا اور اسکی خبر محذوف ہے ممدوحٌ۔

سوال: افعال مدح وذم افعال متصرف ہیں یا غیر متصرف۔

جواب: یہ افعال غیر متصرف ہیں ان میں حبذا کے علاوہ بقیہ تینوں افعال سے صرف ماضی کے صیغے آتے ہیں، جبکہ حبذا سے اور کوئی صیغہ نہیں آتا جیسے حبذا ھندٌ اور باقی افعال میں بھی تاء تانیث کے لاحق کرنے کے سوا اور کوئی گردان نہیں آتا جیسے نِعْمَتْ، سَائَتْ، بِئْسَتْ وغیرہ[1]۔

سوال: فاعل کی طرح مخصوص بالمدح والذم حذف بھی ہوتا ہے یا نہیں۔

جواب: قرینہ کی وجہ سے مخصوص کا حذف کرنا جائز ہے جیسے اِنَّا وَجَدْنَاہُ صَابِرًا نِعْمَ الْعَبْدُ اِنَّہٗ اَوَّابٌ اَیْ اَیُّوْبُ، ایوب علیہ السلام اچھا بندہ ہے۔ نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ اَیِ اللّٰہُ- اللہ اچھا آقا اور اچھا مددگار ہے۔

سوال: افعال مدح وذم جملہ خبریہ ہیں یا انشائیہ۔

جواب: یہ جملہ انشائیہ میں داخل ہیں کیونکہ ان میں گویا کہ متکلم لفظ نِعْمَ کے ساتھ انشاء مدح کر رہا ہے۔

فصل: افعال تعجب

سوال: یہاں فعل التعجب سے کیا مراد ہے۔

جواب: اس سے مراد وہ فعل ہے جو تعجب پیدا کرنے کیلئے وضع / مقرر کیا گیا ہو۔ ا۔ پہر

(۱) فوائد رفیقیہ علی شرح مأۃ عامل منظوم۔

تعجب کا اطلاق ایسی نادر اور عجیب چیز کے معلوم کرنے پر ہوتا ہے جس کا سبب مخفی ہو ۲۔ اسی طرح اس کیفیت پر بھی اطلاق ہوتا ہے جو ایسی چیز کے معلوم ہونے کے بعد پیدا ہو۔

فعل التعجب کے شرائط

سوال: فعل التعجب بنانے کیلئے کونسے شرائط ہیں۔

جواب: چند شرائط یہ ہیں ا۔ ثلاثی مجرد کا باب ہو ۲۔ اس میں رنگ و عیب والا معنیٰ نہ ہو ۳۔ فعل متصرف ہو، ۴۔ فعل تام ہو ۵۔ مثبت ہو، مجہول نہ ہو ۶۔ تعجب اور حیرت ظاہر کرنا مقصود ہو جیسے ما اَضْرَبَهٗ، کیا ہی مارا اس شخص نے۔

فعل التعجب کے صیغے

سوال: فعل التعجب کے کتنے صیغے استعال ہوتے ہیں۔

جواب: اس کے کئی صیغے آتے ہیں لیکن کثیر الاستعمال دو ہیں[1]

ا۔ ما اَفْعَلَهٗ جیسے ما اَحْسَنَ زَیدًا (مَا اَحْسَنَ بِزَیدٍ) اسکا لفظی ترجمہ ہو گا کس چیز نے زید کو حسن والا کر دیا. بامحاورہ ترجمہ ہو گا زید کیا ہی خوبصورت ہے۔

۲۔ اَفْعِلْ بِہٖ جیسے اَحْسِنْ بِزَیدٍ لفظی ترجمہ ہو گا زید حسن والا ہو گیا بامحاورہ ترجمہ ہو گا زید کیا ہی خوبصورت ہے۔

ممنوع صورت سے فعل التعجب

سوال: غیر ثلاثی مجرد (ثلاثی مزید یا رباعی مجرد) یا لون و عیب والے فعل سے تعجب کی معنیٰ ادا کرنے کا کیا طریقہ ہے۔

جواب: اس قسم کے جس فعل سے صیغہ تعجب بنانا مقصود ہو تو پہلی صورت

(۱) لیکن فی الحقیقۃ تعجب کے دو تین صیغے نہیں، بہت ہیں، مثلاً کیف تکفرون باللہ وکنتم امواتا۔ سبحان اللہ ان المؤمن لا ینجس۔ للہ درّہ فارسا، واھالہ، یاللماء، ان الفاظ میں تعجب کی معنیٰ ہے، تعجب کے لئے وضع نہیں کیے گئے۔

(اول صیغہ) میں اس باب کی مصدر منصوب سے پہلے اَشَدُّ[1]، اَشْدِدْ، اَعْظَمُ، اَعْظِمْ، اَحْسَنُ، اَقْبَحُ جیسا فعل لایا جائے اور وہ مصدر[2] بطور تمیز کے منصوب ہو گا تو تعجب کا معنیٰ بن جائے گا جیسے:

مَا اَشَدَّ اِحْمِرَارًا اسکا سرخ ہونا کیا ہی سخت ہے

مَا اَشَدَّ اِمْتِحَانُهٗ۔ اَشْدِدْ بِاِمْتِحَانِہٖ، آزمائش کیسی سخت یا بڑی چیز ہے[3]۔

مَا اَعْظَمَ حُمْرَةَ وَجْنَةِ الاِبْنَةِ لڑکی کا رخسار کیا ہی سرخ ہے

مَا اَشَدَّ اِسْتِخْرَاجًا کس چیز نے صاحب شدت کیا۔ با محاورہ ترجمہ ہو گا اسکا نکالنا کیا ہی سخت ہے۔

مَا اَشَدَّ اِخْضِرَارَهٗ اسکی سبزی کیا ہی اچھی ہے۔

اَشْدِدْ بِاِخْضِرَارِہٖ بہت زیادہ ہے اس کی سبزی، بامحاورہ ترجمہ ہو گا۔ کس چیز نے صاحب شدت کیا اس کی سبزی کو۔

فعل التعجب پر متعجب منہ کی تقدیم

سوال: فعل تعجب پر متعجب منہ کو مقدم کرنا جائز ہے یا نہیں۔

جواب: نہ تقدیم جائز ہے، نہ ہی تذکیر و تانیث اور نہ ہی تثنیہ جمع کے لیے ان میں کوئی تبدیلی ہوتی ہے۔

فعل التعجب اور تثنیہ وجمع

(۱) یعنی ان جیسا اسم تفضیل کا صیغہ شروع میں لایا جائے۔

(۲) یا بطور مفعول کے منصوب ہو گا اور دوسری صورت (دوسرے صیغے) میں مصدر کو باء جارہ کا مجرور بنایا جائے۔

(۳) جیسے اَشْدِدْ بِاِسْتِخْرَاجِہٖ ترجمہ اس کا نکالنا کیا ہی سخت ہے۔

سوال: ما اَحۡسَنَہٗ ، وَاَحۡسِنۡ بِہٖ (وہ کیا ہی خوبصورت ہے) میں باقی ضمائر وغیرہ استعمال ہوتے ہیں یا نہیں۔

جواب: ان میں ہٗ اور ہٖ کی جگہ بقیہ تمام ضمیریں اور ہر قسم کا اسم ظاہر مذکر مؤنث واحد تثنیہ یا جمع لگا سکتے ہیں اور اصل میں ان صیغوں میں مابعد کے اثر سے کوئی تغیر نہیں ہوتا جیسے:

مَا اَحۡسَنَ رَشِیۡدًا رشید کیا ہی خوبصورت ہے۔

اَحۡسِنۡ بِرَشِیۡدٍ، رشید کیا ہی خوبصورت ہے۔

مَا اَطۡوَلَ الرَّجُلَیۡنِ، دومرد کتنے لمبے ہیں۔

اَقۡصِرۡ بِالنِّسَاءِ، عورتیں کتنی کوتاہ ہیں۔

ما اَحۡسَنَ زَیۡدًا، زید کیا ہی اچھا ہے۔

اَحۡسِنۡ بِزَیۡدٍ، زید کیا ہی خوبصورت ہے۔

ما احسن زیدًا کی ترکیب

سوال: فعل التعجب کے پہلے صیغہ ما اَحۡسَنَ زَیۡدًا کی ترکیب کیا ہے۔

جواب: اسکی تین ترکیبیں ہوتی ہیں اس طرح کہ ما میں تین مذہب ہیں۔

۱۔ امام اخفشؒ کے نزدیک ما موصولہ ہے اور اَحۡسَنَ اپنے فاعل ضمیر مستتر ھو اور زَیۡدًا مفعول سے مل کر پورا جملہ فعلیہ، صلہ بنے گا موصولہ کا، موصولہ اپنے صلہ سے مل کر مبتدا ہو گا۔ خبر محذوف شیءٌ عظیمٌ کی۔ پھر مبتدا خبر مل کر جملہ خبریہ اسمیہ ہوا۔ پورا جملہ ہو گا الَّذی اَحۡسَنَ زَیۡدًا شیءٌ عظیمٌ وہ چیز جس نے زید کو خوبصورت بنایا کوئی بڑی چیز ہے۔

۲۔ امام سیبویہؒ کے نزدیک ما موصوفہ ہے اور بعد والا جملہ صفت ہو گا، موصوف اپنی صفت

سے مل کر مبتدا ہوا۔ شیءٌ عظیمٌ خبر محذوف۔ مبتدا خبر مل کر جملہ خبریہ اسمیہ۔ پورا جملہ ہو گا شیءٌ عظیمٌ اَحۡسَنَ زَیۡدًا، کسی بڑی چیز نے زید کو حسن والا کر دیا۔

۳۔ امام فراءؒ کا کہنا ہے کہ ما استفھامیہ ہے اور بمعنیٰ ای شیء کے ہو کر ہو گا۔ مبتدا اور بعد والا جملہ ہو گا خبر۔ مبتدا خبر مل کر ہو گا جملہ انشائیہ اسمیہ تعجبیہ۔ ترجمہ ہو گا کس چیز نے زید کو حسن والا کر دیا۔ مصنفؒ نے یہی مذہب اختیار کیا ہے۔

احسن بزید کی ترکیب

سوال: (تعجب کے دوسرے صیغہ) اَفۡعِلۡ بہ کی ترکیب کیا ہے۔

جواب: اَفۡعِلۡ بِہٖ ای اَحۡسِنۡ بِزَیۡدٍ اس میں اَحۡسِنۡ بمعنیٰ اَحۡسَنَ زَیۡدٌ ہے یعنی امر، ماضی کے معنیٰ میں ہے۔ باء زائدہ اور ھمزہ صیرورت کا ہے۔ اور زید فاعل ہے ای اَحۡسَنَ زَیۡدٌ بمعنیٰ صارَ ذا حُسۡنٍ زید صاحب حسن ہو گیا۔

سوال: صیرورت کسے کہتے ہیں۔

جواب: صیرورت کہتے ہیں کے فاعل کو صاحب مأخذ بنایا جائے جیسے اَلۡبَنَتِ النَّاقَۃُ اونٹنی دودھ والی ہو گئی۔

سوال: فعل التعجب کا معمول اس سے مقدم ہوتا ہے یا نہیں۔

جواب: اس کے معمول میں شرط ہے کہ وہ مؤخر اور متصل ہو لہذا معمول کی تقدیم ناجائز ہے خارج ہوا بِزَیۡدٍ اَحۡسِنۡ۔

تیسرا باب
اسماء عاملہ

سوال: اسماء عاملہ کتنے قسم ہیں۔

جواب: یہ گیارہ قسم ہیں ۱۔ اسماء شرط، اسماء افعال بمعنیٰ ماضی، اسماء افعال بمعنیٰ امر حاضر، اسم

فاعل، اسم مفعول، صفت مشبہ، اسم تفضیل، اسم مصدر، اسم مضاف، اسم تام، اسماء کنایہ ازعدد۔

ا۔اسماء شرط

سوال: اسماء شرط کونسے ہیں اور انکے دوسرے کونسے نام ہیں۔

جواب: انکے دونام اور بھی ہیں ا۔ کلم المجازات[1] ۲۔کلم الشرط والجزاء۔ اور یہ نو ہیں ا۔ مَنْ ۲۔ما ۳۔اَیْنَ ۴۔مَتیٰ ۵۔اَیٌّ ۶۔اَنّٰی ۷۔اِذْمَا ۸۔حَیْثُمَا ۹۔مَھْمَا۔

اسماء شرطیہ کی وجہ التسمیہ

سوال: اسماء شرطیہ کی وجہ تسمیہ بتائیں کہ انکو اسماء شرط کیوں کہتے ہیں۔

جواب: اس لیے کہ یہ اسماء اِنْ شرطیہ کے معنیٰ کو متضمن ہوتے ہیں۔

اسماء شرطیہ کا عمل

سوال: اسماء شرطیہ کونسا عمل کرتے ہیں۔

جواب: یہ مضارع کے آخر میں جزم کرتے ہیں[2] اور دو جملوں پر داخل ہو کر پہلے کو شرط اور دوسرے کو جزا بناتے ہیں۔

اسماء شرطیہ کے اقسام

سوال: اسماء شرطیہ باعتبار استعمال کے کتنے قسم ہیں۔

جواب: تین قسم ہیں ا۔ظرفیت سے خالی ۲۔ بمعنیٰ ظرف زمان ۳۔ بمعنیٰ ظرف مکان۔

انکی تین صورتیں ہیں:

ا۔جن میں ما کا الحاق جائز نہیں جیسے مَنْ وَمَا وَمَھْمَا وَاَنّٰی ۲۔جن میں الحاق ما ضروری ہے

(۱) جزا اور بدلہ دینا۔

(۲) پھر عام ہے جزم لام کلمہ کے سکون سے ہو یا لام کلمہ کے حذف کرنے سے۔

جیسے حَیْثُ وَاِذْ۔ ۳۔ جن میں دونوں صورتیں جائز ہوں وہ چار ہیں اَیٌّ،مَتیٰ ، اَیْنَ، اَیَّانَ اور اِنْ شرطیہ کا بھی یہی حکم ہے الحاق ما اور عکس اس کا جائز ہے۔

سوال: اگر ان اسماء میں شرط کی معنیٰ نہ پائی جائے تو اس وقت مضارع کو جزم دیں گے یا نہیں۔

جواب: اسوقت جازم نہیں ہونگے جیسے مَنْ جبکہ استفہام کیلئے ہو جیسے مَنْ تَضْرِبُ، تو کس کو ماریگا۔

اسماء شرطیہ ظرفیت سے خالی

سوال: اسماء شرطیہ ظرفیت سے خالی کتنے ہیں۔

جواب: ظرفیت کی معنیٰ سے خالی یہ تین اسم ہیں ا۔مَنْ ۲۔مَا ۳۔اَیٌّ۔

مَنْ: جو، جو شخص، جو کوئی. یہ ذوی العقول کیلئے آتا ہے جیسے مَنْ تَضْرِبْ اَضْرِبْ جس شخص کو تو ماریگا میں ماروں گا۔

ما :جو، جو چیز، جو کچھ، یہ غیر ذوی العقول کیلئے آتا ہے جیسے مَا تَفْعَلْ اَفْعَلْ جو کچھ تو کریگا میں کرونگا۔

اَیٌّ: جو کچھ، یہ بھی ذوی العقول کے لیے آتا ہے جیسے اَیَّ شیءٍ تَاْکُلْ اٰکُلْ جو چیز تو کھائے گا میں کھاؤں گا۔

اسماء شرطیہ بمعنیٰ ظرف زمان

سوال: اسماء شرطیہ بمعنیٰ ظرف زمان کون سے ہیں۔

جواب: یہ تین اسم ہیں اِذْمَا ،مَتیٰ (مَتٰما) مَھْمَا۔

اِذْمَا: جس وقت جیسے اِذْمَا تُسَافِرْ اُسَافِرْ جس وقت تو سفر کریگا میں کروں گا۔

مَتیٰ،مَتٰما: جب، جس وقت جیسے مَتیٰ تَقُمْ اَقُمْ جس وقت تو اٹھے گا میں اٹھوں گا۔

مَھْمَا: جہاں، جو کچھ، جتنا کچھ جیسے مَھْمَا تَقْعُدْ اَقْعُدْ جس وقت تو بیٹھے گا میں بیٹھوں گا۔

سوال: اگر قسم اور شرط جمع ہوں تو کیا دونوں کا جواب ضروری ہے۔

جواب: اس صورت میں آخری کا جواب محذوف ہو گا بشرطیکہ شرط مقدم نہ ہو، خارج ہوا اِنْ تَأْتِنِی فَوَاللہِ اَنْتَ مُکْرَمٌ۔

اسماء شرطیہ بمعنیٰ ظرف مکان

سوال: اسماء شرطیہ بمعنیٰ ظرف مکان کون سے ہیں۔

جواب: یہ بھی تین اسم ہیں اَینَ (اَیْنَمَا) اَنّیٰ، حَیْثُمَا۔

اَیْنَ: جس جگہ، جہاں جیسے اَیْنَ تَجْلِسْ اَجْلِسْ، جس جگہ تو بیٹھے گا میں بیٹھوں گا۔

اَنّیٰ: جہاں، جہاں کہیں جیسے اَنّیٰ تَکْتُبْ اَکْتُبْ جس جگہ تو لکھے گا میں لکھوں گا۔

حَیْثُ، (حَیْثُمَا) جہاں کہیں جیسے حَیْثُ تَقْصِدْ اَقْصِدْ جس جگہ کا تو ارادہ کرے گا میں ارادہ کروں گا۔ حَیْثُمَا تَقْصِدْ اَقْصِدْ جس جگہ کا تو ارادہ کریگا میں کروں گا۔

انّیٰ بمعنیٰ کیف

سوال: کیا اَنّیٰ کسی دوسرے معنیٰ میں بھی استعمال ہوتا ہے۔

جواب: جی ہاں یہ کئی معانی کے لیے آتا ہے۔

۱۔ اسکے بعد اگر فعل ہو گا تو یہ کَیْف کے معنیٰ میں ہو گا جیسے فَأْتُوا حَرْثَکُمْ اَنّیٰ شِئْتُمْ۔ اپنی کھیتی کو آؤ جس طرح چاہو۔

۲۔ اگر اسم ہو گا تو نصب کے محل میں اینَ کے معنیٰ میں ظرف مکان ہو گا۔

۳۔ اَنّیٰ اسم استفہام بن کر بھی آتا ہے بمعنیٰ مِنْ اَیْنَ جیسے اَنّیٰ لَکِ ھٰذَا۔

۴۔ مَتیٰ کے معنیٰ میں بھی آتا ہے جیسے اَنّیٰ جِئْتَ۔

اسما شرطیہ ظرفیہ کی ترکیب

سوال: جن اسماء شرطیہ میں ظرفیت کی معنیٰ ہو وہ ترکیب میں کیا واقع ہوتے ہیں۔

جواب: ان کی دو حالتیں ہیں ۱۔ منصوب محلا مفعول فیہ مقدم جیسے مَتیٰ تَقُمْ اَقُمْ میں مَتیٰ مفعول فیہ ہے ۲۔ مجرور محلا باعتبار حرف جر کے جیسے مِنْ اَیْنَ تَقْرَأْ اَقْرَأْ جس جگہ تو پڑھے گا میں پڑھوں گا۔

اسماء شرطیہ غیر ظرفیہ کی ترکیب

سوال: اسماء شرطیہ خالی عن الظرفیۃ (مَنْ ، مَا ، اَیٌّ) ترکیب میں کیا واقع ہوتے ہیں۔

جواب: انکی تین حالتیں ہیں ۱۔ مرفوع محلا مبتدا جیسے مَنْ یَّأْتِنِی فَھُوَ مُکْرَمٌ ، مگر اَیٌّ خبر بھی ہوتا ہے ۲۔ منصوب محلا مفعول بہ مقدم جیسے مَنْ تَضْرِبْ اَضْرِبْ ۳۔ مجرور محلا باعتبار اضافت کے جیسے غُلَامَ مَنْ تَضْرِبْ اَضْرِبْ یا مجرور بحرف جر جیسے بِمَنْ تَمُرَّ اَمُرَّ۔

اسماء شرطیہ غیر مجزومہ

سوال: کیا اسماء شرط ایسے بھی ہیں جو فعل کو جزم نہ کرتے ہوں۔

جواب: جی ہاں سات ایسے اسماء شروط ہیں جو جزم نہیں دیتے جیسے لو، لولا، لوما، اَمّا، اِذا، لَمَّا، کُلَّمَا بمعنیٰ حِیْنَ[1]۔

۲، ۳۔ اسماء افعال

یہ دو قسم ہیں اور ان کا تفصیل پہلے ہو چکا ہے۔

سوال: اسم فعل اور فعل میں کونسا فرق ہے۔

جواب: ۱۔ ایک یہ کہ اسم فعل حذف نہیں ہوتا ۲۔ اسی طرح یہ اپنے معمول سے موخر نہیں ہوتا۔ ۳۔ اسی طرح اسکا ضمیر بارز نہیں ہوتا، بخلاف فعل کے اس میں یہ ساری چیزیں واقع ہوتی ہیں۔

---

(۱) ثمرات الجنیہ۔

اسماء افعال کے معمول کی تقدیم

سوال: اسماء افعال کے معمول کی تقدیم جائز ہے یا نہیں۔

جواب: ان کے معمول کی تقدیم جائز نہیں اگر مقدم ہو گا تو تاویل کی جائے گی جیسے کِتَابَ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ یہ عَلَیْکُمْ کا معمول نہیں ہے بلکہ اسکا عامل ہے۔ اس سے پہلے عَلَیْکُمْ مقدر ہے۔ اسی طرح یہ علامت تذکیر تانیث اور تثنیہ وجمع کو قبول نہیں کرتے۔ انکی باقی تفصیل اسم غیر متمکن کے بحث میں گذر چکی ہے۔

عوامل قیاسی

۴۔ اسم فاعل

سوال: اسم فاعل کسے کہتے ہیں۔

جواب: اس اسم مشتق کو کہتے ہیں جس کے ساتھ معنٰی مصدری بطور حدوث کے قائم ہو جیسے ضاربٌ، مارنے والا۔

اسم فاعل کا عمل

سوال: اسم فاعل کونسا عمل کرتا ہے۔

جواب: اپنے فعل معروف والا عمل کرتا ہے اگر فعل لازمی سے ہے تو فاعل کو رفعہ اور چھ اسماء کو نصب دیتا ہے اگر متعدی سے ہے تو فاعل کو رفعہ اور سات چیزوں کو نصب دیتا ہے۔ واضح رہے کہ جو عمل قَامَ اور ضَرَبَ کرتے ہیں قَایِمٌ اور ضَارِبٌ بھی وہی عمل کرتے ہیں۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ ۱۔ یہ فاعل ضمیر میں بلاشرط عمل کرتا ہے۔ جیسے زَیْدٌ قَایِمٌ یہاں قَایِمٌ کا فاعل ضمیر مستتر ھُوَ ہے ۲۔ اور فاعل ظاہر میں بشرط اعتماد عمل کرتا ہے خواہ زمانہ جو بھی ہو جیسے زَیْدٌ قَایِمٌ غُلَامُہٗ اَلْاٰنَ اَوغَدًا اَو اَمْسِ ۳۔ اور مفعول میں بشرط زمان حال یا استقبال عمل کرتا ہے جیسے زَیْدٌ ضَارِبٌ اَبُوہُ عَمْرًوا اَلْاٰنَ اَوغَدًا۔

اسم فاعل کے عمل کے شرائط

سوال: اسم فاعل کے عمل کیلئے کونسے شرائط ہیں۔

جواب: اسم فاعل منکر کیلئے دو شرط ہیں ۱۔ اسم فاعل حال یا استقبال کے معنٰی میں ہو[1]۔ ۲۔ چھ چیزوں میں سے کسی ایک پر اعتماد پکڑ رہا ہو[2]۔ وہ چھ چیزیں یہ ہیں۔ مبتدا، موصوف، موصول، ذوالحال، ھمزہ استفھام، حرف نفی۔

۱۔ ماقبل میں مبتدا ہو: تو اسم فاعل اسکی خبر بنے گا۔ اسم فاعل لازمی کی مثال۔ جیسے زَیْدٌ قَایِمٌ اَبُوہُ زید اس کا باپ کھڑا ہے۔ اور اسم فاعل متعدی کی مثال جیسے زَیْدٌ ضَارِبٌ اَبُوہُ عَمْرًوا زید اسکا باپ عمرو کو مارنے والا ہے۔

۲۔ ماقبل میں موصوف ہو: تو اسم فاعل اسکی صفت بنے گا جیسے مَرَرْتُ بِرَجُلٍ ضاربٍ ابُوہُ بَکْرًا میں ایک ایسے مرد سے گذرا کہ جسکا باپ بکر کو مارنے والا ہے۔

۳۔ ماقبل میں موصول ہو: تو اسم فاعل اسکا صلہ بنے گا جیسے جَائَنِی القَایِمُ اَبُوہُ میرے پاس وہ شخص آیا جس کا باپ کھڑا ہونے والا ہے۔ جَائَنِی الضَّارِبُ اَبُوہُ عمرًوا، میرے پاس وہ شخص آیا جس کا باپ عمرو کو مارنے والا ہے.

۴۔ ماقبل میں ذوالحال ہو: تو اسم فاعل اسکا حال بنے گا جیسے جَائَنِی زَیْدٌ راکِبًا غُلَامُہٗ فَرَسًا میرے پاس زید آیا اس حال میں کہ اس کا غلام گھوڑے پر سوار ہے۔

۵۔ ماقبل میں ہمزہ استفھام ہو: جیسے أَضارِبٌ زیدٌ عمرًوا کیا زید عمرو کو مارنے والا ہے۔

۶۔ ماقبل میں حرف نفی ہو: جیسے ما قایِمٌ زیدٌ زید کھڑا ہونے والا نہیں ہے (آخری دو

---

(۱) یعنی اسم فاعل چھ چیزوں میں سے کسی ایک چیز کے بعد واقع ہو۔ اسی طرح یہ بھی شرط ہے کہ اسم فاعل نہ مصغر ہو اور نہ موصوف ہو۔

(۲) یعنی ماضی کے معنٰی میں نہ ہو۔

صورتوں میں اسم فاعل مبتدا کا قسم ثانی بنے گا)۔

سوال: آخری دو صورتوں کی ترکیب کیسے ہو گی۔

جواب: انکی ترکیب مبتدا کی قسم ثانی کی طرح ہو گی پھر اسکی دو صورتیں ہوتی ہیں مثلاً اَضَارِبٌ زَیدٌ عمروًا میں ۱۔ضارب مبتدا، زید فاعل ہے، قائم مقام خبر کے ۲۔ضارب خبر مقدم اور زَیدٌ۔ مبتدا موٴخر ہے۔ اسی طرح مَاقَامَ زَیدٌ کی بھی دو ترکیبیں ہوتی ہیں۔

اسم فاعل کے معمول کی تقدیم

سوال: اسم فاعل کا معمول اس سے مقدم ہوتا ہے یا نہیں۔

جواب: اس کے معمول کی تقدیم جائز ہے جیسے زیدًا اَنَا مُصَاحِبٌ لیکن جب اس پر الف لام داخل ہو یا اضافت کی وجہ سے مجرور ہو[1] تو تقدیم جائز نہ ہو گی جیسے هٰذا اَلْمُکْرِمُ حَامِدًا۔ هٰذا وَلَدُ مُکْرِمِ حَامِدٍ۔

سوال : اسم فاعل، اسم مفعول کا فاعل اسم ظاہر ہوتا ہے یا ضمیر۔

جواب: ان کا فاعل اسم ظاہر بھی ہوتا ہے جیسے زَیدٌ ضَارِبٌ اَبُوهُ عمروًا۔ اور ضمیر مستتر عارضی بھی ہوتا ہے لیکن اس کا ماقبل کے موافق ہونا ضروری ہے۔

غائب کی مثال: جیسے زَیدٌ ضَارِبٌ عمروًا یہاں ضارب کا فاعل ھو ضمیر مستتر ہے۔

مخاطب کی مثال: جیسے اِنْ اَطَعْتُمُوهُمْ اِنَّکُمْ لَمُشْرِکُونَ میں مشرکون کا فاعل انتم ہے اور وَلَا اَنْتُمْ عَابِدُونَ مَا اَعْبُدُ میں عَابِدُونَ کا فاعل اَنْتُمْ ہے۔

متکلم کی مثال: جیسے نَحْنُ مُسْلِمُونَ، میں مُسْلِمُونَ کا فاعل نَحْنُ ہے۔ اسی طرح وَلَا اَنَا

(۱) یا مجرور بحرف غیر زائدہ ہو۔

عَابِدٌ، میں عابد کا فاعل اَنَا ہے۔

اسم فاعل معرف باللام کا عمل

سوال: اسم فاعل معرف باللام ہو تو اسکے عمل کیلئے کونسا شرط ہے۔

جواب: اس وقت حال یا استقبال کا شرط نہیں، ہر حال میں عمل کرتا ہے۔ جیسے زَیدُ نِ الضّارِبُ اَبُوهُ عمروًا الآنَ او غدًا او اَمْسِ[1]۔ فاعل ظاہر کی مثال جیسے زَیدُ نِ الْقَائِمُ اَبُوهُ فاعل ضمیر جیسے زَیدُنِ الْقَائِمُ۔ مفعول کی مثال جیسے زَیدُنِ الضَّارِبُ اَبُوهُ عمروًا۔

سوال: کیا اسم فاعل صرف حالت مفرد میں عمل کرتا ہے۔

جواب: یہ واحد تثنیہ وجمع ہر حال میں عمل کرتا ہے البتہ اضافت کی صورت میں نون تثنیہ وجمع گر جاتے ہیں جیسے هُمَا ضَارِبَانِ زَیدًا سے هُمَا ضَارِبَا زَیدٍ۔

۵۔اسم مفعول

سوال: اسم مفعول کسے کہتے ہیں۔

جواب: اس اسم مشتق کو کہتے ہیں جو ایسی ذات پر دلالت کرے جس پر فعل[2] واقع ہوا ہو جیسے مضروبٌ مارا گیا وہ ایک مرد۔

اسم مفعول کا عمل

سوال: اسم مفعول کونسا عمل کرتا ہے۔

جواب: اپنے فعل مجہول[3] والا عمل کرتا ہے یعنی نائب فاعل کو رفع اور باقی معمولات کو نصب دیتا ہے جیسے زَیدٌ مضروبٌ غُلَامُهُ الآنَ او غَدًا او اَمْسِ زید مارا گیا اس کا غلام آج یا

(۱) زید جس کا باپ عمرو کو مارنے والا ہے آج یا کل آئندہ یا کل گذشتہ۔

(۲) مصدری معنٰی واقع ہو۔

(۳) اسم مفعول فعل متعدی سے آتا ہے اور عمل بھی فعل متعدی والا کرتا ہے۔

کل آئندہ یا کل گذشتہ۔

اسم مفعول کے عمل کے شرائط

سوال: اسم مفعول کے عمل کیلئے کونسے شرائط ہیں۔

جواب: اگر معرف باللام ہو گا تو بلا شرط عمل کریگا اور اگر اسم مفعول غیر معرف باللام ہے تو وہی دو شرط ہیں اسم فاعل والے۔ ۱۔ اسم مفعول حال یا استقبال کے معنٰی میں ہو ۲۔ چھ چیزوں میں سے کسی ایک چیز پر اعتماد کرے۔

۱۔ مبتدا پر اعتماد ہو جیسے زَیدٌ مَضْرُوبٌ اَبُوہٗ زید کا باپ مارا گیا۔

۲۔ موصوف پر اعتماد ہو جیسے مَرَرْتُ بِرَجُلٍ مَضْرُوبٍ اَبُوہٗ

۳۔ موصول پر اعتماد ہو جیسے جَائَنِی الْمَضرُوبُ اَبُوہٗ

۴۔ ذوالحال پر اعتماد ہو جیسے جَائَنِی زَیدٌ مَضروبًا اَبُوہٗ

۵۔ ھمزہ استفہام پر اعتماد ہو جیسے أَمَضْرُوبٌ زَیدٌ

۶۔ حرف نفی پر اعتماد ہو جیسے ما مَضْرُوبٌ زَیدٌ

اسم مفعول کے اقسام

سوال: اسم مفعول (فعل متعدی کے باعتبار) کتنے قسم ہے۔

جواب: وہ چار قسم ہے، کیونکہ فعل متعدی کی بھی چار قسمیں ہیں، ہر ایک قسم کا چھ چیزوں میں سے کسی ایک پر اعتماد ہو گا تو کل ۲۴ صورتیں ہونگی۔

۱۔ اسم مفعول مشتق ہو متعدی بیک مفعول والے فعل سے جیسے زَیْدٌ مَضْرُوبٌ اَبُوہٗ زید کا باپ مارا جاتا ہے یا مارا جائیگا۔

۲۔ متعدی بدو مفعول والے فعل سے مشتق ہو جسکے ایک مفعول پر اقتصار جائز ہے جیسے عَمْرٌو مُعْطیً غُلَامُہٗ دِرْھَمًا عمرو کے غلام کو درھم دیا جاتا ہے یا دیا جائیگا۔

۳۔ متعدی بدو مفعول والے فعل سے مشتق ہو جسکے ایک مفعول پر اقتصار ناجائز ہو جیسے بَکْرٌ مَعْلُومٌ اِبْنُہٗ فَاضِلًا بکر کا بیٹا فاضل یقین کیا جاتا ہے یا کیا جائیگا۔

۴۔ متعدی بسہ مفعول والے فعل سے مشتق ہو جیسے خَالِدٌ مُخْبَرٌ اِبْنُہٗ عَمْرًوا فَاضِلًا خالد کے بیٹے کو عمرو کے فاضل ہونے کی خبر دی جارہی ہے یا خبر دی جائے گی۔ واضح رہے کہ جو عمل ضُرِبَ، اُعْطِیَ، عُلِمَ اور اُخْبِرَ کرتے ہیں وہی عمل مَضْرُوبٌ، مُعْطیً، مَعْلُومٌ اور مُخْبَرٌ کرتے ہیں۔

اسم مفعول کے استعمال کا طریقہ

سوال: اسم مفعول کے استعمال کا کیا طریقہ ہے۔

جواب: اس کا استعمال تین طریقوں سے ہوتا ہے ۱۔ الف لام کے ساتھ ۲۔ اضافت کے ساتھ ۳۔ ان دونوں سے خالی جیسے یَفُوزُ الْمُھَنْدِسُ الْمَحْمُودُ خُلُقُہٗ، قابل تعریف اخلاق کا انجنیئر کامیاب ہو گا۔ ھٰذَا عَالِمٌ مَعْرُوفٌ کَرَمُہٗ۔

اسم مفعول اور مفعول میں فرق

سوال: اسم مفعول اور مفعول میں کونسا فرق ہے۔

جواب: اسم مفعول میں ذات وصفت دونوں موجود ہوتے ہیں جیسے مَنْصُورٌ، مَضْرُوبٌ اور مفعول اس ذات کو کہتے ہیں جس پر کوئی فعل واقع ہو جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًوا، اس میں عمرو پر فعل ضرب واقع ہوا ہے۔

۶۔ صفت مشبھہ

سوال: صفت مشبہ کسے کہتے ہیں۔

جواب: اس اسم کو کہتے ہیں جو مصدر لازمی سے مشتق اور اس کے ساتھ معنٰی مصدری بطور

ثبوت کے قائم ہو[1] جیسے اَحْمَرُ، شَرِیْفٌ، حَسَنٌ (وہ شخص جس میں حسن ہمیشہ پایا جاتا ہو)۔

نوٹ: ثلاثی سے اس کے اوزان سماعی ہیں جیسے حسن، کریم، سھل، رؤف وغیرہ اور ثلاثی مجرد کے علاوہ دوسرے ابواب سے اس فاعل کے وزن پر آتا ہے۔ جیسے مطمئن، مستقیم۔

صفت مشبہ کا عمل

سوال: صفت مشبہ کونسا عمل کرتا ہے۔

جواب: یہ فعل لازمی کی طرح فاعل کو رفعہ اور چھ اسموں کو نصب دیتا ہے[2]۔

صفت مشبہ کا وجہ التسمیہ

سوال: صفت مشبہ کا وجہ تسمیہ کیا ہے اور اسکی کس چیز سے مشابھت ہے۔

جواب: اس کی اسم فاعل سے مشابھت ہے تذکیر، تانیث اور افراد تثنیہ وجمع میں اس لیئے اس کو صفت مشبہ کہتے ہیں۔

صفت مشبہ کے عمل کے شرائط

سوال: صفت مشبہ کے عمل کے لیئے کونسے شرائط ہیں۔

جواب: دو شرط ہیں[3] اسم فاعل والے ا۔ اس میں دوام یا استمرار کا معنیٰ ہو۔

۲۔ موصولہ (الف لام) کے علاوہ پانچ چیزوں پر اعتماد پکڑے۔

ا۔ ما قبل میں مبتدا ہو جیسے زَیْدٌ حَسَنٌ غُلَامُہٗ ۲۔ ما قبل میں موصوف جیسے جَائَنِی رَجُلٌ

---

(۱) یعنی حَسَنٌ اس ذات کو کہتے ہیں جس میں حسن بطور ثبوت یعنی پائیداری کے ساتھ پایا جاتا ہو۔

(۲) کیونکہ یہ فعل لازمی سے بنتا ہے متعدی سے نہیں بنتا۔

(۳) اسی طرح شرط ہے کہ وہ نہ مصغر ہو، نہ موصوف ہو اور اس میں حال واستقبال کی بھی شرط نہیں ہے۔ کیونکہ صفت مشبہ میں خود دوام واستمرار والا معنیٰ ہوتا ہے۔

حَسَنٌ غُلَامُہٗ ۳۔ ما قبل میں ذوالحال جیسے جَائَنِی زَیْدٌ حَسَنًا غُلَامُہٗ ۴۔ ما قبل میں استفھام جیسے أَ حَسَنٌ زَیْدٌ، کیا زید خوبصورت ہے۔ ۵۔ ما قبل میں حرف نفی جیسے مَا حَسَنٌ زَیْدٌ۔ واضح رہے کہ جو عمل حَسُنَ کرتا ہے وہی عمل حَسَنٌ کرتا ہے۔

صفت مشبہ کے معمول کا اعراب

سوال: صفت مشبہ کے معمول میں کتنے وجوہ پڑھے جاتے ہیں۔

جواب: تین وجہ پڑھنے جائز ہیں ا۔ رفعہ، فاعلیت کی وجہ سے جیسے جَاءَ الْحَسَنُ وَجْھُہٗ ۲۔ نصب، مفعول سے مشابھت کی وجہ سے جیسے جَاءَ الْحَسَنُ وَجْہَ الْاَبِ یا تمیز کی وجہ سے جیسے اَنْتَ الْحَسَنُ وَجْھَہٗ ۳۔ جر، اضافت کی وجہ سے جیسے اَنْتَ الْحَسَنُ الْوَجْہِ.

نوٹ: صفت مشبہ کے استعمال کی اٹھارہ صورتیں ھدایۃ النحو میں دیکھیں۔

صفت مشبہ کے معمول کی تقدیم

سوال: صفت مشبہ کا معمول اس پر مقدم ہوتا ہے یا نہیں۔

جواب: اسم کا معمول مقدم نہیں ہوتا ہمیشہ مؤخر ہوتا ہے جیسے عَلِیٌّ حَسَنٌ خُلُقُہٗ۔

صفت مشبہ اور اسم فاعل میں فرق

سوال: صفت مشبہ اور اسم فاعل میں کونسا فرق ہے۔

جواب: ان میں کئی فرق ہیں لفظاً، معنیً اور عملاً۔ ا۔ معنیً اس طرح کہ اسم فاعل بمعنیٰ حدوث یعنی اس میں صفت عارضی ہوتی ہے جیسے ضاربٌ، قاتلٌ[1] اور صفت مشبہ بمعنیٰ ثبوت یعنی اسمیں صفت دائمی ہوتی ہے جیسے حَسَنٌ وہ شخص جس میں صفت حسن ہمیشہ پائی

---

(۱) البتہ اسم فاعل کے چند صیغے معنیٰ حدوثی سے مستثنیٰ ہو کر معنیٰ ثبوت پر دلالت کرتے ہیں جیسے مؤمنٌ، کافرٌ، صاحبٌ، مالکٌ، قادرٌ وغیرہ (مآرب الطلبہ)۔

جاتی ہو ۲۔ لفظاً، اس طرح کہ صفت مشبہ لازمی ہی ہوتا ہے[1] اور اسم فاعل لازمی و متعدی دونوں طرح آتا ہے۔ ۳۔ اسم فاعل کے اوزان قیاسی اور صفت مشبہ کے اوزان سماعی ہوتے ہیں جیسے حَسَنٌ، صَعْبٌ، شَدِیدٌ وغیرہ۔ ۴۔ اور عملاً اس طرح کہ صفت مشبہ کا معمول اس پر مقدم نہیں ہوتا، لیکن اسم فاعل کے معمول کا اس سے مقدم ہونا جائز ہے۔

فرق باعتبار اشتقاق

سوال: باعتبار اشتقاق کے اسم فاعل، اسم مفعول اور صفت میں کیا فرق ہے۔

جواب: ا۔ صفت مشبہ صرف فعل لازم سے مشتق ہوتی ہے اور اسم مفعول فعل متعدی سے مشتق ہوتا اور اسم فاعل دونوں سے مشتق ہوتا ہے۔ ۲۔ اسی طرح صفت مشبہ اور اسم فاعل دونوں کام کرنے والے پر دلالت کرتے ہیں اور اسم مفعول جس پر فعل (کام) واقع ہو اس پر دلالت کرتا ہے۔

حزن اور فرحت کے معنیٰ والا صفت مشبہ

سوال: صفت مشبہ حُزن اور فرحت پر دلالت کرنے والا کس وزن پر آتا ہے۔

جواب: ایسا صفت مشبہ فَعِلٌ کے وزن پر اور اس کا مؤنث فَعِلَةٌ کے وزن پر آتا ہے جیسے رَجُلٌ حَزِنٌ، اِمْرَأَةٌ حَزِنَةٌ۔ رَجُلٌ فَرِحٌ۔ اِمْرَأَةٌ فَرِحَةٌ۔

عیب، حلیہ، لون کے معنیٰ والا صفت مشبہ

سوال: عیب، حلیہ اور لون پر دلالت کرنے والا صفت مشبہ کس وزن پر آتا ہے۔

جواب: ایسا صفت مشبہ اَفْعَلُ کے وزن پر اور اس کا مؤنث فَعْلَاءُ کے وزن پر آتا ہے مثلاً، اَبْیَضُ، اَعْوَرُ، اَعْمیٰ۔ جیسے رَجُلٌ اَعْرَجُ، اِمْرَأَةٌ عَرْجَاءُ، وَلَدٌ اَسْمَنُ، بِنْتٌ سَمْنَاءُ، ثَوْرٌ

(۱) ہاں اگر متعدی سے آئے گا تو وہاں تمام صیغے لازمی کی تاویل میں ہونگے جیسے عَلَّامٌ، رَحِیْمٌ (تفسیر بیضاوی)

اَسْوَدُ، بَقَرَةٌ سَوْدَاءُ۔

فعلان اور فعلیٰ کے وزن والا صفت مشبہ

سوال: خُلُوّ اور اِمْتِلاء پر دلالت کرنے والا صفت مشبہ کس وزن پر آتا ہے۔

جواب: وہ فَعْلَانٌ اور فَعْلیٰ کے وزن پر آتا ہے مثلاً جُوعَان، جیسے شَاةٌ جُوعیٰ۔ اَسَدٌ شَبْعَانٌ۔ لَبُؤَةٌ شَبْعیٰ، شکم سیر شیرنی

۷۔ اسم تفضیل

سوال: اسم تفضیل کسے کہتے ہیں۔

جواب: اس اسم مشتق کو کہتے ہیں جس میں مصدری معنیٰ دوسروں کے بنسبت زیادہ پائی جائی جیسے زَیْدٌ اَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو، زید عمر سے زیادہ فضیلت والا ہے۔

سوال: اسم تفضیل کس فعل سے بنتا ہے۔

جواب: ا۔ ہر اس مصدر ثلاثی مجرد سے بنتا ہے جو رنگ اور عیب ظاہری کے معنیٰ سے خالی ہو۔ ۲۔ اسی طرح شرط ہے کہ وہ ثلاثی ہو۔ ۳۔ فعل تام ہو۔ ۴۔ مثبت ہو۔ ۵۔ فعل معروف ہو۔ ۶۔ فعل متصرف ہو مگر نادراً لون وعیب سے بھی آتا ہے جیسے اَحْمَرُ سرخ مرد۔ اَعْرَجُ لنگڑا۔

اسم تفصیل کا عمل

سوال: اسم تفضیل کیا عمل کرتا ہے اور اسکے لیئے کونسا شرط ہے۔

جواب: اس کا عمل فاعل ضمیر مستتر میں ہوگا یا اسم ظاہر میں۔ اگر فاعل مستتر عارضی ہے تو اس میں مطلقاً عمل ہوتا ہے اور مفعول میں عمل نہیں کرتا[1]۔

(۱) چاہے مفعول بہٖ ہو یا مفعول مطلق، یا مفعول لہٗ یا مفعول معہٗ۔ ہاں، حال اور تمیز اور ظرف میں عمل کرتا ہے۔

اسم تفضیل کی موصوف سے مطابقت

سوال: اسم تفضیل کی اپنے موصوف سے مطابقت ضروری ہے یا نہیں۔

جواب: اس میں تفصیل ہے ا۔ اگر اسم تفضیل معرف باللام ہے تو موصوف سے موافق ہو گا افراد تثنیہ جمع، تذکیر و تانیث میں جیسے جَائَنِی زَیْدُنِ الْاَفْضَلُ -الزَّیْدَانِ الاَفْضَلَانِ- الزَّیْدُونَ الْاَفْضَلُونَ۔

۲۔ اسم تفضیل مضاف الی النکرۃ ہے یا مستعمل بمِنْ، غیر معرف باللام ہے تو اسم تفضیل کو مفرد مذکر ہی لانا واجب ہے۔ اگر چہ موصوف کیسا بھی ہو جیسے زَیْدٌ اَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو- الزَّیْدَانِ اَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو-الزَّیْدُونَ اَفْضَلُ مِنْ رِجَالٍ۔

۳۔ اسم تفضیل مضاف الٰی المعرفہ ہے تو اسم تفضیل کو مفرد مذکر اور موصوف کے موافق دونوں طرح سے لانا جائز ہے۔

جیسے جَاءَ زَیْدٌ اَفْضَلُ الْقَومِ- الزَّیْدُونَ اَفْضَلُ القَومِ -الزَّیْدُونَ اَفْضَلُوا الْقَومِ- عَائِشَۃُ اَفْضَلُ النِّسَاءِ - فُضْلَی النِّسَاءِ [1] اور اسم تفضیل کے عمل کیلئے ما قبل پر اعتماد کا ہونا شرط ہے یعنی مبتدا یا موصوف یا ذوالحال پر اعتماد ہو جیسے زَیْدٌ اَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو اس میں زید مبتدا، افضل، اسم تفضیل واحد مذکر، اس میں فاعل ضمیر مستتر ھو ہے۔ افضل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر ہوا مبتدا کا، باقی فاعل اسم ظاہر میں عمل کیلئے شرائط بڑی کتابوں میں ہیں اور یہ صرف ایک مسائلۃ الکحل میں ہوتا ہے۔

اسم تفضیل اپنے معنیٰ سے خالی

(۱) لیکن جب اسم تفضیل نکرہ کی صفت ہو تو وہ ہمیشہ مفرد مذکر ہو گا۔ اگر چہ موصوف تثنیہ یا جمع، مذکر یا مؤنث ہو جیسے هُنَّ بَنَاتٌ اَكْرَمَ فَتَيَاتٍ اور اسم تفضیل معرفہ کی صفت بنے گا تو موصوف کے مطابق ہو گا جیسے الرِّجَالُ الْاَكْرَمُونَ-النِّسَاءُ الْكَرَمُ (نحو میر)۔

سوال: کیا اسم تفضیل ہمیشہ تفضیلی معنیٰ میں استعمال ہوتا ہے۔

جواب: جی نہیں کبھی کبھار اس معنیٰ سے خالی بھی ہوتا ہے جیسے رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِكُمْ۔

سوال: اسم تفضیل میں زیادتی کس اعتبار سے ہوتی ہے۔

جواب: اس میں زیادتی اکثر فاعل کے اعتبار سے ہوتی ہے جیسے اَضْرَبُ زیادہ مارنے والا اور کبھی مفعول کے اعتبار سے بھی ہوتی ہے جیسے زَیْدٌ اَشْهَرُ زید زیادہ مشہور ہے۔ اَعْرَفُ زیادہ معروف، اَشْغَلُ زیادہ کام میں لگا ہوا۔ (مشغول)

مفضّل اور مفضّل علیہ

سوال: مفضّل اور مفضّل علیہ کسے کہتے ہے۔

جواب: جس اسم میں صفت کی زیادتی ہو [1] اس کو مفضّل اور جس کے [2] مقابلے میں زیادتی ہو اس اسم کو مفضل علیہ کہتے ہیں جیسے زَیْدٌ اَفْضَلُ مِنْ خَالِدٍ اس میں زید مفضل اور خالد مفضّل علیہ ہے۔

سوال: مفضّل علیہ کا حذف جائز ہے یا نہیں۔

جواب: کبھی قرینہ [3] کی وجہ سے مِنْ اور مفضل علیہ دونوں کو حذف کیا جاتا ہے جیسے اَللّٰهُ اَكْبَرُ در اصل اَكْبَرُ مِنْ كُلِّ شَیْءٍ-وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّ اَبْقٰى۔

اسم تفضیل کا استعمال

سوال: اسم تفضیل کتنے طریقوں سے استعمال ہوتا ہے۔

(۱) یعنی اسم تفضیل کے فاعل کو۔

(۲) یعنی مِنْ کے مدخول کو۔

(۳) بوجہ معلوم و معین ہونے مفضل علیہ کے۔

جواب: تین طریقوں سے ۱۔مِنْ سے، اس صورت میں اسم تفضیل مفرد مذکر رہے گا جیسے زَیْدٌ اَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو-الزَّیْدَانِ اَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو ۲۔الف لام سے، اس صورت میں یہ اپنے موصوف کے مطابق ہو گا جیسے جَاءَ زَیْدُنِ الاَفْضَلُ -الزَّیْدُونَ الاَفْضَلُونَ ۳۔اضافت سے، اس صورت میں اگر اضافت معرفہ کی طرف ہے تو مطابقت واجب ہے جیسے زَیْدٌ اَفْضَلُ الْقَومِ اور اگر اضافت نکرہ کی طرف ہے تو یہ ہمیشہ مفرد مذکر ہو گا جیسے الزَّیْدانِ اَفْضَلُ رَجُلَینِ-الزَّیْدُونَ اَفْضَلُ رِجَالٍ-هِنْدٌ اَفْضَلُ اَمْرَأَةٍ۔

نوٹ: اگر کہیں اسم تفضیل ان طریقوں سے مستعمل نہ ہو تو وہاں مِنْ محذوف سمجھا جائے گا جیسے اَللّٰهُ اَکْبَرُ دراصل اَللّٰهُ اَکْبَرُ مِنْ کُلِّ شَیءٍ۔

سوال: اسم تفضیل میں مِنْ کہاں محذوف ہو تا ہے۔

جواب: اسم تفضیل خبر ہو تو اکثر مِنْ حذف ہو تا ہے اور اگر حال ہو تو مِنْ قَلِیلًا حذف ہو تا ہے۔(تنویر)

اسم تفضیل واسم فاعل میں فرق

سوال: اسم تفضیل اور اسم فاعل میں کونسا فرق ہے۔

جواب: ان میں کئی وجوہ سے فرق ہے ۱۔اسم تفضیل فاعلیت کے معنیٰ کی زیادتی پر دلالت کرتا ہے اور اسم فاعل صرف فاعلیت کے معنیٰ پر دلالت کرتا ہے ۲۔اسم فاعل کا عمل فاعل کے علاوہ مفعول بہ وغیرہ میں بھی پایا جاتا ہے جب کہ اسم تفضیل کا عمل فاعل میں محدود ہے ۳۔اسم تفضیل غیر منصرف ہو تا ہے اور اسم فاعل اس طرح نہیں ۴۔اسم تفضیل کے طریقہ استعمال میں تین چیزوں سے کسی ایک کا ہونا شرط ہے اور اسم فاعل میں یہ شرط نہیں۔

ممنوع صورت اور اسم تفضیل

سوال: غیر ثلاثی مجرد یالون وعیب والے افعال سے اسم تفضیل بنانے کا کیا طریقہ ہے۔

جواب: وہی طریقہ ہے فعل التعجب والا کہ ان کی مصدر پر لفظ اَشَدُّ یا اَکْثَرُ لگانے سے اسم تفضیل بن جائے گا جیسے:

اَسْوَدُ سَوَادًا زیادہ سیاہ۔ اَشَدُّ حُمْرَةً زیادہ سرخ۔

هُوَ اَشَدُّ مِنْهُ اِسْتِخْرَاجًا، وہ زیادہ سخت ہے اس سے ازروئے نکالنے کے۔

هُوَ اَقْوَىٰ مِنْهُ حُمْرَةً وہ زیادہ قوی ہے اس سے ازروئے سرخ ہونے میں۔

هُوَ اَقْبَحُ مِنْهُ عَرَجًا وہ زیادہ قبیح ہے اس سے ازروئے لنگڑا ہونے کے۔

اسم مبالغہ

سوال: اسم مبالغہ کسے کہتے ہیں۔

جواب: اس اسم مشتق کو کہتے ہیں جو مبالغہ کے ساتھ معنیٰ مصدری اور اسکے کرنے والے پر دلالت کرے جیسے اَلْمُؤْمِنُ شَکُورٌ رَبَّهٗ، مومن اپنے رب کا بہت شکر گذار ہو تا ہے۔

اسم مبالغہ کا عمل

سوال: اسم مبالغہ کونسا عمل کرتا ہے۔

جواب: یہ اسم فاعل کی طرح انہیں شرائط سے عمل کرتا ہے۔ ۱۔اگر غیر معرف باللام ہو تو شرط ہے کہ بمعنیٰ حال یا استقبال کے ہو اور نفی یا استفہام پر اعتماد پکڑتا ہو جیسے مَا اَنَا ضَرَّابٌ زَیْدًا اَلْآنَ اَوغَدًا-اِنَّهٗ ضَرُوبٌ زَیْدًا -وَاِنَّهٗ کَرِیْمٌ زَیْدًا۔ ۲۔اگر معرف باللام ہو تو مطلقاً بغیر کسی شرط کے عمل کریگا جیسے جَاءَ الضَّرَّابُ زَیْدًا اَلْآنَ اَوغَدًا اَو اَمْسِ لیکن واضح رہے کہ مبالغہ میں سے فَعَّالٌ، فَعُولٌ، مِفعَالٌ کا عمل کثیر ہے اور فَعِیلٌ وَ فَعِلٌ کا عمل قلیل ہے۔

مبالغہ اور اسم تفضیل میں فرق

سوال: اسم تفضیل اور مبالغہ میں کونسا فرق ہے۔

جواب: ۱۔مبالغہ میں زیادتی ذاتی ہوتی ہے جیسے رَجُلٌ طَلُوبٌ بہت طلب کرنے والا مرد۔

زَیْدٌ ضَرَّابٌ زید بہت مارنے والا اور اسم تفضیل میں زیادتی دوسرے کے اعتبار سے ہوتی ہے جیسے زیدٌ اَضربُ النـاس۔ ۲۔ اسم تفضیل میں مذکر اور مؤنث کے اوزان مقرر ہیں بخلاف مبالغہ کے کہ اسمیں مذکر اور مؤنث کے اوزان مقرر نہیں۔ ۳۔ اسم تفضیل کے اوزان قیاسی ہیں، بخلاف مبالغہ کے اس کے اوزان سماعی ہیں۔

سوال: فعل کے مشتقات میں فعل کی طرح غائب مخاطب اور متکلم کا لحاظ ہوتا ہے یا نہیں۔

جواب: اسم فاعل، اسم مفعول، صفت مشبہ اور مبالغہ اور ظرف و اسم آلہ میں غائب مخاطب اور متکلم کا لحاظ نہیں ہوتا بلکہ یہ سب میں برابر استعمال ہوتے ہیں۔

۸۔ مصدر

سوال: مصدر کسے کہتے ہیں۔

جواب: اس اسم کو کہتے ہیں جو فعل کیلئے مأخذ اور مشتق منہ ہو[1] جیسے اَلضَّرْبُ مارنا، اس کی علامت یہ ہے کہ فارسی میں اس کے معنیٰ میں "دن یا تن" آتا ہے اور اردو میں "نا"۔

مصدر لازمی کا استعمال

سوال: مصدر کا معنیٰ کونسا ہوتا ہے۔

جواب: ۱۔ اسکا معنیٰ معروف بھی ہوتا ہے اور مجہول بھی ۲۔ بعض اوقات دونوں ہوتے ہیں جیسے قَتْلٌ مارنا اور مارا جانا ۳۔ بعض اوقات یہ معنیٰ محض مجہول ہی ہوتا ہے جیسے وُجُودٌ پایا جانا یعنی موجود گی ۴۔ اگر یہ معروف ہو گا تو صرف وِجدان کے معنیٰ میں ہو گا یعنی پانا۔

مصدر کا عمل

سوال: مصدر کونسا عمل کرتا ہے۔

(۱) اور صرف حدث پر دلالت کرے۔

جواب: یہ اپنے فعل جیسا عمل کرتا ہے بلا شرط زمانہ پھر مصدر لازمی ہے تو فاعل کو رفعہ اور چھ اسموں کو نصب دے گا جیسے اَعْجَبَنِی قِیَامٌ زَیْدٌ مجھ کو زید کے کھڑے ہونے نے تعجب میں ڈالا۔ اَعْجَبَنِی ضَرْبٌ زَیْدٌ عَمْرًوا زید کے عمرو کو مارنے نے مجھ کو تعجب میں ڈالا۔

سوال: مصدر معرف باللام میں عمل کرتا ہے یا نہیں۔

جواب: جی ہاں کبھی کبھار معرف باللام میں عمل کرتا ہے۔

مصدر کے عمل کے شرائط

سوال: مصدر کے عمل کیلئے کونسے شرائط ہیں۔

جواب: چند شرائط یہ ہیں ۱۔ مصدر مفعول مطلق نہ ہو ۲۔ مصدر مفرد ہو، تثنیہ جمع نہ ہو ۳۔ مصدر موصوف نہ ہو ۴۔ مصدر معرف باللام نہ ہو ۵۔ مصدر مصغر نہ ہو ۶۔ معمول مصدر سے مقدم نہ ہو ۷۔ مصدر محذوف نہ ہو ۸۔ فاصلہ نہ ہو ۹۔ ضمیر نہ ہو ۱۰۔ خبر نہ ہو۔ ۱۱۔ مصدر میں تاء وحدت بھی نہ ہو، خارج ہو از حَمَۃٌ۔

سوال: مصدر کا فاعل محذوف ہوتا ہے یا نہیں۔

جواب: اس کے فاعل کا حذف جائز ہے، لیکن فاعل کا مستتر ہونا جائز نہیں۔

مصدر مضاف کی صورتیں

سوال: مصدر مضاف ہوتا ہے یا نہیں۔

جواب: جی ہاں مصدر فاعل کی طرف مضاف ہوتا ہے جیسے اَعْجَبَنِی قِیَامُ زَیْدٍ اس وقت فاعل مجرور لفظًا، مرفوع معنیً ہو گا۔

مصدر متعدی کا استعمال

اس کی پانچ صورتیں ہیں، اگر مصدر متعدی ہے تو فاعل کو رفعہ اور سات چیزوں کو نصب دے گا ۱۔ مصدر بغیر اضافت کے ہو جیسے ضَرْبٌ زَیْدٌ عَمْرًوا۔ ۲۔ مصدر مضاف ہو فاعل کے

طرف اور مفعول بہ مذکور ہو جیسے ضَرْبُ زَیْدٍ عَمْرًوا۔ ۳۔مصدر مضاف ہو فاعل کے طرف اور مفعول بہ محذوف ہو جیسے عَجِبْتُ مِنْ ضَرْبِ زَیْدٍ ۴۔مصدر مضاف ہو بطرف مفعول اور فاعل مذکور ہو جیسے ضَرْبُ زَیْدٍ عَمْرٌو۔ عَجِبْتُ مِنْ ضَرْبِ اللِّصِّ الجَلَادُ جلاد کے چور کو مارنے نے مجھ کو تعجب میں ڈالا ۵۔مصدر مضاف ہو بطرف مفعول اور فاعل محذوف ہو جیسے ضَرْبُ عَمْرٍو۔لَایَسْأَمُ الاِنْسَانُ مِنْ دُعَاءِ الْخَیْرِ اَیْ مِنْ دُعَاءِہِ الْخَیْرِ۔

پھر مصدر لازمی ظرف کے طرف مضاف ہوتی ہے، جیسے قِیَامُ اللَّیْلِ یا فاعل کی طرف جیسے قُعُوْدُ زَیْدٍ۔ اسی طرح مفعول کو فاعل پر مقدم کرنا بھی جائز ہے۔

مصدر کی کثیر الاستعمال صورتیں

سوال: مصدر کی کونسی صورت کثیر الاستعمال ہوتی ہے۔

جواب: ۱۔مصدر بالاضافۃ اکثر ہے جیسے لَوْلَا دَفْعُ اللّٰہِ النَّاسَ ۲۔مصدر مُنَوَّن ہو کر عمل کرنا اور مضاف نہ ہونا قیاسی اور اولیٰ ہے۔ جیسے اَوْاِطْعَامٌ فِیْ یَوْمٍ ذِیْ مَسْغَبَۃٍ یَّتِیْمًا ۳۔مصدر مع اللام شاذ ہے جیسے وَکَیْفَ التَّوَقِّیْ ظَھْرَمَا اَنْتَ رَاکِبُہٗ۔

مصدر میمی اور اسکا عمل

سوال: مصدر میمی کسے کہتے ہیں اور وہ کیا عمل کرتا ہے۔

جواب: اس مصدر کو کہتے ہیں جسکے شروع میں میم زائدہ ہو اور وہ مصدری معنیٰ دے اور وہ زیادہ طور مفعول مطلق بنتا ہے جیسے نَطَقَ مَنْطِقًا۔

۹۔اسم مضاف

سوال: مضاف اور اضافت کسے کہتے ہیں۔

جواب: مضاف باب افعال سے اسم مفعول ہے، اور اضافت اسکی مصدر ہے، لغت میں بمعنیٰ ایک چیز کو دوسری چیز کی طرف مائل کرنا اور اصطلاح میں اس نسبت اور تعلق کو کہتے ہیں جو

دو اسموں کے درمیاں ہو پہلے اسم کو مضاف بمعنیٰ (اضافت کیا گیا) اور دوسرے کو مضاف الیہ (جسکی طرف اضافت کی گئی) کہتے ہیں۔

مضاف کا عمل

سوال: اسم مضاف کیا عمل کرتا ہے۔

جواب: یہ مضاف الیہ کو جر دیتا ہے جیسے جَائَنِیْ غُلَامُ زَیْدٍ۔

مضاف کا حکم

سوال: مضاف کا کیا حکم ہے۔

جواب: مضاف پر تنوین، نون تثنیہ و جمع اور الف لام داخل نہیں ہوتا لیکن چند صورتوں میں الف لام آسکتا ہے ا۔جب مضاف صیغہ صفاتی ہو اور مضاف الیہ ضمیر ہو جیسے الضَّارِبُکَ ۲۔جب مضاف صیغہ صفاتی ہو اور مضاف الیہ معرف باللام ہو جیسے الضَّارِبُ الرَّجُلِ۔ یا مضاف تثنیہ یا جمع ہو جیسے الضَارِبَا زیدٍ، الضاربو زیدٍ (القول الظہیر)

اضافت لفظی و معنوی

سوال: اضافت کتنے قسم ہے۔

جواب: دو قسم ہے اضافت لفظی۔ اضافت معنوی۔

سوال: اضافت لفظی کسے کہتے ہیں۔

جواب: اس اضافت کو کہتے ہیں جس میں صیغہ صفاتی یا مصدر اپنے معمول کے طرف مضاف ہو جیسے ضَارِبُ زَیْدٍ۔

سوال: اضافت معنوی کسے کہتے ہیں۔

جواب: اس اضافت کو کہتے ہیں کہ صیغہ صفاتی یا مصدر اپنے معمول کے طرف مضاف نہ ہو بلکہ صیغہ صفاتی کا غیر اپنے معمول کے طرف مضاف ہو۔ پھر اسکی تین صورتیں ہیں ا۔نہ

صیغہ صفاتی ہو، نہ اپنے معمول کے طرف مضاف ہو جیسے غُلامُ زَیْدٍ ۲۔صیغہ صفاتی ہو لیکن اپنے معمول کے طرف مضاف نہ ہو جیسے کَرِیْمُ البَلَدِ ۳۔صیغہ صفاتی نہ ہو لیکن معمول کی طرف مضاف ہو جیسے ضَرْبُ زَیْدٍ۔

صیغہ صفاتی

سوال: صیغہ صفاتی سے کیا مراد ہے۔

جواب: اس سے مراد ہیں اسم الفاعل۔اسم المفعول۔صفت مشبہ، اسم تفضیل اور معمول سے مراد ہے فاعل اور مفعول بہ۔

اضافت معنوی کے اقسام

سوال: اضافت معنوی کتنے قسم ہے۔

جواب: تین قسم ہے ۱۔اضافت لامی / لِمّی ۲۔اضافت مِنّی ۳۔اضافت فی / فِیوی۔

سوال: اضافت معنوی کسے کہتے ہیں۔

جواب: اس اضافت کو کہتے ہیں کہ جس میں مضاف الیہ نہ مضاف کی جنس ہو، نہ مضاف کیلئے ظرف ہو۔ اور اس میں مضاف اور مضاف الیہ کے درمیان لام جارہ مقدر ہوتا ہے جیسے غُلامُ زَیْدٍ دراصل غُلامٌ لِزَیْدٍ[1]۔

سوال: اضافت منی[2] کسے کہتے ہیں۔

جواب: اس اضافت کو کہتے ہیں جس میں مضاف الیہ، مضاف کا اصل اور اسکا جنس ہو اور اس میں مِنْ جارہ مقدر ہوتا ہے جیسے خَاتَمُ فِضَّةٍ دراصل خَاتَمٌ مِنْ فِضَّةٍ چاندی کی انگوٹھی۔

(۱) اور اس میں مضاف اور مضاف الیہ کے درمیاں تغایر ہوتا ہے۔

(۲) اسکو اضافت بیانی بھی کہتے ہیں۔

سوال: اضافت فیوی[1] کسے کہتے ہیں۔

جواب: اس اضافت کو کہتے ہیں جس میں مضاف الیہ مضاف کیلئے ظرف ہو اور اس کے درمیاں فِی جارہ مقدر ہو جیسے صَلٰوۃُ اللَّیْلِ، ضَرْبُ الیَومِ دراصل ضَرْبٌ فِی الیَومِ، دن کی مار۔

اضافت لفظی ومعنوی کا فائدہ

سوال: اضافت لفظی اور معنوی کس چیز کا فائدہ دیتی ہے۔

جواب: اضافت لفظی تخفیف کا فائدہ دیتی ہے[2] اور معنوی تعریف کا فائدہ دیتی ہے، جب اضافت معرفہ کے طرف ہو جیسے غلامُ زیدٍ اور اگر اضافت ہو نکرہ کے طرف تو تخفیف کا فائدہ دیتی ہے جیسے غلامُ رجلٍ۔

اضافت میں تخفیف

سوال: اضافت میں تخفیف کی کتنی صورتیں ہوتی ہیں۔

جواب: تین صورتیں ہوتی ہیں ۱۔تخفیف صرف مضاف میں ہو ۲۔مضاف الیہ میں ہو ۳۔مضاف اور مضاف الیہ دونوں میں ہو۔

سوال: مضاف میں تخفیف کا کیا مطلب ہے۔

جواب: اس کا مطلب یہ ہے کہ نون تنوین یا اسکے قائم مقام (یعنی نون تثنیہ وجمع) کو حذف کر دیا جائے جیسے ضاربُ زیدٍ۔ضارِبا زیدٍ، ضاربُو زیدٍ، دراصل ضاربان-ضاربون۔

سوال: مضاف الیہ میں تخفیف کا کیا مطلب ہے۔

(۱) اسکو اضافت ظرفیہ بھی کہتے ہیں۔

(۲) یعنی تخفیف اور تخصیص کا فائدہ نہیں دیتی۔اور تخفیف کا فائدہ دونوں اضافتیں دیتی ہیں اور اضافت لفظی میں مضاف پر الف لام داخل ہوتا ہے جیسے الضّاربُ الرَّجُلِ۔

جواب: مضاف الیہ میں تخفیف کا مطلب یہ ہے کہ مضاف الیہ سے ضمیر کو حذف کرکے مضاف میں مستتر کیا جائے جیسے القائمُ الغلامِ دراصل القائمُ غلامُہٗ۔ زَیدٌ قائمُ الْغُلامِ یہاں مضاف سے تنوین ساقط کی گئی ہے اور مضاف الیہ سے تعریف۔ اور ضمیر کو حذف کرکے قائمٌ میں پوشیدہ کیا گیا ہے دراصل زَیدٌ قائمٌ غُلامُہٗ[1]۔

بعض اسماء واجب الاضافۃ

سوال: کون سے اسماء کی اضافت جائز ہے اور کون سے اسماء کی اضافت واجب ہے۔

جواب: اسکی کئی قسمیں ہیں ۱۔ وہ اسماء جن میں اضافت اور عدم اضافت دونوں درست ہیں اور یہ اسماء کثیرہ ہیں جیسے غلام، ثوب وغیرھم ۲۔ ممتنع الاضافۃ جن کی اضافت واقع نہیں ہوتی جیسے مُضمرات، اشارات، موصولات، اسماء شرط اور استفھام، ماسویٰ ایٌّ کے ۳۔ لازم الاضافۃ اسکی تین قسمیں ہیں جیسے کُلٌّ اور بعض، یہ لازم الاضافت الیٰ المفرد ہیں، لیکن انکے مضاف الیہ کا حذف کرنا جائز ہے جیسے کُلٌّ فی فَلَکٍ یسبَحُونَ ۴۔ اور بعض اسماء لازم الاضافت ہیں انکے مضاف الیہ کا حذف جائز نہیں جیسے اسم ظاہر اور ضمیر کی طرف مضاف جیسے کِلا کِلتا، عِند، لَعُمری یا جو فقط اسم ظاہر کی طرف مضاف ہو جیسے اولی، اولات، ذی، ذات یا جو ضمیر کے ساتھ خاص ہو جیسے وحد مثلاً اذا دُعِیَ اللّٰہُ وَحدَہٗ ۵۔ بعض اسماء لازم الاضافت الیٰ الجملہ ہوتے ہیں جیسے اِذ، حیثُ مثلاً واذکرُوا اِذْ اَنْتُمْ قَلِیْلًا - جَلَسْتُ حَیثُ جَلَسَ زَیدٌ ۶۔ اور اسی طرح کوئی اسم اپنے مرادف کے طرف مضاف نہیں ہوتا لہذا لَیثُ اَسدٍ کہنا غلط ہے۔ (تنویر)

(۱) اسکو اضافت ظرفیہ بھی کہتے ہیں۔

سوال: کیا مضاف کا حذف کرنا جائز ہے۔

جواب: قرینہ کے وقت مضاف کو حذف کرکے اور مضاف الیہ کو اسکی جگہ رکھنا جائز ہے جیسے جاءَ رَبُّكَ ای اَمْرُ رَبِّكَ۔

اضافۃ الموصوف الی الصفۃ

سوال: موصوف کی اپنے صفت کی طرف اضافت ہوتی ہے یا نہیں۔

جواب: نہ موصوف، صفت کی طرف مضاف ہوتا ہے اور نہ صفت، موصوف کی طرف لہذا رَجُلُ فَاضِلٍ اور فَاضِلُ رَجُلٍ کہنا غلط ہوگا۔ البتہ کبھی صفت کی اضافت موصوف کی طرف ہوتی ہے۔ جب مضاف اور مضاف الیہ کے درمیان "مِن" محذوف ہو جیسے کرام الناس ای الکرام من الناس۔ اسی طرح موصوف کی اضافت بھی جائز ہے جب مضاف الیہ محذوف ہو جیسے صلوٰۃ الاولی ای صلوٰۃ الساعۃ الاولی۔ (جامع الدروس العربیہ ج ۲ ص ۲۱۳)

۱۰۔ اسم تام

اس کا بحث تمیز کے تحت ہو چکا ہے۔

۱۱۔ عدد، معدود

سوال: عدد کس کو کہتے ہیں۔

جواب: عدد کا لغوی معنیٰ ہے گننا، شمار کرنا۔ اصطلاح میں عدد ذاتی ان رموز کو کہتے ہیں جن سے اشیاء کے افراد کی کمیت و تعداد بتائی جائے جیسے ۲۔ ۴۔ ۱۰ وغیرہ اور جس کی تعداد بتائی جائے اسے معدود کہتے ہیں۔

سوال: اعداد کے بحث میں کتنی چیزیں اہم ہوتی ہیں۔

جواب: ۱۔ (تمیز) معدود کی وحدت وجمعیت ۲۔ معدود (تمیز) کا اعراب ۳۔ اعداد کی تذکیر و تانیث۔

عدد اقل واکثر

سوال: اسماء عدد باعتبار تمیز کے کتنے قسم ہیں۔

جواب: تین قسم ہیں ا۔ عدد اقل تین سے لے کر دس تک اس کو عدد اقل کہتے ہیں

۲۔عدد اوسط گیارہ سے لے کر ننانوی تک یہ مرکب ہوتا ہے اس کو عدد اوسط کہتے ہیں

۳۔عدد اکثر سو سے لے کر مالانھایۃ[1] تک اس کو عدد اکثر کہتے ہیں۔

تمیز جمع مجرور اور مفرد منصوب

سوال اسماء عدد کے تمیز کا کونسا طریقہ ہے۔

جواب: واضح رہے کہ ایک دو (واحد، اثنان) کی تمیز نہیں آتی کیونکہ ایک دو کا معنیٰ خود بخود ان کے تمیز / معدود سے حاصل ہو جاتا ہے جیسے رجلٌ ایک مرد، رجلانِ دو مرد کتابٌ وکتابان۔

عدد اقل: تین سے دس تک کا معدود / تمیز ہمیشہ مجرور آتا ہے، خلاف قیاس کے، یعنی تمیز مذکر ہے تو عدد کو مؤنث لائیں گے اور اگر تمیز مؤنث ہے تو عدد کو مذکر لائیں گے جیسے ثلاثۃُ رجالٍ- ثلاثُ نسوۃ۔

عدد اوسط: اس کا تمیز / معدود مفرد منصوب آتا ہے یعنی ۱۱۔۱۲ میں قیاس کے موافق، تمیز / معدود مذکر تو عدد کے دونوں جزء مذکر ہونگے۔ اگر تمیز مؤنث ہو گا تو عدد / معدود کے دونوں جزء مؤنث ہونگے جیسے احدَ عشرَ رجلًا، احدیٰ عشرۃَ امراۃً یعنی ایک، دو اپنے تمیز کے ساتھ ذکر نہیں ہوتے ۲۔ بشرطیکہ عدد اقل کا تمیز خود مِأَۃ کا لفظ نہ ہو، اگر ہو گا تو تمیز مفرد مجرور ہو گا جیسے ثلٰثُ مِأَۃٍ، اثنا عشرَ کتابًا۔

(۱) یعنی غیر متعین عدد۔

اور 13 سے لے کر 19 تک			
23 سے 29	43 سے 49	63 سے 69	83 سے 89
33 سے 39	53 سے 59	73 سے 79	93 سے 99

ان کی تمیز خلاف قیاس ہو گی۔ اگر تمیز مؤنث ہو تو عدد کے دو جزؤں میں سے پہلا جزء مذکر ہو گا۔ اور اگر تمیز مذکر ہو تو عدد کا پہلا جزء مؤنث ہو گا جیسے ثلٰثۃَ عشرَ رجلاً۔

ثلٰثَ عشرۃَ أمرأۃً- قرآنی مثال اَحدَ عشرَ کوکبًا۔

عدد اکثر: مأۃ و الف (یعنی سو، ہزار) اور اس سے زیادہ کا تمیز مفرد مجرور آتا ہے جیسے مِأَۃُ رجلٍ، الفُ سَنَۃٍ- مِئَتَی دِرْھمٍ اور اگر سو کے ساتھ چھوٹا عدد بھی آجائے تو تمیز چھوٹے عدد کے تابع ہو گا جیسے مِأَۃٌ وَّعِشْرُونَ کُتُبٍ۔

البتہ آٹھ عقود اکیلے استعمال ہوں یا کسی عدد کے ساتھ مل کر استعمال ہوں ہمیشہ ایک ہی حال پر رہینگے، خواہ ان کی تمیز مذکر ہو یا مؤنث جیسے عشرونَ، ثلٰثونَ، اربعونَ، خمسُونَ، سِتُّونَ، سبعونَ، ثمانونَ۔ تسعون

اور اس کے بعد ۳ سے ۹ تک کا عدد مؤنث تمیز کے ساتھ مذکر استعمال ہو گا جیسے عشرونَ رجلًا- عشرونَ أمرأۃً، ثلاثٌ وَّعشرون ساعۃً[1]۔

سوال: ممیز اور تمیز کا ترجمہ کیسے ہوتا ہے۔

جواب: ممیز اور تمیز میں ترجمہ ممیز سے شروع ہوتا ہے۔ جیسے احدَ عشرَ کو کبًا،

(۱) اسی طرح الف وملیون کے بعد تمیز مفرد و مجرور آتی ہے اور مذکر و مؤنث اس میں برابر ہیں، اگر ان کے ساتھ چھوٹا عدد بھی ہو تو تمیز اس کے تابع ہو گی۔

معنٰی گیارہ ستارے۔

ممیز اور تمیز کا حکم

سوال: ممیز اور تمیز مل کر پورا جملہ ہوتے ہیں یا جملہ کا جزء۔

جواب: یہ جملہ کا جزء ہوتے ہیں جیسے عِنْدِی احدَ عشرَ کِتَابًا اس میں ممیز اور تمیز مل کر مبتدا بنے ہیں خبر کے۔

عدد کے پڑھنے کا طریقہ

سوال: اعداد پڑھنے کا کونسا طریقہ ہے۔

جواب: فصیح طریقہ یہ ہے کہ پہلے چھوٹی پھر بڑی گنتیاں پڑھی جائیں جیسے ۱۲۵ مردوں کے لیئے خَمْسَةٌ وَّعِشْرُونَ وَمِأَةُ رَجُلٍ کہاجائے گا لیکن اس کے برعکس پڑھنا بھی جائز ہے جیسے مِأَةٌ وَّخَمْسَةٌ وَّعِشْرُونَ رَجُلاً۔

عدد وصفی

سوال: کیاعدد کسی اور معنٰی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔

جواب: جی ہاں عدد صفت کے معنٰی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ یعنی جس سے افراد کے ترتیب کا فائدہ حاصل ہو جیسے ثانی، ثالث، رابع - دوسرا، تیسرا، چوتھا اور اس کی کئی صورتیں ہیں۔

۱۔ ایک سے دس تک (واحد سے عاشر) فاعِلٌ کی وزن پر آتا ہے اور وہ تذکیر تانیث، تعریف تنکیر میں اپنے موصوف کے مطابق ہوتا ہے جیسے الیومُ الثانی - السَّنَةُ الْعَاشِرَةُ۔

۲۔ گیارہ سے انیس (حادی عشر سے تاسع عشر) تک اس کا جزء اول فاعلٌ کے وزن پر اور جزء ثانی اپنے حال پر ہوتا ہے اور وہ مبنی بر فتح ہوتا ہے اور اپنے موصوف کے مطابق ہوتا ہے تذکیر تانیث اور تعریف تنکیر میں جیسے الیَومُ الثَّالِثَ عَشَرَ - السَّنَةَ التَّاسِعَةَ عَشَرَةَ۔

۳۔ اکیس سے ننانوے[1] (واحد والعشرین سے تاسع والتسعین) تک میں جزء اول مذکر کیلئے فاعِلٌ اور مؤنث کیلئے فاعلةٌ کے وزن پر استعمال ہوتا ہے اور جزء ثانی اپنے حال پر ہوتا ہے۔ لیکن دونوں جزء موصوف کے مطابق ہوتے ہیں تعریف تنکیر، رفع نصب اور جر میں جیسے الیومُ الثَّالِثُ وَالعِشْرُونَ - السَّنَةُ التَّاسِعَةُ وَالْعِشْرُونَ۔

۱۱۔ اسماء کنایہ

کنایہ کی تعریف اور اقسام پہلے گذر چکے ہیں۔

کذا کا عمل

سوال: کذا[2] کونسا عمل کرتا ہے۔

جواب: یہ صرف خبر یہ ہوتا ہے اور تمیز کو نصب دیتا ہے جیسے عِنْدِی کَذَا دِرْهَمًا میرے پاس اتنے درھم ہیں، اور اس کی تمیز مفرد منصوب ہوتی ہے۔

کم اور کذا میں فرق

سوال: کَمْ اور کذا میں کونسا فرق ہے۔

جواب: کذا کی تمیز منصوب ہوتی ہے، اور واحد جمع دونوں طرح آتی ہے اور تکثیر میں یہ کَمْ کی طرح ہے جیسے قَبَضْتُ کَذَا وَ کَذَا دِرْهَمًا - اِصْطَدْتُ کَذَا وَکَذَا عَصَافِیْرَ میں نے اتنے اتنے پرندوں کا شکار کیا۔

سوال: کیا کَمْ کی تمیز حذف بھی ہوتی ہے۔

جواب: ۱۔ جی ہاں کبھی کبھار اسکی تمیز حذف ہوتی ہے جیسے کَمْ اَولَادُكَ - دراصل کَمْ وَلَدًا اَولَادُكَ۔

---

(۱) یعنی ۲۱ سے ۲۹، ۳۱ سے ۳۹، ۴۱ سے ۴۹، ۵۱ سے ۵۹، ۶۱ سے ۶۹، ۷۱ سے ۷۹، ۸۱ سے ۸۹، ۹۱ سے ۹۹۔

(۲) ان الفاظ کنائیہ میں بھی ابھام ہوتا ہے جسکو دور کرنے کیلئے ممیز کی ضرورت ہوتی ہے۔

کم استفہامیہ اور خبریہ میں فرق

سوال: کَمْ استفہامیہ اور خبریہ میں کونسا فرق ہے۔

جواب: ا۔یہ دونوں ابتدا کلام کو چاہتے ہیں لیکن کم استفہامیہ کی تمیز مفرد منصوب اور جمع مجرور ہوتی ہے۔ خبریہ کی مفرد مجرور ۲۔ خبریہ ماضی کے ساتھ خاص ہے اور استفہامیہ عام ہے ۳۔کم خبریہ میں مخاطب سے جواب مطلوب نہیں ہوتا، بخلاف استفہامیہ کے ۴۔ خبریہ میں صدق وکذب کا احتمال ہوتا ہے، بخلاف استفہامیہ کے ۵۔ خبریہ کی تمیز میں بوقت ضرورت فاصلہ جائز ہے، اور استفہامیہ میں بغیر ضرورت کے بھی جائز ہے۔

کم کی ترکیب

سوال: کَمْ ترکیب میں کیا واقع ہوتا ہے۔

جواب: یہ اپنے تمیز کے ساتھ مل کر جملہ کا جزء بنتا ہے اور تینوں طرح استعمال ہوتا ہے۔ مرفوع محلا، منصوب محلا، مجرور محلا ۔پھر دیکھیں گے ا۔اگر کَمْ کے بعد عمل سے اعراض کرنے والا فعل ہے توکَمْ منصوب ہو گا مفعول بہ کی وجہ سے جیسے کَمْ رَجُلًا ضربتُ یا منصوب ہو گا مطلق ہونے کے وجہ سے جیسے کم ضَرَبَةً ضَرَبْتُ یا مفعول فیہ ہونے کی وجہ سے جیسے کَمْ یومًا سِرتُ۔کَمْ یومٍ صُمْتُ۔

۲۔اور کَمْ سے پہلے حرف جارہ یا مضاف ہو گا توکَمْ مجرور ہو گا جیسے بِکَمْ رَجُلاً مَرَرْتُ۔غُلَامَ کَمْ رَجُلًا ضَرَبْتُ۔مَالَ کَمْ رَجُلٍ سَلَبْتُ۔

۳۔اگر منصوب اور مجرور والے شرائط نہ ہوں توکَمْ مرفوع ہو گا۔ پھر اگر ظرف ہے تو خبر بنے گا جیسے کَمْ یَومٍ سَفَرُكَ ۔کَمْ شَھْرٍ صَومِی۔اور اگر ظرف نہیں ہے تو مبتدا ہو گا جیسے کَمْ رَجُلاً اَخُوكَ۔کَمْ رَجُلٍ ضَرَبْتُہٗ۔

نوٹ: کبھی مِنْ جارہ کَمْ خبریہ کی تمیز پر داخل ہوتا ہے جیسے کَمْ مِّنْ مَّلَكٍ فِی السَّمٰوٰتِ آسمان میں بہت ہی فرشتے ہیں۔

سوال: کَمْ اور کَاَیِّنْ میں کیا فرق ہے۔

جواب: کَاَیِّنْ یہ بمنزل کَمْ خبریہ کے ہے اور اس کی تمیز مجرور اور منصوب دونوں طرح آتی ہے جیسے کَاَیِّنْ لَّنَا فَضْلًا۔کَاَیِّنْ مِّنْ دَابَّۃٍ لَا تَحْمِلُ رِزْقَهَا۔

۲۔عوامل معنوی

سوال: عوامل معنوی کتنے ہیں۔

جواب: دو ہیں ا۔مبتدا خبر میں[1] ۲۔فعل مضارع میں۔

مبتدا خبر کا عامل

سوال: مبتدا خبر میں کونسا عامل معنوی ہے اور وہ کیا عمل کرتا ہے۔

جواب: مبتدا میں عامل معنوی ہے ابتدا، یہ مبتدا خبر دونوں کو رفع کرتا ہے جیسے زیدٌ قائمٌ۔

ابتدا

سوال: عامل معنوی ابتدا کسے کہتے ہیں۔

جواب: ابتدا کہتے ہیں خالی ہونا اسم کا عوامل لفظیہ سے۔

مبتدا خبر کا عامل لفظی، معنوی

سوال: مبتدا خبر دونوں میں عامل معنوی ہے یا کسی میں عامل لفظی بھی ہے۔

جواب: اس میں تین مذاہب ہیں ا۔مبتدا خبر دونوں میں عامل معنوی[2] ابتدا ہے۔

(۱) اور مبتدا کی قسم ثانی میں جیسے أقائمٌ زیدٌ۔

(۲) یہ مذھب بصریین اور علامہ زمخشری رحہ کا ہے اور یہی مختار مذھب ہے۔

۲۔ مبتدا میں عامل معنوی ہے ابتدا اور خبر میں عامل لفظی ہے مبتدا، یہ مذہب امام سیبویہؒ کا ہے ۳۔ مبتدا میں عامل لفظی ہے خبر اور خبر میں بھی عامل لفظی ہے مبتدا، یہ کوفیین کا مذہب ہے۔

فعل مضارع میں عامل معنوی

سوال: فعل مضارع میں کونسا عامل معنوی ہے اور وہ کیا عمل کرتا ہے۔

جواب: اس میں عامل معنوی ہے تَجَرُّد عَنِ الْعَوَامِلِ النَّوَاصِبِ وَالْجَوَازِمِ یعنی خالی ہونا فعل مضارع کا عوامل ناصب اور جازم سے۔ یہ فعل مضارع کو رفعہ دیتا ہے جیسے یضربُ زیدٌ یہاں یضربُ عامل معنوی کی وجہ سے مرفوع ہے۔

خاتمہ-فوائد متفرقہ

اس میں تین فصل ہیں

فصل اول-توابع

واضح رہے کہ جو مرفوعات منصوبات مجرورات ہم نے پڑھے ہیں انکی اعراب بالاَصالۃ تھی، لیکن بعض کلمات تابع ہونے کی حیثیت سے ثانوی درجہ میں بھی آتے ہیں اب ان کا ذکر ہو گا۔

تابع اور اسکے شرائط

سوال: تابع کسے کہتے ہیں۔

جواب: تابع کا لغوی معنٰی ہے پیچھے لگنا، پیچھے آنا، پیروی کرنا اور اصطلاح میں تابع[1] وہ کلمہ ہے جس میں چار شرائط پائے جائیں ا۔ وہ کلمہ جو دوسری جگہ پر واقع ہو، اس سے مبتدا خارج ہوا۔ ۲۔ پہلے لفظ کے اعتبار سے، دوسری جگہ پر واقع ہو ۳۔ پہلے لفظ کے اعراب جیسا اعراب رکھتا ہو، اس سے انَّ وغیرہ کی خبر خارج ہو گئی ۴۔ دونوں کا اعراب ایک جہت سے ہو، اس سے

(۱) تابع سے مراد وہ لفظ ہے جو حالت اور اعراب میں اپنے سابق کا پیرو ہو۔

مبتدا کی خبر خارج ہو گئی۔ اتفاقی مثال جیسے جائنی رجلٌ عالمٌ یہاں دونوں کو فاعلیت کی وجہ سے رفعہ ہے اور تابع میں پہلے لفظ کو متبوع، (پیروی کیا ہوا) اور دوسرے کو تابع کہتے ہیں۔

تابع کا اعراب

سوال: تابع کو کونسا اعراب ہوتا ہے۔

جواب: تابع کو اپنے متبوع والا اعراب ہوتا ہے یعنی صفت کو موصوف والا، بدل کو مبدل منہ والا اور معطوف کو معطوف علیہ والا اعراب ہوتا ہے۔

تابع کے اقسام

سوال: تابع کتنے قسم ہے۔

جواب: پانچ قسم ہے۔ صفت، تاکید، بدل، عطف بحرف، عطف بیان۔

توابع کا وجہ حصر

سوال: توابع کا وجہ حصر کیا ہے۔

جواب: تابع دو حال سے خالی نہیں مقوّی حکم ہو گا یا نہیں، اگر مقوّی حکم ہے تو وہ تاکید ہے، اگر نہیں تو مبیّن ہو گا یا نہیں، اگر مبیّن ہے اور مشتق ہے تو وہ صفت ہے، اگر مشتق نہیں تو وہ عطف بیان ہو گا۔ اور اگر مبیّن نہیں مگر درمیاں میں حرف عطف ہے تو یہ عطف بالحرف ہو گا اور اگر حرف عطف نہیں ہے تو وہ بدل ہو گا۔

۱۔ صفت

سوال: صفت کسے کہتے ہیں۔

جواب: اس تابع[1] کو کہتے ہیں جو اپنے موصوف کی وضاحت[2] کرے۔

(۱) مشتق کو۔

(۲) یا تخصیص کرے۔

موصوف اور صفت کی علامات

سوال: موصوف اور صفت کی علامات کونسی ہیں۔

جواب: بظاہر اسکی کئی علامات ہیں ا۔ دو اسم ہوں اور دونوں پر الف لام ہو ۲۔ یا دونوں پر تنوین ہو ۳۔ اسی طرح تین چار یا پانچ اسموں پر الف لام آجائے تو پہلا موصوف اور باقی صفات ہوں گی۔ ۴۔ نکرہ کے بعد فعل آجائے تو یہ عام طور پر موصوف صفت بنتے ہیں بشرطیکہ وہ فعل جزا کے قائم مقام نہ ہو جیسے حُرُوفٌ تَجُرُّ الْاِسْمَ فَقَط ۵۔ اسم موصول سے پہلے معرف باللام آجائے تو بھی یہ موصوف صفت بنتے ہیں جیسے هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ ۶۔ ایک اسم مضاف ہو ضمیر کے طرف اس کے بعد اسم موصول آجائے تو بھی یہ موصوف صفت بنتے ہیں جیسے اُمَّهَاتُكُمُ الّٰتِي اَرْضَعْنَكُمْ ۷۔ اسی طرح نکرہ کے بعد اسم مجرور آجائے تو بھی یہ موصوف صفت بنتے ہیں جیسے ضَرَبْتُ غُلَامًا لَّكَ۔

صفت حقیقی وسببی

سوال: صفت باعتبار ذات کتنے قسم ہے۔

جواب: دو قسم ہے ا۔ صفت بحالہ ۲۔ صفت بحال متعلقہ۔

صفت بحالہ، اس تابع کو کہتے ہیں جو ایسی معنٰی پر دلالت کرے جو اسکے متبوع (موصوف) میں ہو اسکو صفت حقیقی بھی کہتے ہیں جیسے جَائَنِي رَجُلٌ عَالِمٌ، آیا میرے پاس ایسا آدمی جو عالم ہے۔

صفت بحال متعلقہ: اس تابع کو کہتے ہیں جو ایسی معنٰی پر دلالت کرے جو متبوع کے متعلق میں ہو، اسکو صفت سببی کہتے ہیں جیسے جَائَنِي رَجُلٌ حَسَنٌ غُلَامُهٗ میرے پاس ایک آدمی آیا جسکا غلام حسین ہے، یہاں حُسن رجل کے متعلق غلام میں پایا جاتا ہے۔ اور اس میں تابع کو نعت، صفت اور متبوع کو موصوف اور منعوت کہتے ہیں۔

صفت بحالہ کا حکم

سوال: صفت بحالہ اپنے موصوف سے کتنی چیزوں میں موافق ہوتی ہے۔

جواب: یہ دس چیزوں میں مطابق ہوتی ہے اور بیک وقت چار کا پایا جانا ضروری ہے، وہ دس چیزیں یہ ہیں ا۔ معرفہ ۲۔ نکرہ ۳۔ مذکر ۴۔ مؤنث ۵۔ افراد ۶۔ تثنیہ ۷۔ جمع ۸۔ رفعہ ۹۔ نصب ۱۰۔ جر جیسے عِنْدِي رَجُلٌ عَالِمٌ، وَرَجُلانِ عَالِمَانِ، وَرِجَالٌ عَالِمُونَ، وَاِمْرَأَةٌ عَالِمَةٌ، اِمْرَأَتَانِ عَالِمَتَانِ، نِسْوَةٌ عَالِمَاتٌ۔

صفت بحال متعلقہ کا حکم

سوال: صفت بحال متعلقہ کتنی چیزوں میں موصوف سے موافق ہوتی ہے۔

جواب: یہ پانچ چیزوں میں سے تین میں موصوف سے موافق ہوتی ہے، وہ پانچ چیزیں یہ ہیں ا۔ رفعہ ۲۔ نصب ۳۔ جر ۴۔ معرفہ ۵۔ نکرہ۔

پس رفعہ، نصب جر میں سے کسی ایک میں۔ اور معرفہ و نکرہ میں سے بھی کسی ایک میں موافقت ہوگی جیسے جَاءَ رَجُلٌ حَسَنٌ غُلَامُهٗ البتہ موصوف اگر کسی غیر عاقل کی جمع ہو تو صفت عموماً واحد مؤنث ہی آتی ہے جیسے الشَّجَرَاتُ الطَّوِيْلَةُ اور کبھی مطابقت کیلئے الطویلات بھی کہتے ہیں۔

سوال: کیا صفت ہمیشہ مفرد ہوتی ہے۔

جواب: یہ عام ہے مفرد اور کبھی جملہ بھی ہوتی ہے جیسے وَاتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ اِلَى اللهِ۔

صفت کے چند اقسام

سوال: صفت باعتبار نفع وفائدہ کے کتنے قسم ہے۔

جواب: وہ کئی قسم ہے ا۔ صفت مادحہ جیسے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۲۔ صفت ذامّہ جیسے اعوذُ باللهِ مِنَ الشيطٰن الرَّجيم ۳۔ صفت تاکید یہ جیسے نَفْخَةٌ وَاحِدَةٌ ۴۔ صفت

کاشفہ جیسے الجسمُ الطویلُ العریضُ العمیقُ ۵۔صفت موضحہ جیسے جَائَنِی زَیْدُنِ الْعَالِمُ ۶۔صفت مخصصہ[1] جیسے جَائَنِی رَجُلٌ عَالِمٌ۔

صفت بحال متعلقہ کی فاعل سے موافقت

سوال: صفت بحال متعلقہ میں پانچ چیزوں (تذکیر تانیث، افراد، تثنیہ جمع) کا کیا حکم ہے۔

جواب: وہ ان چیزوں میں مثل فعل کے ہے یعنی اس میں صفت فاعل کے موافق ہوتی ہے متبوع کا اعتبار نہیں کیا جاتا ا۔اس طرح کہ صفت بحال متعلقہ کا فاعل مذکر ہو یا مؤنث تو صفت بحال متعلقہ کو بھی مذکر یا مؤنث لایا جائے گا ۲۔اور اگر فاعل ظاہر ہو تو صفت بحال متعلقہ کو ہمیشہ واحد لایا جائے گا خواہ فاعل تثنیہ ہو یا جمع جیسے مَرَرْتُ بِرَجُلٍ قَاعِدٍ غُلَامُہٗ۔ مَرَرْتُ بِرَجُلَیْنِ قَاعِدٍ غُلَامَا ھُمَا۔ مَرَرْتُ بِرِجَالٍ قَاعِدٍ غِلْمَانُھُمْ۔ مَرَرْتُ بِاَمْرَأَۃٍ قَایِمٍ اَبُوھَا۔ مَرَرْتُ بِرَجُلٍ قَایِمَۃٍ جَارِیَتُہٗ۔(شرح الجامی)

صفت میں عائد

سوال: جب صفت جملہ ہو تو اسکے لیے کونسا شرط ہے۔

جواب: نکرہ کی صفت جملہ خبریہ ہو تو اس وقت جملہ میں ضمیر رابطہ کا ہونا لازمی ہے۔جو موصوف کے طرف لوٹے جیسے جَائَنِی رَجُلٌ عَالِمٌ اَبُوہُ اور اگر موصوف کی صفت جملہ ہو تو اسم موصول کا معرفہ سے مطابق ہونا ضروری ہے جیسے الرَّجُلُ الَّذِی یَجْلِسُ فِی الْمَسْجِدِ عَالِمٌ۔ جَاءَ الْوَلَدُ الَّذِی یَرْکَبُ عَلَی الدَّرَّاجَۃِ۔

صفت بحال متعلقہ کی صورتیں

سوال: صفت بحال متعلقہ کی کتنی صورتیں بنتی ہیں۔

---

(۱) یعنی نکرہ کی صفت تخصیص کا فائدہ دیتی ہے اور معرفہ کی صفت توضیح کا فائدہ دیتی ہے۔

جواب: اس کی کئی صورتیں ہوتی ہیں ا۔یہ کبھی فعل کا صیغہ ہو گا ۲۔اسم فاعل ۳۔یا اسم مفعول ۴۔یا صفت مشبہ کا صیغہ ہو گا اور عموماً اسکا فاعل یا نائب فاعل ظاہر ہوتا ہے جیسے جَائَنِی رَجُلٌ اَکْرَمَنِی اَخُوہُ۔ جَائَنِی رَجُلٌ صَالِحٌ اَبُوہُ۔ جَائَنِی رَجُلٌ مَضْرُوبٌ غُلَامُہٗ، جَائَنِی رَجُلٌ کَرِیْمٌ اَبُوہُ۔

سوال: صفت ایک ہوتی ہے یا زیادہ۔

جواب: ایک موصوف کی ایک سے زائد صفات ہو سکتی ہیں، لیکن صفت کی صفت نہیں ہو سکتی اور ایک موصوف سے زیادہ موصوف نہیں ہو سکتے۔

صفت بننے والی چیزیں

سوال: کونسی چیزیں عموماً صفت بنتی ہیں۔

جواب: وہ کئی چیزیں ہیں ا۔اسم مشتق جیسے ضاربٌ، مضروبٌ، حَسَنٌ ۲۔اسم جامد جو معنٰی میں اسم مشتق کے مشابہ ہو، اس کی چند صورتیں ہیں ا۔اسم اشارہ جیسے مَرَرْتُ بِزَیْدٍ ھٰذا ۱-۱و بِھٰذَا الْعَالِمِ ۲۔اسم موصول جیسے جَاءَ الرَّجُلُ الَّذِی اَکْرَمَکَ ۳۔اسم عدد جیسے جَاءَ رِجَالٌ اَرْبَعَۃٌ ۴۔اسم منسوب جیسے رَجُلٌ دِمَشْقِیٌّ ۵۔وہ اسم جو تشبیہ پر دال ہو جیسے رَئَیْتُ رَجُلًا اَسَدًا ۔۶۔کُلٌّ اور اَیٌّ کے الفاظ جیسے اَنْتَ الرَّجُلُ کُلُّ الرَّجُلِ اَیْ کَامِلٌ فِی الرُّجُولِیَّۃِ۔

خبر، حال، صلہ کے اقسام

سوال: صفت بحالہ اور بحال متعلقہ یہ فقط صفت سے خاص ہیں یا کسی اور چیز میں بھی آتی ہیں۔

جواب: جی ہاں اسی طرح خبر، حال اور صلہ کی بھی یہ دو قسمیں ہوتی ہیں ا۔خبر بحال نفسہ، جیسے زیدٌ قَامَ، خبر بحال متعلقہ جیسے زیدٌ قَامَ ابوہُ۔ زیدٌ قائمٌ، زیدٌ قائمٌ ابوہُ ۲۔حال بحال نفسہ و متعلقہ جیسے جَاءَ زیدٌ راکبًا۔ جَاءَ زیدٌ راکبًا غُلَامُہٗ۔ ۳۔صلہ بحال نفسہ و متعلقہ، جیسے جَاءَ الَّذِی قَامَ۔ جَاءَ الَّذِی قَامَ اَبُوہُ۔ (القول الظہیر)

۲۔ تاکید لغۃً واصطلاحًا

سوال: تاکید کسے کہتے ہیں۔

جواب: تاکید کا لغوی معنٰی ہے پختہ کرنا، مضبوط کرنا، اصطلاح میں اس تابع کو کہتے ہیں جو اپنے متبوع کی حالت کو نسبت[1] یا شمول میں مضبوط / ثابت کرے تا کہ سننے والے کو کوئی شک وشبہ نہ رہے [2] اور تاکید میں متبوع کو مؤکد کہتے ہیں جیسے زیدٌ زیدٌ قائمٌ۔

۱۔ نسبت کی مثال جس میں مسند الیہ کو پختہ کیا گیا ہو جیسے جاءَ زیدٌ زیدٌ۔ زیدٌ زیدٌ قائمٌ

۲۔ مسند کو پختہ کرنے کی مثال جیسے ضربَ ضربَ زیدٌ ۳۔ شمول کی مثال[3] جیسے جاءَ الطُّلَبَاءُ كُلُّهُمْ یہاں آنے کے حکم میں طلباء کے تمام افراد شامل ہیں۔

تاکید کے اقسام

سوال: تاکید کتنے قسم ہے۔

جواب: دو قسم ہے ۱۔ تاکید لفظی ۲۔ تاکید معنوی (معنٰی والا)۔

تاکید لفظی

سوال: تاکید لفظی کسے کہتے ہیں۔

---

(۱) یعنی مسند اور مسند الیہ کی طرف جو نسبت ہے۔

(۲) مجاز وسھو وغفلت کا احتمال نہ رہے۔

(۳) تاکہ متبوع میں جتنے افراد ہوں تاکید ان سب پر شامل ہو جائے

(۴) یعنی جس میں ایک لفظ بار بار دہرایا جائے

جواب: اس تابع کو کہتے ہیں جس میں پہلے لفظ کا تکرار[1] ہو خواہ وہ لفظ اسم ہو جیسے زیدٌ زیدٌ قائمٌ یا فعل ہو جیسے ضربَ ضربَ زیدٌ یا حرف ہو جیسے اِنَّ اِنَّ زیداً قاٰئِمٌ یا جملہ ہو جیسے كَلَّا سَيَعْلَمُونَ ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُونَ- اللهَ اللهَ فِي اَصْحَابِي۔

تاکید معنوی

سوال: تاکید معنوی کسے کہتے ہیں۔

جواب: اس تابع کو کہتے ہیں جو آٹھ الفاظ میں سے کسی ایک لفظ کے ساتھ ہو۔ وہ آٹھ الفاظ یہ ہیں نَفْسٌ، عَيْنٌ، كِلَا كِلْتَا، كُلٌّ، اَجْمَعُ، اَكْتَعُ، اَبْتَعُ، اَبْصَعُ[2] جیسے جَاءَنِي زيدٌ نَفْسُهٗ میرے پاس زید آیا یعنی نفس اس کا (بذات خود آیا)۔

تاکید معنوی کے الفاظ کا فرق

سوال: ان آٹھ الفاظ کا استعمال ایک طرح کا ہے یا کچھ فرق ہے۔

جواب: یہ تمام کلمات اکثر مؤکَّد کی ضمیر کی طرف مضاف ہو کر استعمال ہوتے ہیں۔ البتہ کچھ فرق ہے جو مندرجہ ذیل ہے۔

سوال: نفس عین، کا استعمال کس طرح ہوتا ہے۔

جواب: ان سے مفرد تثنیہ جمع اور مذکر مؤنث سب کی تاکید کی جاتی ہے جیسا صیغہ ہو گا

---

(۱) اسی طرح جمیع اور عامّۃٌ یہ دونوں بمعنٰی ذات تاکید معنوی میں استعمال ہوتے ہیں۔

(۲) یعنی صیغہ واحد تو ضمیر بھی واحد، صیغہ تثنیہ تو ضمیر بھی تثنیہ، مطلب کہ انکے ساتھ جو ضمیر ہے انکی مطابقت مرجع کی ساتھ ضروری ہے۔

(۳) نوٹ: تثنیہ کی دو علامات جمع ہوں تو اس میں کراہت سے بچنے کے لیے ایک تثنیہ کو جمع سے بدل کر انفسھما کہا جاتا ہے۔

ویسا ضمیر نکالا جائے گا[1] جیسے جَائَنِی الزَّیْدَانِ اَنْفُسُھُمَا[2] یعنی میرے پاس دونوں زید بذات خود آئے۔ الزَّیْدُونَ اَنْفُسُھُمْ۔ جَائَتْنِی اِمْرَأَۃٌ نَفْسُھَا۔ جَائَتْنِی اِمْرَئَتَانِ اَنْفُسُھُمَا۔ جَائَتْنِی النِّسَاءُ اَنْفُسُھُنَّ۔ جَائَنِی زَیْدٌ عَیْنُہٗ۔

سوال: کِلا کِلتا کا استعمال کس طرح ہوتا ہے۔

جواب: یہ دونوں تثنیہ کے ساتھ خاص ہیں کِلَا تثنیہ مذکر کیلئے کِلْتَا تثنیہ مؤنث کیلئے آتا ہے۔ جیسے جَائَنِی الزَّیْدَانِ کِلَاھُمَا۔ جَائَتْنِی الھِنْدَانِ کِلْتَاھُمَا۔

سوال: کُلٌّ کا استعمال کس طرح ہوتا ہے۔

جواب: یہ افراد کے[3] استغراق کیلئے آتا ہے اور اس سے واحد اور جمع کی تاکید کی جاتی ہے تثنیہ کی تاکید نہیں کی جاتی اور اسکے صیغہ میں کوئی اختلاف نہیں ہوتا۔ البتہ انکے ساتھ جو ضمیر مضاف الیہ ہوتا ہے یہ اپنے مرجع کے اعتبار سے تبدیل ہوتا ہے، مفرد کیلئے ضمیر مفرد جیسے قَرَئْتُ الْکِتَابَ کُلَّہٗ میں نے پوری کتاب پڑھی۔ قَرَئْتُ الصَّحِیْفَۃَ کُلَّھَا میں نے تمام صحیفہ کو پڑھا۔

اور جمع کیلئے ضمیر جمع جیسے اِشْتَرَیْتُ الْعَبِیْدَ کُلَّھُمْ میں نے تمام غلاموں کو خریدا اس میں

(۱) یعنی ذو اجزاء کے تاکید کیلئے آتا ہے۔

خریداری کے اعتبار سے اجزاء ہوسکتے ہیں لیکن جاءَ العبدُ کلُّہٗ کہنا درست نہیں ہے کیونکہ آنے کے اعتبار سے غلام میں اجزاء نہیں ہوسکتے۔ طَلَّقْتُ النِّسَاءَ کُلَّھُنَّ میں نے تمام عورتوں کو طلاق دے دی۔

لفظ کل کی صورتیں

سوال: لفظ کلٌّ میں کس معنیٰ کا اعتبار ہوتا ہے۔

جواب: اس کی تین صورتیں ہیں ا۔ کلٌّ کی اضافت نکرہ کے طرف ہو تو مضاف الیہ کے معنیٰ کا اعتبار کرنا واجب ہے جیسے کُلُّ رَجُلٍ اَبُوكَ۔ کُلُّ اِمْرَأَۃٍ اَتَتْكَ ۲۔ اگر معرفہ کی طرف مضاف ہو تو لفظ کلٌّ کا اعتبار کرنا بھی جائز ہے اور یہی کثیر الاستعمال ہے جیسے کُلُّھُمْ یَقُوْمُ۔ کُلُّھُمْ یَقُوْمُوْنَ ۳۔ اور اگر مقطوع عن الاضافۃ ہو تو بھی دونوں جائز ہیں جیسے قُلْ کُلٌّ یَّعْمَلُ عَلٰی شَاکِلَتِہٖ۔ وَکُلٌّ کَانُوْا ظٰلِمِیْنَ۔

سوال: اجمع، اکتع، ابتع، ابصع کا معنیٰ اور استعمال کس طرح ہے۔

جواب: ان کی معنیٰ ہے سب، سب کا سب، تمام، سب کی سب، اور ان سے واحد اور جمع کا تاکید کیا جاتا ہے۔ نیز ان میں صرف صیغہ کا اختلاف ہوتا ہے۔

ا۔ واحد مذکر کی تاکید کیلئے یہی صیغے اَفْعَلُ کے وزن پر آتے ہیں جیسے جائنی زیدٌ اَجْمَعُ، اَکْتَعُ، اَبْتَعُ، اَبْصَعُ ۲۔ اور واحد مؤنث کے تاکید کے لیئے فَعْلَاءُ کا وزن آتا ہے جیسے جائتنی اِمْرَأۃ جَمْعَاءُ، کَتْعَاءُ، بَصْعَاءُ، بَتْعَاءُ ۳۔ اور جمع مذکر عاقل کیلئے آتے ہیں جائنی القوم اَجْمَعُوْنَ، اَکْتَعُوْنَ، اَبْتَعُوْنَ، اَبْصَعُوْنَ۔

۴۔ اسی طرح جمع مؤنث عاقل اور غیر عاقل کیلئے آتے ہیں جیسے جائتنی نسوۃٌ جُمَعُ، کُتَعُ،

بُتَعُ، بُصَعُ۔ اور یہ سارے اجمع کے تابع ہیں[1] جیسے اِشْتَرَیْتُ الْغُلَامَ اَجْمَعَ اَکْتَعَ اَبْتَعَ اَبْصَعَ میں نے پورے کے پورے غلام کو خریدا۔ البتہ جَائَنِی الْعَبْدُ کُلُّهٗ کہنا غلط ہے کہ آنے کے اعتبار سے عبد کے اجزاء نہیں ہوسکتے[2]۔

الفاظ تاکید کا دوسرا استعمال

سوال: کیا تاکید معنوی کے کلمات بغیر تاکید کے بھی استعمال ہوتے ہیں۔

جواب: جی ہاں ا۔جب یہ بغیر اضافت کے ہوں تو بجاء تاکید کے حال واقع ہوتے ہیں جیسے حَضَرَ الطُّلَّابُ جَمِیْعًا، سبھی طلباء حاضر ہوئے ۲۔اسم ظاہر کے طرف مضاف ہوں توان پر تاکید کے احکام نافذ نہیں ہوتے، اس وقت ان کا اعراب عامل کے موافق ہو گا[3] جیسے حَضَرَ جَمِیْعُ الاَسَاتِذَۃِ-اَکْرَمْتُ کُلَّ زُمَلَائِی-اَدْرُسُ فِی نَفْسِ الْمَدْرَسَۃِ۔

نوٹ: اگر ضمیر مرفوع متصل کا تاکید نفسٌ اور عینٌ سے کیا جائے تو اسکا ضمیر مرفوع منفصل سے تاکید لانا ضروری ہے جیسے زَیْدٌ ضَرَبَ هُوَ نَفْسُهٗ۔

ضمائر میں عطف کا طریقہ

سوال: ضمیر متصل اور منفصل اور ضمیر مرفوع متصل میں عطف کا کیا طریقہ ہے۔

جواب: ا۔اسم ظاہر اور ضمیر منفصل اور ضمیر متصل پر بغیر کسی شرط کے عطف ڈالنا صحیح ہے جیسے قَامَ زَیْدٌ وَعَمْرٌو-اِیَّاكَ وَالاَسَدَ-جَمَعْنٰکُمْ وَالاَوَّلِیْنَ۔

۲۔لیکن ضمیر مرفوع متصل بارز یا مستتر پر عطف کے لیے شرط یہ ہے ا۔کہ اسکا تاکید ضمیر

(ا)اجمع کے علاوہ بھی نہیں آتے اور اس سے مقدم بھی نہیں ہوتے۔

(۲) اسی طرح ذات کا لفظ بھی اپنے پہلے والے اسم کے لیے تاکید ہوتا ہے جیسے جَاءَ خَالِدٌ ذَاتُهٗ اور ظرف زمان کا نائب بھی ہوتا ہے جیسے خَرَجْتُ مِنَ الْبَیْتِ ذَاتَ لَیْلَۃٍ، میں ایک رات گھر سے نکلا۔

(ا)اور یہ عامل کے موافق فاعل، مفعول، مبتدا یا خبر وغیرہ واقع ہوتے ہیں۔

منفصل کے ساتھ ہو جیسے لَقَدْ کُنْتُمْ اَنْتُمْ وَاٰبَآئُکُمْ ۲۔یا فاصلہ آجائے جیسے یَدْخُلُوْنَهَا وَمَنْ صَلَحَ(القران) مَا اَشْرَکْنَا وَلَا اٰبَائُنَا-مَا تَعْلَمُوْا اَنْتُمْ وَلَا آبَائُکُمْ۔

۳۔اگر ضمیر منفصل سے تاکید نہ کی جائے گی تو وہاں واو عطف نہیں سمجھا جائے گا بلکہ وَاو مَعِیّۃ سمجھا جائے گا اور اسکے بعد والے اسم کو نصب پڑھا جائے گا جیسے اُسْکُنْ وَزَوْجُكَ الْجَنَّۃَ۔

۳۔ بدل اور مبدل منہ

سوال: بدل کسے کہتے ہیں۔

جواب: بدل لغت میں عوض کو کہتے ہیں، اصطلاح میں اس تابع [1] کو کہتے ہیں جس میں مقصود نسبت میں خود بدل ہی ہو [2]۔ بخلاف دیگر توابع کے کہ ان میں متبوع اصل مقصود ہوتا ہے۔ اور بدل میں متبوع کو مبدل منہ کہا جاتا ہے

اسکی علامت یہ ہے کہ بدل میں عموماً اردو ترجمہ میں "یعنی" کا معنٰی کیا جاتا ہے۔ جیسے جَائَنِی زَیْدٌ اَخُوْكَ آیا میرے پاس زید یعنی تمہارا بھائی۔

بدل بنانے کا طریقہ

سوال: بدل بنانے کا کونسا طریقہ ہے۔

جواب: اصل یہ ہے کہ اسم سے اسم کو بدل بنایا جائے، فعل سے فعل کو اور جملہ سے جملہ کو بدل بنایا جائے، جملہ کی مثال جیسے اَمَدَّكُمْ بِمَا تَعْلَمُوْنَ اَمَدَّكُمْ بِاَنْعَامٍ وَّبَنِيْنَ لیکن کبھی مفرد سے بھی جملہ بدل واقع ہوتا ہے۔

اسم ظاہر اور ضمیر سے بدل کی صورتیں

سوال: بدل اسم ظاہر ہوتا ہے یا ضمیر۔

جواب: اسم ظاہر اور ضمیر دونوں بدل ہوسکتے ہیں۔ لیکن اس کی عقلاً چار صورتیں بنتی ہیں ا۔ اسم ظاہر بدل واقع ہو اسم ظاہر سے ۲۔ ضمیر بدل واقع ہو اسم ضمیر سے ۳۔ ضمیر بدل واقع ہو اسم ظاہر سے ۴۔ اسم ظاہر بدل واقع ہو ضمیر سے جیسے تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا۔ ان میں دوسری اور تیسری صورت ناجائز ہے، پہلے اور چوتھی صورت جائز ہے۔

---

(۱) بلاواسطہ۔

(۲) مبدل منہ کو بطور تمہید کے ذکر کیا گیا ہو۔

بدل کے اقسام

سوال: بدل کتنے قسم ہے۔

جواب: چار قسم ہے، بدل الکل۔ بدل الاشتمال۔ بدل البعض۔ بدل الغلط۔

بدل الکل

سوال: بدل الکل کسے کہتے ہیں۔

جواب: اس تابع کو کہتے ہیں جس میں بدل اور مبدل منہ کی مصداق / مقصد بعینہ ایک [1] ہو جیسے جَائَنِی زَیْدٌ اَخُوْكَ آیا میرے پاس تیرا بھائی زید، اسکو بدل مطابق بھی کہتے ہیں۔

بدل الاشتمال

سوال: بدل الاشتمال کسے کہتے ہیں۔

جواب: اس تابع کو کہتے ہیں جس میں بدل کا مصداق مبدل منہ کا [2] متعلق ہو جیسے سُلِبَ زَیْدٌ ثَوْبُهٗ چھینا گیا زید یعنی کپڑا اسکا۔ اس میں بدل مبدل منہ کو شامل ہے۔ اَعْجَبَنِی زَیْدٌ عِلْمُهٗ اَوْ حُسْنُهٗ۔

بدل البعض

سوال: بدل البعض کسے کہتے ہیں۔

جواب: اس تابع کو کہتے ہیں جس میں بدل کا مصداق [3] مبدل منہ کا جزء ہو، پھر عام ہے کہ جزء قلیل ہو یا مساوی ہو یا اکثر جیسے ضُرِبَ زَیْدٌ رَأْسُهٗ مارا گیا زید یعنی اس کا سر (پیٹا گیا) اَكَلْتُ الرَّغِيْفَ ثُلُثَهٗ اَوْ نِصْفَهٗ اَوْ ثُلُثَيْهِ۔

---

(۱) یعنی بدل اور مبدل منہ دونوں ایک ذات یا ایک چیز پر صادق آئیں، مفہوم اگر چہ مختلف کیوں نہ ہو۔

(۲) مبدل منہ سے تعلق رکھتا ہو، تعلق کل جزء والا نہ ہو۔

(۳) معنٰی۔

بدل الغلط

سوال: بدل الغلط کسے کہتے ہیں۔

جواب: اس تابع کو کہتے ہیں جو مبدل منہ کے غلطی سے نکلنے کے بعد دوسرے لفظ (بدل) سے اس کا تدارک کیا جائے[1]۔ جیسے مَرَرْتُ بِرَجُلٍ حِمَارٍ گذرا میں آدمی سے نہیں نہیں گدھے سے، اس مثال میں حمار بدل الغلط ہے۔ اسکو بدل مباین بھی کہتے ہیں۔

بدل کی علامات

سوال: بدل اور مبدل منہ پہنچاننے کی علامت کیا ہے۔

جواب: اس کی کئی علامات ہے ا۔ بظاہر لقب کے بعد نام ذکر ہو تو عام طور پر بدل مبدل منہ بنتے ہیں جیسے قَالَ الشَّيْخُ الامامُ الاَجَلُّ الزاهدُ ابو الحسنِ احمدُ۔

۲۔ اسی طرح کسی چیز کے تعداد ذکر کرنے کے بعد اسکی تفصیل ہو تو تفصیل میں ہر ایک ما قبل سے بدل بن سکتا ہے جیسے مِأَةُ عَامِلٍ لَفْظِيَّةٍ وَّ مَعْنَوِيَّةٍ۔

۳۔ ھذا اسم اشارہ کے بعد معرف باللام ہو تو وہ صفت کی طرح بدل اور عطف بیان بھی ہو سکتا ہے جیسے رَبِّ يَسِّرْ هٰذَا الْكِتَابَ عَلَيَّ۔

فائدہ: بدل اگر نکرہ اور مبدل منہ معرفہ ہو تو اس وقت بدل کی صفت لانا واجب ہے۔ جیسے بِالنَّاصِيَةِ نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ یہاں نَاصِيَة بدل ہے جس کی صفت كَاذِبَةٍ لائی گئی ہے۔

بدل کا اعراب

سوال: بدل کو کونسا اعراب ہوتا ہے۔

جواب: بدل کو تمام صورتوں میں مبدل منہ والا اعراب ہوتا ہے۔

---

(۱) یعنی جو غلطی کے بعد صحیح لفظ بولا جائے۔

بدل الکل اور عطف بیان میں فرق

سوال: بدل اور عطف بیان میں کونسا فرق ہے۔

جواب: ا۔ عطف بیان میں متبوع مقصود ہے، نہ کہ تابع جیسے عبدُاللهِ ابنُ عمرَ بخلاف بدل کے کہ اس میں تابع مقصود ہے جیسے جائنی زیدٌ اَخُوكَ اس میں مقصود اخوك ہے۔ ۲۔ عطف بیان کا علم ہونا ضروری ہے بخلاف بدل کے کہ وہ غیر علم بھی ہو سکتا ہے جیسے جائنی زیدٌ اَخُوكَ ۳۔ عطف بیان کا اسم ظاہر ہونا ضروری ہے بخلاف بدل کے۔

۴۔ عطف بحرف

سوال: عطف بحرف کسے کہتے ہیں۔

جواب: عطف کا لغوی معنیٰ ہے نرم کرنا، مائل کرنا[1] اور اصطلاح میں عطف بحرف اس تابع کو کہتے ہیں جو حرف عطف کے بعد آئے تابع اور متبوع دونوں نسبت میں مقصود ہوں اور عطف بالحرف میں متبوع کو معطوف علیہ اور تابع کو معطوف کہتے ہیں جیسے جائنی زیدٌ وَعمرٌو، یہاں عمرو عطف بالحرف ہے۔

عطف نسق

سوال: عطف بحرف کا دوسرا نام کونسا ہے۔

جواب: اس کو عطف نسق بھی کہتے ہیں، نسق معنیٰ ترتیب اور حروف عاطفہ میں بھی بعض جگہوں میں ترتیب ہوتی ہے جیسے جائنی زیدٌ فَعَمرٌو ثُمَّ بكرٌ آیا میرے پاس زید پھر متصل عمرو اور کافی دیر کے بعد بکر۔

---

(۱) اور یہ بھی معطوف کو حکم اور اعراب میں معطوف علیہ کے طرف مائل کرتا ہے۔

معطوف و معطوف علیہ کی علامات

سوال: معطوف اور معطوف علیہ کے پہچان کی کیا علامت ہے۔

جواب: معطوف کی پہچان آسان ہے کہ وہ حرف عطف کے بعد ہوتا ہے، البتہ معطوف علیہ کی پہچان ذرا مشکل ہے۔ اس کی علامت یہ ہے کہ اگر معطوف کو معطوف علیہ کی جگہ پر رکھ دیا جائے تو معنیٰ میں کسی قسم کا فساد نہ آئے تو یہ عطف صحیح ہوگا اور اس چیز کا معطوف علیہ بننا صحیح ہوگا جیسے جائنی زیدٌ وعمرٌو اس میں عمرٌو وزیدٌ کہنا بھی صحیح ہے۔

ف: بعض عبارات میں آپ کو عطف کی نشانیاں یوں لکھی ہوئی ملیں گی عــ عــ۔ ع ع۔عط عط- عف عف- عل-علہ، یہ نشانیاں عطف کا مخفف ہیں۔

ایک معطوف علیہ کئی معطوف

سوال: ایک معطوف علیہ کے کئی معطوف ہوسکتے ہیں یا نہیں۔

جواب: جی ہاں، جس طرح ایک مبتدا کی کئی خبریں آسکتی ہیں، موصوف کی کئی صفتیں آسکتی ہیں، اسی طرح ایک معطوف علیہ کے کئی معطوف آسکتے ہیں جیسے جَائَنِی زَیْدٌ وَعَمْرٌو ثُمَّ خَالِدٌ فَبَکْرٌ۔ ۱۔ نیز کلام میں دو یا زیادہ فعلوں یا اسموں کے درمیاں واو آجائے تو بھی دوسرے فعلوں کا پہلے فعلوں پر عطف ہوگا۔

۲۔اسی طرح کلام کے اندر اسم موصول مکرر ہو اور درمیان میں واو وغیرہ آجائے تو دوسرے اسم موصول کا عطف ہوگا پہلے اسم موصول پر۔

۳۔اسی طرح اسم اشارہ مکرر ہو اور درمیان میں واو آجائے تو دوسرے اسم اشارہ کا عطف ہوگا پہلے اسم اشارہ پر جیسے اُولٰئِكَ عَلٰی هُدًی مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۔

حروف عاطفہ

سوال: حروف عاطفہ کتنے ہیں۔

جواب: دس ہیں واو، فا، ثُمَّ، حَتّٰی، اِمّا، او، اَمْ لَا، بَل، لٰکِنْ، ان حروف کا تفصیل حروف عاملہ میں آرہاہے۔

عطف کا ضابطہ

سوال: عطف صرف اسم ظاہر پر ہوتا ہے یا کسی ضمیر پر بھی ہوتا ہے۔

جواب: عطف میں اصل ہے یہ ہے کہ عطف مفرد کا مفرد پر ہو اور فعل کا فعل پر جیسے يَقْدُمُ قَوْمَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَاَوْرَدَهُمُ النَّارَ۔ ۲۔اور اسم کا اسم پر، حرف کا حرف پر، جملہ کا جملہ پر عطف ہو اور عامل کا عامل پر، معمول کا معمول پر ۳۔ فعل کا اسم پر جبکہ مشابہ فی المعنیٰ ہو تو بھی عطف جائز ہے جیسے فَالْمُغِيْرٰتِ صُبْحًا فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا اور اسی کا عکس بھی جائز ہے جیسے يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ۔ ۴۔ لیکن خبر کا انشاء پر اور اسکا عکس جمہور کے نزدیک ناجائز ہے۔ اگر کہیں اس طرح ہوگا تو تاویل کی جائیگی۔ ۵۔اسی طرح ضمیر پر بھی عطف جائز ہے ۶۔ لیکن جب ضمیر مرفوع متصل پر عطف کرنا ہو تو اس میں ضمیر متصل کا فاصلہ کرنا ضروری ہوگا جیسے قُمْ اَنْتَ وَزَیْدٌ- قُمْتُمْ اَنْتُمْ وَالزَّیْدُوْنَ۔

یکساں اعراب والی چیزیں

سوال: کونسی چیزوں کا اعراب یکساں ہوتا ہے۔

جواب: چھ اشیاء کا اعراب یکساں ہوتا ہے ۱۔ موصوف صفت۔ ۲۔ معطوف معطوف علیہ ۳۔ بدل مبدل منہ ۴۔ مؤکد تاکید ۵۔مُبَیَّن مُبَیِّن (عطف بیان) ۶۔مفسَّر مفسِّر جیسے جَائَنِی رجلٌ ای زیدٌ۔

۵۔ عطف بیان

سوال: عطف بیان کسے کہتے ہیں۔

جواب: اس تابع کو کہتے ہیں جو صفت کے علاوہ اپنے متبوع کو واضح اور روشن کرے[1]، اس میں متبوع کو مبیَّن اور تابع کو مبیِّن کہتے ہیں۔

عطف بیان اور متبوع کی صورتیں

سوال: عطف بیان میں متبوع کی کتنی قسم ہیں۔

جواب: دو قسم ہیں کنیت اور علم (نام) ۔

سوال: نام اور کنیت میں سے کونسا عطف بیان بنتا ہے۔

جواب: نام اور کنیت میں سے جو غیر مشہور ہو وہ پہلے ہوتا ہے اور مشہور کو ہی عطف بیان بنا کر بعد میں ذکر کیا جاتا ہے۔ علم کی مثال جاءَ زیدٌ اَبُوعمرٍو، یہاں ابوعمرو کنیت اور عطف بیان ہے کیونکہ علم سے زیادہ مشہور ہے۔

کُنیہ کی مثال: شعر

اَقْسَمَ بِاللّٰهِ اَبُو حَفْصٍ عُمَرُ - مَامَسَّهُ مِن نَّصَبٍ وَلَادَبَر

اِغْفِرْلَهٗ اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ فَجَر - اَللّٰهُمَّ صَدِّقْ صَدِّقْ

ترجمہ: قسم کھائی اللہ کی ابو حفص نے جو کہ عمر ہیں، کہ نہ اس کے پاؤں میں سوراخ ہیں اور نہ پیٹھ میں زخم ہیں، اے اللہ اگر اس نے جھوٹی قسم کھائی ہے تو اسکو معاف کر، اے اللہ اس کو سچا کر۔ اس مثال میں عُمَر عَلَم اور عطف بیان ہے۔

سوال: اس شعر کا پس منظر کیا ہے۔

جواب: یہ شعر ایک اعرابی کا ہے جو حضرت عمرؓ کے پاس حاضر ہو کر کہنے لگے کہ میرا مکان دور ہے میری اونٹنی کمزور ہو گئی ہے اس کی پیٹھ زخمی ہے پاؤں میں سوراخ ہیں اسلئے مجھے ایک

---

(۱) صفت نہ ہونے کے باوجود۔

اونٹنی عنایت فرمائیں تو مہربانی ہو گی۔ حضرت عمرؓ نے اسکے جواب میں قسم کھا کر فرمایا کہ تم جھوٹے ہو اور اسے اونٹنی دینے سے انکار کر دیا۔

اعرابی نے یہ جواب سُن کر پتھریلی زمین پر اپنی اونٹنی کے پیچھے چلتے چلتے یہ شعر پڑھے۔ اتفاق سے عمر رضی اللہ عنہ نے یہ شعر سن لیا اور فرمایا یا اَللّٰهُمَّ صَدِّقْ صدِّقْ اے اللہ اس اعرابی کو سچا کر۔ پس اس کی اونٹنی کو دیکھا تو اعرابی کو سچا پایا تو اس کو اونٹ اور زاد راہ وغیرہ دے کر رخصت فرمایا۔

لقب اور علم کی ترکیب

سوال: القاب کے بعد اگر عَلم آجائے تو ترکیب کیسے ہو گی۔

جواب: اس صورت میں دو ترکیبیں ہوتی ہیں۔ ۱۔ علم، لقب سے بدل الکل واقع ہو گا۔ ۲۔ علم لقب سے عطف بیان واقع ہو گا جیسے وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ مُحَمَّدٍ یعنی محمد، سید الانبیاء سے بدل ہے یا عطف بیان۔

عطف بیان کی متبوع سے مطابقت

سوال: عطف بیان کی اپنے متبوع سے کتنی چیزوں میں موافقت ہوتی ہے۔

جواب: صفت کی طرح اس کی بھی اپنے متبوع سے دس چیزوں میں سے چار چیزوں میں موافقت ہوتی ہے۔

عطف بیان اور باقی توابع میں فرق

سوال: عطف بیان اور باقی توابع میں کونسا فرق ہے۔

جواب: عطف بیان اور صفت کیلئے اسم ہونا ضروری ہے، لیکن دوسرے توابع کیلئے یہ ضروری نہیں۔

سوال: اگر کہیں ان اسماء خمسہ [1] میں سے دو سے زیادہ جمع ہوں تو ترکیب کیسے ہو گی۔

جواب: اس صورت میں اول مبیَّن ہو گا اور باقی توابع عطف بیان ہونگے جیسے

قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّسُولُ الْاُمِّيُّ الْهَاشِمِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم۔

فصل دوسرا: منصرف اور غیر منصرف

ان کا بیان اعراب کے بحث میں ہو چکا ہے۔

فصل تیسرا: حروف غیر عاملہ

سوال: حروف غیر عاملہ کسے کہتے ہیں اور وہ کتنے قسم ہیں۔

جواب: ان حروف کو کہتے ہیں جو معنیً عمل کریں لیکن لفظًا [2] عمل نہ کریں، وہ سولہ قسم ہیں اور انکے جملہ حروف ۵۲ ہیں۔

۱۔ حروف تنبیہ ۲۔ حروف ایجاب ۳۔ حروف تفسیر ۴۔ حروف مصدریہ ۵۔ حروف تحضیض ۶۔ حروف توقع ۷۔ حروف استفہام ۸۔ حروف ردع ۹۔ تنوین ۱۰۔ نون تاکید ۱۱۔ حروف زیادت / زائدہ ۱۲۔ حروف شرط ۱۳۔ لولا ۱۴۔ لام مفتوح ۱۵۔ ما بمعنیٰ مادام ۱۶۔ حروف عطف۔

۱۔ حروف تنبیہ

سوال: حروف تنبیہ کسے کہتے ہیں۔

جواب: تنبیہ بروزن تفعیل مصدر ہے، اس کا لغوی معنیٰ ہے کسی کو بیدار کرنا، جگانا، واقف کرنا، خبر دار کرنا۔ اصطلاحًا ان حروف کو کہتے ہیں جو مخاطب کو آگاہ کرنے اور ہوشیار کرنے کیلئے آتے ہوں کہ خبر دار! غافل نہ رہ۔

(۱) یعنی صفت، بدل، عطف بحرف وغیرہ۔

(۲) یعنی رفع نصب جر یا جزم کا عمل۔

اور حروف تنبیہ تین ہیں جن کو حروف استفتاح بھی کہا جاتا ہے اَلَا [1] ۔اَمَا [2] ۔ ھَا ۔ معنیٰ خبر دار، سنو۔

سوال: حروف تنبیہ کونسے جملے پر داخل ہوتے ہیں۔

جواب: یہ شروع جملہ پر داخل ہوتے ہیں چاہے جملہ اسمیہ ہو یا فعلیہ جیسے اَلَا زیدٌ قائمٌ آگاہ ہو زید کھڑا ہے۔ اَمَا لَا تَفْعَلْ خبر دار یہ کام مت کر۔ ھَازَیدٌ قائمٌ وہ زید کھڑا ہے۔ ھَا زیدٌ عالمٌ سنو زید عالم ہے۔

حروف تنبیہ میں فرق

سوال: حروف تنبیہ کا آپس میں کونسا فرق ہے۔

جواب: اَلَا ، اَمَا صرف جملہ پر داخل ہوتے ہیں، مفرد پر نہیں آتے، البتہ ھَا یہ جملہ اسمیہ اور مفرد دونوں پر آتا ہے لیکن یہ ہر مفرد پر نہیں آتا ۱۔ بلکہ اسم اشارہ کے شروع میں آتا ہے جیسے ھٰذا، ھٰذانِ ۲۔ یا منادیٰ معرف باللام کے شروع میں آتا ہے جیسے یَا اَیُّھَا الرَّجُلُ ۳۔ یا ضمیر مرفوع منفصل کے شروع میں آتا ہے جیسے ھَا اَنْتُمْ اُولَاءِ۔

سوال: کیا اَلَا فقط تنبیہ کے لیے آتا ہے۔

جواب: یہ تنبیہ کے علاوہ بھی چند معانی کیلئے آتا ہے جیسے تمنی، توبیخ، استفھام انکاری ، عرض اور تحضیض وغیرہ۔

۲۔ حروف ایجاب

سوال: حروف ایجاب کسے کہتے ہیں اور وہ کونسے ہیں۔

(۱) اسکو ھلّا بھی پڑھتے ہیں۔

(۲) اور اسکو ھَمَا، عَمَا بھی پڑھا جاتا ہے، یہ اکثر قسموں سے پہلے آتا ہے۔

جواب: اِیجاب باب افعال کا مصدر ہے جس کا معنیٰ ہے کسی چیز کو ثابت کرنا اور اصطلاح میں ان حروف کو کہتے ہیں جن میں ایجاب و ثبوت کا معنیٰ ہو۔ حروف ایجاب / حروف جواب اور تصدیق کے، یہ چھ ہیں نَعَم، بَلیٰ، اِنَّ، اَجَلْ، جَیر، اِیْ۔

نعم کا معنی مطلب

سوال: نَعَمْ کس مقصد کیلئے آتا ہے۔

جواب: اسکا معنیٰ ہے ہاں، جی ہاں یہ حرف جواب ہے چاہے استفہام میں ہو یا خبر میں اور یہ متکلم کے کلام کی تصدیق کیلئے آتا ہے یعنی کلام سابق کو ثابت کرنے کیلئے، مثبت کا مثال جیسے قَامَ زَیْدٌ کے جواب میں کہا جائے گا نَعَمْ ہاں زید کھڑا ہے۔ أَجَاءَ زَیْدٌ کے جواب میں کہا جائے نَعَمْ۔ اور منفی کی مثال جیسے مَا قَامَ زَیْدٌ کے جواب میں کہا جائے گا نَعَمْ ہاں زید نہیں کھڑا۔

بلی کا معنیٰ اور مطلب

سوال: بلیٰ کس مقصد کیلئے آتا ہے اور اسکا معنیٰ کونسا ہے۔

جواب: بلیٰ کا معنیٰ ہے ہاں کیوں نہیں۔ یہ نفی اور ابطال کیلئے آتا ہے یعنی کلام منفی کو مثبت کرتا ہے۔ ۱۔ خواہ وہ نفی بغیر استفہام کے ہو جیسے مَا قَامَ زَیْدٌ کے جواب میں کیا جائے بلیٰ، معنیٰ ہو گا کہ بلیٰ قَامَ زَیْدٌ ۲۔ یا نفی استفہام کے ساتھ ہو۔ جیسے قرآن مجید میں ہے اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ قَالُوْا بَلیٰ (اَنْتَ رَبُّنَا) کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں، اسکا جواب ہے بلیٰ ہاں (کیوں نہیں تو ہی ہمارا رب ہے)۔

نعم اور بلیٰ میں فرق

سوال: نَعَمْ اور بلیٰ میں کونسا فرق ہے۔

جواب: ان میں فرق یہ ہے کہ نَعَمْ اور اَجَلْ ما قبل کے کلام کو ثابت کرتے ہیں۔

بخلاف بلیٰ کے یہ منفی سے مثبت بنا دیتا ہے۔ نَعَمْ عموماً استفہام کے جواب میں آتا ہے اور اجل عموماً خبر کے جواب میں آتا ہے۔

ای کا معنیٰ مطلب

سوال: اِیْ کا معنیٰ مطلب کیا ہے۔

جواب: اس کا معنیٰ ہے "ہاں" یہ استفہام کے بعد اثبات کے لیے آتا ہے اور قسم کے ساتھ استعمال کیا جاتا ہے اور فعل قسم ہمیشہ محذوف ہوتا ہے جیسے أَقَامَ زَیْدٌ کے جواب میں کہا جائے گا اِی وَاللّٰہِ یعنی ہاں اللہ کی قسم زید کھڑا ہے۔ أَجَاءَ زیدٌ کے جواب اِی وَاللّٰہِ ہاں اللہ کی قسم زید آیا ہے۔

اجل جیر اور ان کا استعمال

سوال: اجل، جیر اور اِنَّ کس مقصد کیلئے آتے ہیں اور انکی معنیٰ کیا ہے۔

جواب: یہ تینوں نعم کی طرح ہیں اکثر خبر کے بعد اس کی تصدیق کے لیے آتے ہیں مگر انکو قسم ضروری نہیں ہوتا، ۱۔ خواہ خبر مثبت ہو جیسے قد جاء زید کے جواب میں اجل یا جیر یا اِنَّ کہا جائے گا یعنی ہاں زید آیا ہے۔ ۲۔ خبر منفی ہو جیسے لم یاتك زید کے جواب میں کہا جائے اجل، جیر، اِنَّ، تو مطلب ہو گا کہ ہاں زید نہیں آیا اور اِنَّ کا استعمال کم ہوتا ہے [1]۔

سوال: کیا اور بھی کچھ حروف ایجاب ہیں۔

جواب: جی ہاں لا بھی ان حروف میں استعمال ہوتا ہے اور اسکے بعد اکثر جملہ محذوف ہوتا ہے جیسے هل جاء خالد کے جواب میں کہا جاتا ہے لا۔ اس طرح بَجَلْ بھی نعم کے معنی میں

(۱) معلوم ہوا کہ جب اِنَّ، نعم کے معنیٰ میں ہو گا تو غیر عامل ہو گا جیسے اِنَّ زیدٌ قائمٌ۔ اسی طرح بولا جاتا ہے اِی وَرَبِّی ہاں قسم ہے میرے رب کی اور اِی وَاللّٰہِ زیادہ مستعمل ہے اسکا اختصار ہے اِیْوَ جو آج کل کی بول چال میں بہت آتا ہے۔

استعمال ہوتا ہے۔

۳۔حروف تفسیر

سوال: حروف تفسیر سے کیا مراد ہے اور وہ کونسے ہیں۔

جواب: تفسیر کا لغوی معنی ہے کھولنا، وضاحت کرنا، تشریح کرنا اصطلاحًا اس سے وہ حروف مراد ہیں جو مبہم چیز کی وضاحت کریں یہ شروع کلام میں آتے ہیں اور وہ دو ہیں اَیْ اَنْ ،ان حروف کے ماقبل کو مفسَّر اور مابعد کو مفسِّر کہتے ہیں۔

اور تفسیر عام ہے ا۔خواہ وہ مبہم مفرد ہو جیسے جائنی زید ای ابو عبداللہ میرے پاس زید آیا یعنی ابو عبد اللہ۔

۲۔خواہ جملہ ہو جیسے قُطِعَ رِزْقُهٗ ای مات اس کا رزق منقطع ہو گیا یعنی مر گیا۔

نعم اور ای میں فرق

سوال: نعم اور ای میں کیا فرق ہے۔

جواب: ا۔ای حرف استفہام کے جواب میں آتا ہے اور نعم خبر اور استفہام دونوں کے جواب میں آتا ہے ۲۔اسی طرح ای کے ساتھ قسم ضرور استعمال ہوتا ہے اور نعم کے ساتھ ضروری نہیں۔

ای اور ان میں فرق

سوال: اَیْ اور اَنْ میں کونسا فرق ہے۔

جواب: ا۔ زیادہ تر تفسیر اَیْ سے ہوتا ہے اور اَنْ کا استعمال کم ہوتا ہے۔ ۲۔ای سے مفرد اور جملہ دونوں کا تفسیر کیا جاتا ہے[1] لیکن اَنْ ایسے فعل کا تفسیر کرتا ہے جو قول کے معنٰی ہو

(۱) اور اس کا مابعد ترکیب میں عطف بیان یا بدل واقع ہوتا ہے۔

جیسے نٰادَیْنٰہُ اَنْ یَّا اِبْرَاھِیْمُ ہم نے اسے پکارا یعنی کہا اے ابراہیم! یہاں مفعول لفظ مقدر ہے جو نادینٰہ کا مفعول بہ غیر صریح ہے اَنْ نے اسکی تفسیر یا ابراھیم سے کی ہے۔

ای اور یعنی میں فرق

سوال: ای اور یعنی میں کیا فرق ہے۔

جواب: بعض حضرات یہ فرق کرتے ہیں کی ای بیان اور وضاحت کے لیے ہوتا ہے اور یعنی سوال کو دفع کرنے اور شک وشبہ کو دور کرنے کیلئے ہوتا ہے، یہ فرق اکثری اور ایک اصطلاح ہے۔

۴۔حروف مصدریہ اور ان میں فرق

سوال: حروف مصدریہ سے کیا مراد ہے اور وہ کونسے ہیں۔

جواب: ان سے وہ حروف مراد ہیں جو اپنے مدخول کو مصدری معنٰی میں تبدیل کریں اور وہ تین ہیں مَا، اَنْ، اَنَّ۔

سوال: حروف مصدریہ میں کیا فرق ہے۔

جواب: ا۔ان میں سے مَا اور اَنْ جملہ فعلیہ پر داخل ہوتے ہیں جیسے وَضَاقَتْ عَلَیْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ بمعنٰی بِرُحْبِهَا زمین ان پر تنگ ہو گئی کشادہ ہونے کے باوجود، اَعْجَبَنِیْ اَنْ تَقُوْمَ بمعنٰی قِیَامُكَ مجھے عجب میں ڈالا تیرے کھڑے ہونے نے۔

۲۔اور اَنَّ جملہ اسمیہ پر داخل ہوتا ہے جیسے عَلِمْتُ اَنَّكَ قَآئِمٌ اَیْ قِیَامُكَ میں نے تیرے کھڑے ہونے کو معلوم کیا اور اس وقت فعل یا جملہ اسمیہ ان حروف سے مل کر مصدر مؤوَّل (تاویل کیا ہوا مصدر) کہلاتے ہیں۔

سوال: اَنْ اور اَنَّ کس وقت عامل اور کس وقت غیر عامل ہوتے ہیں۔

جواب: ا۔اَنْ جب فعل ماضی پر داخل ہو تو وہ غیر عامل ہوتا ہے ۲۔اور فعل مضارع پر داخل ہو تو وہ عامل ہوتا ہے ۳۔اسی طرح اَنْ کے ساتھ جب ما کافّہ لاحق ہو تو وہ غیر عامل ہوتا ہے ورنہ عامل ہوتا ہے۔اور اَنَّ اسم پر عامل اور فعل پر غیر عامل ہوتا ہے۔

واضح رہے کہ ما استفہامیہ اسمیہ ہے حروف میں شمار کرنا مسامحت ہے۔

۵۔حروف تحضیض

سوال: حروف تحضیض کسے کہتے ہیں اور وہ کتنے ہیں۔

جواب: تحضیض کا لغوی معنی ہے ابھارنا، آمادہ کرنا ا۔یہ حروف بھی کسی فعل کے کرنے پر آمادہ کرتے ہیں ۲۔یا کسی گذرے ہوئے کام پر ملامت یا توبیخ کیلئے ۳۔ یا آنے والی بات پر ترغیب اور شوق دلانے کیلئے شروع کلام میں آتے ہیں انکا دوسرا نام ہے حروف تندیم اور یہ چار ہیں اَلَّا-ھَلَّا-لولاَ-لومَا ان سب کا معنٰی ہے "کیوں نہیں"۔

سوال: یہ حروف اسم پر داخل ہوتے ہیں یا فعل پر؟

جواب: یہ چاروں ہمیشہ فعل پر داخل ہوتے ہیں ا۔لیکن جب مضارع پر داخل ہونگے تو حقیقۃً تحضیض، ترغیب کے لیئے ہونگے۔جیسے ھَلَّا تَضْرِبُ زَیْدًا زید کو کیوں نہیں مارتا۔ ۲۔جب ماضی پر داخل ہونگے تو ملامت تندیم / شرمندہ کرنے کے معنی میں ہونگے جیسے ھَلَّا اَکْرَمْتَ زَیْدًا تو نے زید کا اکرام کیوں نہیں کیا۔اور کبھی انکا فعل پوشیدہ بھی ہوتا ہے۔

حرف تحضیض ای برادر چار اند
الا ھلا لولا، لوما جملہ اند
در مضارع بھر تحضیض ند چوں ھلا تقول
بھر تندیم ند درماضی چوں ھلا قُلتَھا

۶۔حروف توقع

سوال: حرف توقع کس کو کہتے ہیں اور وہ کونسا ہے۔

جواب: توقع کا لغوی معنی ہے امید رکھنا اسکے لئے ایک حرف ہے قَدْ جو تحقیق کیلئے آتا ہے، یہ ماضی اور مضارع دونوں پر داخل ہوتا ہے۔

سوال: قَدْ مضارع پر کون سے معنٰی کے لیئے آتا ہے۔

جواب: ا۔مضارع پر تقلیل(1) کیلئے آتا ہے جیسے اِنَّ الْکَذُوبَ قَدْ یَصْدُقُ جھوٹا شخص کبھی سچ بولتا ہے ۲۔اور مضمون جملہ کی تحقیق کیلئے بھی آتا ہے جیسے قَدْ یَعْلَمُ اللہُ یقینًا / تحقیق اللہ جانتا ہے۔

سوال: قَدْ ماضی پر کتنے معنٰی کے لیئے آتا ہے۔

جواب: یہ ماضی پر تین معانی کیلئے آتا ہے ا۔ مضمون جملہ کی تحقیق کیلئے ۲۔ تقریب کیلئے یعنی ماضی کو حال سے قریب کرنے کیلئے(2) جیسے قَدْ رَکِبَ الْاَمِیْرُ بیشک امیر ابھی سوار ہو گیا ۳۔امید اور توقع کیلئے۔

۷۔حروف استفہام اور ان میں فرق

سوال: حروف استفہام سے کیا مراد ہے اور وہ کتنے ہیں۔

جواب: ان سے وہ حروف مراد ہیں جو کسی بات کے پوچھنے کیلئے شروع جملہ میں آئیں یہ تین حروف ہیں مَا (ھَمْزہ) أَ، ھَلْ۔

سوال: حروف استفہام میں کیا فرق ہے۔

---

(۱) یعنی اس بات کو بتانے کے لئے کہ یہ کام کبھی کبھار ہوتا ہے۔

(۲) یعنی ماضی مطلق کو ماضی قریب کے معنٰی میں کر دیتا ہے جیسے قد ضرب بیشک زید نے قریب ہی زمانے میں مارا ہے۔

جواب: ا۔ ھمزہ کا استعمال بنسبت ھَلْ کے زیادہ ہوتا ہے، اس طرح کہ ھمزہ اسم فعل اور حروف سب پر داخل ہوتا ہے اور ھَلْ، حرف پر داخل نہیں ہوتا جیسے مَاتِلْكَ بِيَمِيْنِكَ يَامُوسٰى کیا ہے تمہارے ہاتھ میں اے موسیٰ عَلَیہِ السّلام۔ أَزَيْدٌ قَايِمٌ کیا زید کھڑا ہے۔ هَلْ ضَرَبَ زَيْدٌ کیا زید نے مارا۔ ۲۔ نیز ھمزہ اور ھَلْ سے نفس مضمون جملہ کے متعلق سوال ہوتا ہے جیسے أَأَكَلْتَ الطَّعَامَ ۔ هَلْ أَكَلْتَ الطَّعَامَ کیا تو نے کھانا کھایا ہے؟ جواب ہوگا نعم یا لا
۳۔ اور ھمزہ کبھی دو چیزوں میں ایک کی تعیین کے لئے بھی آتا ہے جیسے أَزَيْدٌ جاء ام محمود؟ اور ان حروف استفھام کے آنے سے وہ جملہ انشائیہ بن جاتا ہے جیسے أَزَيْدٌ قَايِمٌ، أَجَاءَ زَيْدٌ اب یہ جملے انشائیہ ہوگئے۔

۸۔ حروف ردع

سوال: حروف ردع سے کیا مراد ہے اور وہ کونسا ہے؟

جواب: ردع کا لغوی معنی ہے ڈانٹنا، جھڑکنا، روکنا، انکار کرنا اور یہ بھی سامع کو آئندہ کام، کلام سے روکتے اور دھمکاتے ہیں اور حرف ردع ایک ہے کَلَّا ہر گز نہیں، بیشک۔

سوال: کَلَّا کا استعمال کس طرح ہوتا ہے؟

جواب: یہ ابتدا کلام میں ہوتا ہے جیسے كَلَّا وَالْقَمَرِ ا۔ کبھی خبر کے بعد جیسے کوئی تجھے کہے کہ فُلَانٌ يُبْغِضُكَ اسکے جواب میں تو کہے گا کَلَّا ہر گز ایسا نہیں ۲۔ امر کے بعد جیسے اِضْرِبْ زَيْدًا کے جواب میں تو کہے كَلَّا اَیْ لَا اَفْعَلُ كَذَا ہر گز نہیں میں کبھی اس طرح نہیں کرونگا۔ ۳۔ اور کَلَّا کبھی حَقًّا کے معنی میں بھی آتا ہے یعنی مضمون جملہ کی تحقیق کیلئے جیسے كَلَّا سَوفَ تَعْلَمُونَ تحقیق عنقریب تم جان لوگے۔

۹۔ تنوین اور اس کے اقسام

سوال: تنوین کسے کہتے ہیں۔

جواب: تنوین کا لغوی معنٰی ہے نون ادا کرنا، نون داخل کرنا اور اصطلاح میں تنوین اس نون ساکن کو کہتے ہیں جو کلمہ کے آخری حرف کے حرکت کے پیچھے لگے، تاکید کیلئے نہو جیسے ضاربٌ، خارج ہوا اِضْرِبَنْ کہ اس میں نون تاکید کیلئے ہے۔ اور یہ جو دو زبر، دو زیر اور دو پیش کو تنوین کہتے ہیں یہ بطور علامت کے کہا جاتا ہے۔

سوال: تنوین کتنے قسم ہے۔

جواب: پانچ قسم ہے تمکن، تنکیر، عوض، مقابلہ، ترنم۔

تنوین تمکن

سوال: تنوین تمکن کسے کہتے ہیں اور یہ کس پر داخل ہوتا ہے۔

جواب: تمکن کا معنی ہے کسی جگہ پر پختہ ہونا، قرار پکڑنا، یہ تنوین بھی بتاتی ہے کہ اسم اسمیت میں اچھی طرح مضبوط اور پختہ ہے نہ حرف کی مشابہت کی وجہ سے مبنی ہوا ہے اور نہ اسباب منع صرف سے غیر منصرف ہوا ہے۔ اور تنوین تمکن وہ ہے جو اسم متمکن / معرب کو معرفہ ظاہر کرنے کیلئے آئے جیسے زَيْدٌ-اِبْرَاهِيْمُ ایک معرفہ، دوسرا غیر معرفہ ہے۔

تنوین تنکیر

سوال: تنوین تنکیر کسے کہتے ہیں اور یہ کس پر داخل ہوتا ہے؟

جواب: تنکیر اس تنوین کو کہتے ہیں جس میں نکرہ والا معنٰی ہو یعنی جو اسماء مبنیہ پر معرفہ اور نکرہ میں فرق بیان کرنے کیلئے لاحق ہو اور یہ تنوین بھی اسم کے نکرہ ہونے پر دلالت کرتا ہے۔ اس کی دو صورتیں ہیں ا۔ تنوین کے ساتھ جیسے صَهٍ یہ اسم فعل ہے پس اگر تنوین (تنکیر) ہوگی تو معنٰی نکرہ والا ہوگا اَیْ اُسْكُتْ سُكُوتًا مَّافِي وَقْتٍ مَّا کسی نہ کسی وقت خاموش ہو جا ۲۔ اور صَهْ

بغیر تنوین کے تو معنٰی ہو گا معرفہ والا یعنی اُسۡکُتۡ سُکُوتًا اَلۡاٰنَ ابھی خاموش ہو جاؤ، گویا اس میں وقت متعین ہو تا ہے، یہ عموماً اسماء، افعال اور اسماء اصوات کے آخر میں سماعًا آتا ہے۔

تنوین عوض

سوال: تنوین عوض کسے کہتے ہیں اور یہ کس پر داخل ہو تا ہے۔

جواب: اس تنوین کو کہتے ہیں ۱۔ جو مضاف الیہ ۲۔ مفرد ۳۔ یا جملہ ۴۔ یا کسی اسم کے بدلہ اور عوض میں آئے جیسے حِیۡنَئِذٍ جو اصل میں حِیۡنَ اِذَا کَانَ کَذَا تھا۔ کُلٌّ قَائِمٌ جو اصل میں کُلُّ اِنۡسَانٍ قَائِمٌ تھا۔ سَا عَتَئِذٍ، یَومَئِذٍ ۵۔ یا جو حرف محذوف کے بدلہ میں آئے جیسے جَوَارٍ، غَوَاشٍ جیسے کلمات کی تنوین۔

تنوین مقابلہ

سوال: تنوین مقابلہ کسے کہتے ہیں۔

جواب: اس تنوین کو کہتے ہیں جو کسی کے مقابلہ میں آئے جیسے مسلماتٍ جمع مونث سالم میں تنوین جمع مذکر سالم مسلمونَ کے واو نون کے مقابلہ میں آئی ہے۔

تنوین ترنم

سوال: تنوین ترنم کسے کہتے ہیں اور یہ کس پر داخل ہو تا ہے۔

جواب: ترنم کا لغوی معنی ہے نغمہ، گانا، سریلی آواز کرنا اور اصطلاح میں اس تنوین کو کہتے ہیں جو آواز کو خوبصورت بنانے کیلئے اشعار اور مصرعوں کے آخر میں آئے جیسے:

اَقِلِّی اللَّومَ عَاذِلَ، وَالۡعِتَابَنۡ
وَقُولِی اِنۡ اَصَبۡتُ لَقَدۡ اَصَابَنۡ

ترجمہ:

کم کر ملامت اور طعنہ کو اے ملامت کرنے والی محبوبہ / عاذلہ
اگر میں صحیح کام کروں تو کہہ کہ بیشک اس نے صحیح کیا

یہ اصل میں عتابًا اور اصاب تھے تنوین کو نون خفیفہ کی صورت میں لکھا گیا ہے۔ اور العتابن اور اصابن میں تنوین ترنم ہے، پہلے مصرعہ میں عتاب اسم معرف باللام پر تنوین آئی ہے۔ دوسرے مصرعہ میں اصاب فعل پر تنوین آئی ہے۔

سوال: ان پانچوں تنوین میں کیا فرق ہے۔

جواب: چار پہلی صرف اسم کے آخر میں آتی ہیں البتہ تنوین ترنم اسم فعل اور حرف کے آخر میں اور معرف باللام پر بھی آتی ہے۔

فائدہ: تنوین در حقیقت نون ساکن ہو تا ہے، اسلیے اسکے بعد اگر کوئی ساکن ہو گا تو اس نون تنوین کو حرکت دیکر اگلے ساکن سے ملا دیتے ہیں جیسے خَیۡرُنِ الۡوَصِیَّةُ۔

۱۰۔ نون تاکید

سوال: نون تاکید سے کونسا، نون مراد ہے اور وہ کس چیز پر داخل ہو تا ہے۔

جواب: اس سے وہ نون مراد ہے جو کسی چیز کی تاکید اور مضبوطی پر دلالت کرے اور یہ نون دو طرح کا ہوتا ہے خفیفہ، ثقیلہ لیکن ثقیلہ میں تاکید زیادہ ہو تا ہے جیسے اِضۡرِبَنَّ، اِضۡرِبَنۡ اور یہ نون تاکید مضارع، امر، نھی، استفھام، تمنی اور عرض کے آخر میں آتا ہے جیسے لَا تَضۡرِبَنَّ، لیکن ماضی پر نہیں آتا۔

۱۱۔ حروف زائدہ اور ان کا استعمال

سوال: حروف زائدہ سے کیا مراد ہے اور وہ کونسے ہیں۔

جواب: یہ آٹھ حروف ہیں اِنۡ اَنۡ - مَا - لَا - مِنۡ - کَاف - بَا - لَام۔ زائدہ ہونے کا مطلب یہ ہے کی اگر ان کو کلام سے حذف کر دیا جائے تو اصل کلام کے معنی میں کوئی خلل نہ آئے۔ اور یہ چند مواقع میں زائدہ ہوتے ہیں تمام اوقات میں نہیں۔

سوال: حروف زائدہ کے لانے کا کیا فائدہ ہے۔

جواب: ان حروف کا لانا محض بے فائدہ نہیں کیونکہ کلام عرب میں انکے بہت سے لفظی و معنوی فوائد ہوتے ہیں مثلاً لفظ کی تزیین و تحسین اور وزن شعری کی استقامت سجع بندی کا درست کرنا اور تاکید وغیرہ کے لیئے آتے ہیں۔

سوال: یہ حروف کب زائدہ ہوتے ہیں۔

جواب: واضح رہے کہ ۱۔اِنْ ما نافیہ اور لَمَّا اور مَا مصدریہ کے ساتھ اکثر زائدہ ہوتا ہیں جیسے لَمَّا اِنْ رَئَیْتَ زَیْدًا ۔اِنْتَظِرْ مَا اِنْ جَلَسَ الْقَاضِی اَیْ مُدَّۃَ جُلُوسِہٖ ۲۔ اَنْ اکثر لَمَّا شرطیہ کے ساتھ زائدہ ہوتا ہے۔ جیسے فَلَمَّا اَنْ جَاءَ الْبَشِیْرُ جب آیا خوشخبری دینے والا۔

۳۔ ما زائدہ ہوتا ہے تین چیزوں کے ساتھ۔ اذا کے ساتھ جیسے اِذَا مَا تَخْرُجْ اَخْرُجْ۔

اِنْ کے ساتھ جیسے اِنْ مَّا تَرَیِنَّ مِنَ الْبَشَرِ اَحَدًا۔اَیّ کے ساتھ جیسے اَیَّمَا الْاَجَلَیْنِ۔

مَتٰی اور اَیْنَ کے ساتھ بھی زائدہ ہوتا ہے جیسے مَتٰی مَا تَقُمْ اَقُمْ۔ اَیْنَمَا تَجلِسْ اَجلِسْ۔

۴۔لَا یہ بھی چند صورتوں میں زائدہ ہوتا ہے۔۱۔واوعاطفہ کے ساتھ جیسے مَا جَائَنِی زَیْدٌ وَّلَا عَمْرٌو ۲۔اَنْ مصدریہ کے ساتھ جیسے مَا مَنَعَكَ اَنْ لَّا تَسْجُدَ اَیْ اَنْ تَسْجُدَ ۳۔قسم سے پہلے جیسے لَا اُقْسِمُ بِیَوْمِ الْقِیٰمَۃِ قسم ہے مجھے قیامت کے دن کی ۵۔مِنْ یہ کم خبریہ کی تمیز پر زائدہ ہو کر آتا ہے جیسے وَكَمْ مِّنْ مَّلَكٍ فِی السَّمٰوٰتِ ۶۔بَاء جیسے كَفٰی بِاللّٰہِ شَهِیْدًا۔

۷۔مِنْ ۸۔کاف ۹۔با ۱۰۔لام ،یہ چاروں زائدہ ہونے کی صورت میں بھی اپنے مدخول کو جر دیتے ہیں جیسے لَیْسَ كَمِثْلِہٖ شَیْءٌ نہیں ہے اس اللہ کے مثل کوئی چیز۔ زَیْدٌ لَیْسَ بِقَائِمٍ زید نہیں کھڑا۔

نوٹ: واضح رہے کہ جب یہ حروف جر زائدہ ہو کر استعمال ہوں تو متعلق کے محتاج نہیں ہوتے جیسے كَفٰی بِاللّٰہِ شَهِیْدًا یہاں ترکیب میں با زائدہ ہے۔اللہ مجرور لفظاً، مرفوع معنیً فاعل ہے كَفٰی کا۔ بِاللہ، كَفٰی کا متعلق نہیں ہے۔اور شَهِیْدًا یہ تمیز ہے یا حال ہے۔

۱۲۔حرف شرط

سوال: حروف شرط کونسے ہیں اور کس مقصد کیلئے آتے ہیں؟

جواب: یہ دو ہیں اَمَّا اور لو۔ اَمَّا مگر، مگر رہی یہ بات۔یہ مجمل کلام کے تفسیر کیلئے آتے ہیں ان سے پہلے اجمال ہوتا ہے۔اور انکے بعد جزا لازمی ہوتا ہے نیز یہ صدارت کلام کو چاہتے ہیں۔

سوال: اَمَّا کس مقصد کیلئے آتا ہے۔

جواب: یہ مختلف اغراض کیلئے آتا ہے۔ ۱۔حرف شرط اور تفصیل کے لیئے اس کے جواب میں فا کا لانا ضروری ہے۔ جیسے اللہ تعالیٰ کا قول فَمِنْهُمْ شَقِیٌّ وَّسَعِیْدٌ فَاَمَّا الَّذِیْنَ شَقُوْا فَفِی النَّارِ وَاَمَّا الَّذِیْنَ سُعِدُوْا فَفِی الْجَنَّۃِ پس کچھ انسانوں میں سے بدبخت ہیں اور کچھ نیک بخت لیکن جو بدبخت ہیں پس وہ آگ میں ہوں گے اور لیکن جو نیک بخت ہیں وہ جنت میں ہونگے۔ اس مثال میں شقی اور سعید مجملاً تھے۔ شقی کی تفسیر اَمَّا الذین شقوا سے اور سعید کی تفسیر اَمَّا الذین سعدوا سے کی گئی ہے اور اَمَّا کے بعد فا لائی گئی ہے۔ لیکن کبھی کبھار فاء کو حذف بھی کیا جاتا ہے۔ ۲۔اَمَّا استینافیہ بھی ہوتا ہے جبکہ اس سے پہلے کوئی اجمال نہ ہو جیسے کتابوں کے شروع میں آتا ہے اَمَّا بَعْدُ فَهٰذِہٖ ۔ ۳۔محض تاکید کیلئے جیسے زَیْدٌ ذَاهِبٌ کو اَمَّا زَیْدٌ فَذَاهِبٌ بھی پڑھا جاتا ہے۔

نوٹ: اَمَّا کو ، مَهْمَا اور اس کے شرط کے قائم مقام ذکر کیا جاتا ہے۔ جیسے اَمَّا زَیدٌ فَذَاهِبٌ یہ مَهْمَا یَکُنْ مِنْ شَيْءٍ فَزَیْدٌ ذَاهِبٌ کے قائم مقام ہے۔

۱۳۔لو

سوال: لو (اگر) کس مقصد کیلئے آتا ہے۔

جواب: یہ بھی حرف شرط ہے اور ماضی کے لیئے آتا ہے۔ اگرچہ مضارع پر داخل ہو جیسے لَو ضَرَبْتَ ضَرَبْتُ۔ لو کا معنٰی ہے انتفاء الثانی بسبب انتفاء الاول دوسری چیز کا نہ ہونا پہلی چیز کے نہ ہونے کے سبب سے۔ لو کہتا ہے کہ دوسرا فعل وجود میں نہیں آیا اس لیئے کے پہلا فعل نہیں پایا گیا۔ اور یہ دو جملوں پر داخل ہوتا ہے پہلے جملہ کے منتفی نہ ہونے کی وجہ سے ثانی کی نفی کرتا ہے یعنی لو کہتا ہے کہ میری جزا اس لیئے نہیں ہے کہ میرا شرط نہیں ہے جیسے لوکان فیهما اٰلِهَةٌ اِلّا اللهُ لَفَسَدَتَا، اگر زمین اور آسمان میں اللہ تعالی کے علاوہ کئی معبود ہوتے تو زمین آسمان دونوں کا نظام فاسد ہو جاتا ہے۔ علوی و سلفی نظام درھم برھم ہو جاتا حالانکہ فساد نہیں ہے کیونکہ دوسرے معبودان باطلہ نہیں ہیں، (یہاں جزا موجود نہیں ہے کیونکہ شرط نہیں ہے) یہاں پہلی چیز معبود ہے اور دوسری چیز فساد ہے۔

سوال: لَو اور وَلَو میں کیا فرق ہے۔

جواب: لَو حرف شرط ہے، اور ولَو ، نہ یہ حرف شرط ہے اور نہ ہی اسکے بعد جوابی جملہ ہوتا ہے۔ اسکا معنٰی ہے اگرچہ۔

سوال: کیا لو صرف ایک معنٰی کے لیئے آتا ہے۔

جواب: جی نہیں یہ کئی معانی کیلئے آتا ہے۔ ا۔ تقلیل کے لیئے جیسے تَصَدَّقُوا وَلَو بِظِلْفٍ ۲۔ تَمَنِّی کیلئے جیسے وَلَو اَنَّ لَنَا کَرَّةً ۳۔ عرض کیلئے ۴۔ لو مصدریہ۔

لولا

سوال: لولا، (اگر نہ ہو، اگر نہ ہوتا) کس مقصد کیلئے آتا ہے۔

جواب: یہ بھی کئی معانی کیلئے آتا ہے۔ ا۔ حرف شرط کے لیئے یہ دو جملوں پر داخل ہوتا ہے اور ثانی جملہ کی نفی کرتا ہے پہلے جملہ کے موجود ہونے کی وجہ سے اور لولا کا معنٰی ہے انتفاء الثانی بسبب وجود الاول دوسری چیز کا نہ ہونا پہلی چیز کے موجود ہونے کی وجہ سے۔ یعنی لولا کہتا ہے کہ میرے شرط کے موجود ہونے کی وجہ سے میری جزا موجود نہیں ہوتی جیسے لَوْلَا عَلِيٌّ لَهَلَكَ عُمَرُ اگر علیؓ نہ ہوتے تو عمرؓ ہلاک ہوتے۔ حضرت عمرؓ ہلاک نہیں ہوئے اسلیئے کہ حضرت علیؓ موجود تھے۔ (سنن ابی داؤد باب رجم المجنون)

سوال: اس مقولہ کا پس منظر کیا ہے۔

جواب: اسکا قصہ یہ ہے ایک عورت کو زنا کی وجہ سے حمل ہو گیا اور حضرت عمرؓ کے پاس آئی تو آپ نے اسکے سنگسار کرنے کا حکم دیا، اتنے میں حضرت علیؓ آگئے اور کہا کہ میرا مشورہ یہ ہے کہ حمل کے حالت میں سنگسار نہ کرائیں، بچہ پیدا ہونے کے بعد سزا دیں کیونکہ اب دو جانیں جاتی رہیں گی، یہ بات حضرت عمرؓ کو پسند آئی اور سنتے ہی فرمایا لولا علی لهلك عمر یہ دراصل ہے لولا علیّ موجود لهلك عمر بہرحال حضرت علیؓ کی وجہ سے حضرت عمرؓ ھلاکت سے بچ گئے۔ ۲۔ لولا تحضیضیہ بھی ہوتا ہے۔

۱۴۔لام مفتوح

سوال: لام مفتوح کس مقصد کیلئے آتا ہے اور یہ کس چیز پر داخل ہوتا ہے۔

جواب: ا۔ یہ جملہ کی تاکید کے لیئے آتا ہے اور اسم و فعل دونوں پر داخل ہوتا ہے۔ اور اس کو لام ابتدائیہ بھی کہتے ہیں، اسم کی مثال لَزَیْدٌ اَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو البتہ زید عمرو سے افضل ہے۔

فعل کی مثال جیسے اِنَّ رَبَّكَ لَيَحْكُمُ بَيْنَهُمْ، بیشک تمہارا رب البتہ فیصلہ کرے گا ان کے درمیان۔

۲۔اسی طرح تاکید کیلئے مضارع کی ابتدا میں لام مفتوح اور آخر میں نون تاکید ثقیلہ یا خفیفہ بھی آتا ہے جیسے لَاَضْرِبَنَّ - لَاَضْرِبَنْ۔

۱۵۔ ما بمعنی مادام

سوال: مادام میں ما سے کیا مراد ہے اور وہ ترکیب میں کیا ہوتا ہے۔

جواب: اسکا معنی ہے جب تک، ہمیشہ، اور اس ما کے دو نام ہیں ا۔حینیہ مصدریہ ۲۔ظرفیہ مصدریہ، جیسے اقوم ما جلس الامیر میں کھڑا رہوں گا جب تک کہ امیر بیٹھا رہے۔اس میں ما اپنے صلہ سے ملکر بتاویل مصدر، مضاف الیہ ہوگا، وقت مضاف محذوف کا پھر ملکر ہوگا مفعول فیہ یعنی اَقُوْمُ وَقْتَ دَوَامِ جُلُوْسِ الْاَمِيْرِ کھڑا رہا میں جبتک بیٹھا رہا امیر۔

۱۶۔ حروف عاطفہ

سوال: حروف عطف کتنے ہیں اور ان کا کیا حکم ہے۔

جواب: یہ دس حروف ہیں واو ، فا، ثُمَّ، حَتّٰی اِمَّا ،اَو، اَمْ، لَا، بَلْ، لٰكِنْ۔ یہ اپنے مابعد کو ما قبل کے ساتھ صرف لفظی یا لفظی اور معنوی دونوں حکموں میں جمع کرتے ہیں۔

اور یہ معطوف کو معطوف علیہ کے حکم اور اعراب میں شریک کرنے کیلئے آتے ہیں۔

واو

سوال: حروف عطف میں سے واو کس معنٰی کے لیئے آتا ہے۔

جواب: اس کا معنٰی ہے اور۔یہ مطلق جمع کیلئے آتا ہے بغیر ترتیب اور مہلت[1] کے جیسے جائنی زیدٌ وَ عمرٌو، زید اور عمرو دونوں آئے، (خواہ اکھٹے آئے ہوں یا یکے بعد دیگرے)۔

سوال: کیا واو صرف عاطفہ ہوتا ہے۔

جواب: اس کی کئی قسمیں ہیں حقیقۃً تو عطف کے لیئے آتا ہے اور مجازاً کئی معانی کے لیئے آتا ہے۔مثلاً ا۔واو استینافیہ ۲۔تفسیریہ ۳۔حالیہ وغیرہ۔پھر اگر واو شروع کلمہ میں ہو تو استینافیہ ہوگا۔ اگر درمیاں کلمہ میں ہے اور ما قبل وما بعد میں مغایرت ہے تو عاطفہ ہوگا، مغایرت نہیں ہے تو واو تفسیریہ ہوگا۔

فا

سوال: فاء کس معنٰی مقصد کے لیئے آتا ہے۔

جواب: اس کا معنٰی ہے پھر، پس ا۔یہ ترتیب اور تعقیب بلا فصل پر دلالت کرتا ہے اور یعنی فا میں اتصال ہوتا ہے۔جیسے جائنی زیدٌ فعمرٌو زید کے بعد فوراً عمرو آیا ۲۔اسی طرح فاء سببیہ بھی ہوتا ہے۔

ثم

سوال: ثُمَّ کس معنٰی کیلئے آتا ہے۔

جواب: اسکا معنٰی ہے پھر۔یہ ترتیب مع الفصل یعنی تراخی کیلئے آتا ہے ا۔اور اسکے ذریعہ مفرد کا مفرد پر عطف ہوتا ہے۔جیسے جائنی زید ثُمَّ عمرو، زید آیا پھر عمرو آیا (یعنی زید کے کافی دیر بعد عمرو آیا) ۲۔جملہ پر بھی عطف ہوتا ہے۔

---

(۱) یعنی واو کا ما قبل اور مابعد مذکورہ فعل میں جمع و شریک ہیں۔

حتیٰ

سوال: حتیٰ کس معنیٰ کیلئے آتا ہے۔

جواب: اسکا معنیٰ ہے یہاں تک۔ یہ فعل کے انتہا کیلئے آتا ہے اور اسمیں بھی ثُمَّ کی طرح ترتیب اور مہلت ہوتی ہے جیسے قَدِمَ الْقَافِلَةُ حَتّٰى الْمُشَاةُ قافلہ آگیا پیدل چلنے والے تک آگئے۔

سوال: حتیٰ کے عطف کیلئے کونسے شرائط ہیں۔

جواب: تین شرائط ہیں ۱۔ معطوف اسم ظاہر ہو ۲۔ معطوف، معطوف علیہ کا جزء ہو ۳۔ حتیٰ غایت کیلئے ہو جیسے اَكَلْتُ السَّمَكَةَ حَتّٰى رَأْسَهَا۔

اِمَّا، اَو

سوال: اِمَّا، اَو، اَمْ کس معنیٰ کیلئے آتے ہیں۔

جواب: اِمَّا کئی معانی کیلئے آتا ہے۔ ۱۔ حرف تفصیل ۲۔ تقسیم ۳۔ تخییر ۳۔ ابہام و شک کیلئے بھی آتا ہے۔ نیز یہ عام طور پر دو مرتبہ آتا ہے جیسے الکلمۃُ اِمَّا اسمٌ وإمَّا فعلٌ وإمَّا حرفٌ۔ تخییر کی مثال جیسے خُذْ مِنْ مَّالِي اِمَّا دِرْهَمًا وَاِمَّا دِيْنَارًا۔

سوال: اِمَّا اور اَمَّا کا ضابطہ کیا ہے۔

جواب: اگر ابتداء میں ہو تو اَمَّا شرطیہ ہو گا، اگر درمیان میں ہو یا اِمَّا کے بعد اِمَّا یا او، ہو تو یہ اِمَّا عاطفہ ہوتا ہے۔

سوال: تخییر اور اباحت میں کونسا فرق ہے۔

جواب: تخییر میں معطوف علیہ اور معطوف میں سے ایک کو اختیار کیا جاتا ہے جمع نہیں کیا جا سکتا اور اباحت میں دونوں کو جمع بھی کیا جا سکتا ہے۔

سوال: اَو کس معنیٰ کیلئے آتا ہے۔

جواب: ۱۔ یہ احد الامرین۔ دو میں سے ایک چیز بتانے کیلئے آتا ہے یعنی غیر معین طور پر کسی ایک چیز کو ثابت کرتا ہے۔ اَو بھی کئی معانی کے لیے آتا ہے۔ ۱۔ احد الامرین کے لیے ۲۔ شک ۳۔ اباحت ۴۔ ابہام ۵۔ تفصیل ۶۔ اور تقسیم کیلئے بھی آتا ہے۔ ۷۔ البتہ تخییر میں زیادہ استعمال ہوتا ہے جیسے تَزَوَّجْ زَيْنَبَ اَو اُخْتَهَا، زینب یا اسکی بہن جس سے تو چاہے شادی کر۔ ۸۔ اسی طرح اَو واو کے معنیٰ میں بھی آتا ہے۔

ام

سوال: اَمْ کتنے قسم ہے۔

جواب: ام کا معنیٰ ہے یا، یہ دو قسم ہے ۱۔ مُتَّصِله ۲۔ منقطعه۔

ام متصله، یہ تسویۃ کیلئے آتا ہے یعنی احد الامرین کے تعین کیلئے جیسے أَزَيْدٌ عِنْدَكَ اَمْ عَمْرٌو اور اسکی علامت یہ ہے کہ اس سے پہلے همزہ تسویۃ ہو یا اسکے ہم معنیٰ کوئی چیز۔

ام منقطعه، یہ ما قبل سے اعراض اور ما بعد میں شک کیلئے آتا ہے جیسے اِنَّهَا لَاِبِلٌ کے بعد کوئی کہے اَمْ هِيَ شَاةٌ کیا یہ بکری ہے اسکی علامت یہ ہے کی اسی سے پہلے نہ همزہ تسویہ ہو نہ همزہ بمعنیٰ اَیْ۔

لا

سوال: لَا، کس معنیٰ کیلئے آتا ہے۔

جواب: یہ کئی معانی کیلئے آتا ہے ۱۔ نفی کیلئے اور اسکے ذریعہ عطف کی کئی صورتیں ہیں کبھی امر کے بعد جیسے اِضْرِبْ زَيْدًا لَا عَمْرًوا، مار زید کو، نہ عمرو کو۔ کبھی اثبات کے بعد جیسے جَاءَ زَيْدٌ لَا عَمْرٌو ۲۔ اسی طرح اضراب کیلئے بھی آتا ہے۔ یعنی بمعنیٰ بل / معطوف علیہ سے ہٹ کر معطوف پر حکم لگانے کیلئے۔

بل

سوال: بَلْ، کس معنیٰ کیلئے آتا ہے؟

جواب: بَل/بلکہ۔ یہ معطوف علیہ سے اعراض کر کے معطوف کیلئے حکم ثابت کرتا ہے جیسے جَائَنِی زَیْدٌ بَلْ عَمْرٌو یہاں آنے کا حکم عمرو کیلئے ثابت کیا گیا ہے۔

۱۔ پس اگر اس کے بعد جملہ ہوگا تو یہ استینافیہ ہوگا۔

۲۔ اگر اس کے بعد مفرد ہوگا تو یہ عاطفہ ہوگا جیسے قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَکّٰی وَ ذَکَرَ اسْمَ رَبِّہٖ فَصَلّٰی بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا۔

۳۔ پھر کبھی نفی یا نہی کے بعد بَلْ سے عطف کیا جاتا ہے جیسے مَاقَامَ زَیْدٌ بَلْ عَمْرٌو نہیں کھڑا ہے زید بلکہ عمرو۔ یہاں بل کے ماقبل کے حکم کی تقریر کر کے اس کے نقیض کو مابعد کے لیئے ثابت کیا گیا ہے۔ لَا تَضْرِبْ زَیْدًا بَلْ عَمْرًوا زید کو نہ مار بلکہ عمر کو مار۔

۴۔ کبھی خبر مثبت کے بعد عطف کیا جاتا ہے جیسے قَامَ زَیْدٌ بَلْ عَمْرٌو کھڑا ہوا زید بلکہ عمرو، یہاں معطوف علیہ گویا مسکوت عنہ کے حکم میں ہے۔ صرف مابعد کے لئے حکم ثابت کیا گیا ہے اور زید کے متعلق کوئی فیصلہ نہیں ہے۔ اِضْرِبْ زَیْدًا بَلْ عَمْرًوا یہاں بھی زید کے متعلق گویا سکوت ہے اور عمرو کے مارنے کا حکم ہے۔

لکن

سوال: لٰکن کس معنیٰ کیلئے آتا ہے۔

جواب: یہ عاطفہ ہے اور استدراک کیلئے آتا ہے یعنی پہلے کلام میں جو وھم ہوتا ہے اسکو دور کرنے کیلئے آتا ہے پھر لٰکن کے ذریعہ عطف نفی یا نہی کے بعد کیا جاتا ہے۔

نفی کی مثال: جیسے مَا ضَرَبْتُ زَیْدًا لٰکِنْ عَمْرًوا نہیں مارا میں نے زید کو بلکہ عمرو کو مارا۔

نھی کی مثال، جیسے لَا تَضْرِبْ زَیْدًا لٰکِنْ عَمْرًوا نہ مار تو زید کو بلکہ عمرو کو مار۔ البتہ اثبات کیلئے لٰکِنْ سے عطف کرنا درست نہیں اس لیئے جَائَنِی زَیْدٌ لٰکِنْ عَمْرٌو کہنا غلط ہے۔

مستثنیٰ

سوال: مستثنیٰ کسے کہتے ہیں۔

جواب: مستثنیٰ اسم مفعول کا صیغہ ہے۔ معنی باہر نکالا ہوا۔ یہ مشتق ہے اسثناء سے۔ اس کا لغوی معنی ہے خارج کرنا، باہر نکالنا۔ اصطلاح میں مستثنیٰ اس لفظ کو کہتے ہیں جسکو اِلّا یا اسکے اخوات کے ذریعہ ماقبل کے حکم سے باہر نکالا جائے تاکہ ظاہر ہو کہ جس حکم کی نسبت اِلّا کے ماقبل کے طرف ہے اس حکم کی نسبت اِلّا کے مابعد کے طرف نہیں۔

یعنی مستثنیٰ اس اسم کو کہتے ہیں جس کو حرف استثناء کے ذریعے ماقبل کے حکم سے نکالا جائے جیسے ضربتُ القومَ اِلّا زیدًا میں نے پوری قوم کو مارا سواء زید کے۔

سوال: مستثنیٰ منہ کسے کہتے ہیں۔

جواب: جس چیز میں سے کوئی حکم خارج کیا گیا ہو وہ **مستثنیٰ منہ** اور جس چیز کے حکم کو خارج کیا جائے اسکو مستثنیٰ کہتے ہیں جیسے **جائنی القومُ اِلّا زیدا** لوگ آئے مگر زید (نہیں آیا) اس میں قوم مستثنیٰ منہ اور زید مستثنیٰ ہے۔

حروف استثناء

سوال: الاّ کے اخوات / حروف استثناء کونسے ہیں۔

جواب: وہ گیارہ ہیں اِلّا-غیر-سِویٰ-سَواء-حاشا[1]-خلا-عدا-ماخلا-ماعدا-لیسَ-لایکون۔

(۱) البتہ حاش برأت کے معنیٰ میں اسم ہے جو بنی بر فتح ہے اور نصب کی محل میں مفعول مطلق ہوتا ہے جیسے حاش للہ ما ھذا بشرا (القرآن)۔

نوٹ: اسی طرح بید بھی استثناء میں استعمال ہوتا ہے اور یہ ہمیشہ اَنَّ سے پہلے آتا ہے جیسے هُوَ كَثِيْرُ الْمَالِ بَيْدَ اَنَّهٗ بَخِيْلٌ۔

سوال: مستثنیٰ باعتبار ذات کتنے قسم ہے۔

جواب: دو قسم ہے: مستثنیٰ متصل۔ مستثنیٰ منقطع اور اسکا استعمال بہت کم ہوتا ہے۔ مستثنیٰ متصل[1] اس اسم کو کہتے ہیں کہ مستثنیٰ۔ مستثنیٰ منہ میں داخل ہو اور اسکو ما قبل کے حکم سے نکالا گیا ہو جیسے جائنی القومُ اِلّا زیدًا میرے پاس قوم آئی مگر زید نہیں آیا۔

متثنیٰ منقطع[2]: اسکو کہتے ہیں جو اِلّا یا اِلّا کے اخوات کے بعد واقع ہو اور مستثنیٰ کو مستثنیٰ منہ سے نہ نکالا گیا ہو کیونکہ مستثنیٰ۔ مستثنیٰ منہ میں داخل نہیں ہوتا جیسے جائنی القومُ اِلّاحمارًا آئی میرے پاس قوم مگر گدھا نہیں آیا (گدھا قوم میں داخل ہی نہ تھا)۔

فائدہ: واضح رہے کہ سیبویہ ؒ مستثنیٰ منقطع میں اِلّا کو بمعنیٰ لٰكِنْ لیتے ہیں۔ (الکتاب ص ۴۳۰)

مستثنیٰ کا اعراب

سوال: مستثنیٰ کا اعراب کتنے قسم ہے۔

جواب: چار قسم ہے ۱۔ مستثنیٰ منصوب ۲۔ مستثنیٰ ما قبل سے بدل اور نصب ۳۔ عامل کے موافق ۴۔ مستثنیٰ مجرور۔

مستثنیٰ منصوب

سوال: مستثنیٰ منصوب کتنی صورتیں میں ہوتا ہے۔

جواب: چار صورتوں میں مستثنیٰ وجوبا منصوب ہوتا ہے۔ وہ چار صورتیں یہ ہیں۔

(۱) یعنی جس میں مستثنیٰ، مستثنیٰ منہ کے جنس سے ہو۔

(۲) یعنی جس میں مستثنیٰ، مستثنیٰ منہ کے جنس سے نہ ہو۔

۱۔ مستثنیٰ اِلّا کے بعد کلام موجب میں واقع ہو جیسے جائنی القومُ اِلّا زیدًا۔

۲۔ مستثنیٰ۔ مستثنیٰ منہ سے مقدم ہو۔ کلام موجب ہو یا غیر موجب۔ مستثنیٰ متصل ہو چاہے منقطع جیسے ماجائنی اِلّا زیدًا اَحدٌ۔

۳۔ مستثنیٰ منقطع ہو، خواہ کلام موجب ہو جیسے جائَنِی القومُ اِلّا حِمارًا یا کلام غیر موجب ہو جیسے ماجائَنِی القومُ اِلّا حمارًا۔

۴۔ مستثنیٰ خَلا اور عَدَا کے بعد واقع ہو تو اکثر علماء کے نزدیک منصوب ہوتا ہے جیسے جائنی القومُ خَلا زَیْدًا، عَدَا زیدًا۔

حاشا خلا کی ترکیب

سوال: حَاشَا خَلا، عَدَا، ترکیب میں کیا واقع ہوتے ہیں۔

جواب: جب انکے بعد والا اسم منصوب ہوگا تو حاشا خَلا، عَدَا فعل ماضی ہونگے مابعد انکا مفعول ہوگا اور جب بعد والا اسم منصوب نہ ہو تو یہ حرف جر ہونے کی وجہ سے اپنے مابعد کو جر دینگے[1] جیسے جائَنِی القومُ خَلا زَیْدٍ۔

اسی طرح مستثنیٰ ما خَلا، ما عَدا، لَیْسَ، لایکونُ کے بعد واقع ہو تو بھی منصوب ہوگا جیسے جائنی القومُ ما خلا زیدًا۔ ما عدا زیدًا۔ جائنی القومُ لیس زیدًا۔ جائَنِی القومُ لا یکونُ زیدًا۔

کلام موجب، غیر موجب

سوال: کلام موجب اور غیر موجب کسے کہتے ہیں۔

(۱) بہر صورت معنیٰ استثناء والا ہوگا۔

جواب: کلام موجب اسے کہتے ہیں، جس میں حرف نفی، نہی اور استفہام نہ ہو جیسے جائَنِی القومُ اِلّا زیدًا۔

کلام غیر موجب اسے کہتے ہیں جس میں حرف نفی نہی یا استفہام ہو جیسے جیسے ماجائَنِی اِلّا زیدًا اَحَدٌ دراصل ماجائَنِی اَحَدٌ اِلّا زیدًا۔

سوال: جائنی القومُ لیسَ زیدًا اور جائنی القومُ لایکونُ زیدًا میں زیدًا منصوب کیوں ہے۔

جواب: لَیسَ اور لایکونُ کے بعد مستثنیٰ کو منصوب پڑھا جاتا ہے خبر ہونے کی وجہ سے، کیونکہ لَیْسَ اور لایکون فعل ناقص ہیں۔ نیز ترکیب میں القوم ذوالحال ہے اور لَیْسَ اپنے اسم وغیرہ سے ملکر پورا جملہ حال ہوگا، پھر حال، ذوالحال ملکر ہوگا فاعل، فعل جَاءَ کا۔ اسی طرح ترکیب ہوگی لایکون کی۔

سوال: جائنی القومُ مَاخَلا زیدًا اور جَاءِنَی القومُ لایکونُ زیدًا کی ترکیب کیسے ہوگی

جواب: ماخلا اور ماعدا میں مامصدریہ ہے باقی ترکیب وہی خلا کی طرح ہوگی۔

سوال: جائنی القومُ لیس زیدًا اور جائنی القومُ لایکون زیدًا کی ترکیب کیسے ہوگی۔

جواب: ان مثالوں میں لَیْسَ اور لایکون، فعل ناقص ہیں۔ القوم، ذوالحال - لَیْسَ میں فاعل (اسم) ضمیر مُستَتر هُوَ ہے اور زیدًا، خبر ہے لَیْسَ کی۔ لَیْسَ اپنے اسم اور خبر سے ملکر ہوا حال، ذوالحال اپنے حال سے ملکر فاعل ہوا فعل کا۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر ہوا جملہ خبر یہ فعلیہ۔ اور جَاءَنِی القومُ لایکونُ زیدًا کی ترکیب بھی اسی طرح ہوگی۔

اعراب کا دوسرا قسم دووجہ بدل اور نصب

سوال: مستثنیٰ میں دووجہ کس وقت پڑھے جاتے ہیں۔

جواب: جب مستثنیٰ متصل اِلّا کے بعد کلام غیر موجب میں واقع ہو اور مستثنیٰ مِنہ بھی مذکور ہو تو اس میں دووجہ پڑھنے جائز ہیں۔

۱۔ یا تو مستثنیٰ، استثناء کی وجہ سے منصوب ہوگا جیسے مَاجَائَنِی اَحدٌ اِلّا زیدًا۔

۲۔ یا ماقبل سے بدل البعض ہوگا[1] جیسے مَاجَائَنِی اَحَدٌ اِلّا زیدٌ۔

سوال: مَاجَائَنِی اَحَدٌ اِلّا زیدًا وَ اِلّا زیدٌ کی ترکیب کیا ہے۔

جواب: یہاں مستثنیٰ میں دووجہ پڑھنے جائز ہیں ۱۔ نصب بدل[2] کی وجہ سے ۲۔ مستثنیٰ کو بدل والا اعراب۔ یعنی اَحَدٌ، مبدل مِنہ۔ اِلّا حرف استثناء۔ زید، بدل، مبدل منہ اپنے بدل سے ملکر ہوا فاعل فعل کا۔

مستثنیٰ کے اعراب کا تیسرا قسم

سوال: مستثنیٰ کا اعراب عامل کے موافق کب ہوتا ہے۔

جواب: ۱۔ جب مستثنیٰ مفرغ ہو یعنی مستثنیٰ مِنہ مذکور نہ ہو ۲۔ اور کلام غیر موجب ہو تو اعراب، عامل کے مطابق ہوگا[3] جیسے مَاجَائنی اِلّا زیدٌ یہاں زید کو رفعہ فاعل ہونے کی وجہ سے ہے۔ مارئیت اِلّا زیدًا یہاں زید کو نصب مفعول بہ کی وجہ سے ہے۔ مامررتُ اِلّا بِزیدٍ، یہاں جار مجرور ملکر متعلق ہوگا فعل سے۔

مستثنیٰ کے اعراب کا چوتھا قسم

سوال: مستثنیٰ مجرور کب ہوتا ہے؟

---

(۱) اور اعراب ماقبل والا ہوگا۔

(۲) استثناء کی وجہ سے۔

(۳) اور اس صورت میں اِلّا استثناء کے لیے نہیں، بلکہ محض حصر کیئے ہوتا ہے۔

جواب: دو صورتوں میں مستثنیٰ مجرور ہوتا ہے، ا۔جب مستثنیٰ لفظ غیر، سِوَیٰ، سَواء کے بعد واقع ہو تو مجرور ہوگا جیسے جَائَنِی القومُ غیرَ زیدٍ ، سِوَیٰ زیدٍ ، سواءَ زیدٍ ۲۔اسی طرح حَاشَا کے بعد بھی مستثنیٰ اکثر علماء کے نزدیک مجرور ہوتا ہے۔ جیسے جائنی القومُ حَاشَازیدٍ، اس صورت میں حَاشَا کو حرف جر شمار کیا جاتا ہے۔اور بعض کے نزدیک نصب بھی جائز ہے جیسے قَامَ الطُّلاَّبُ حَاشَا خَالدًا ہے اس صورت میں حاشَا کو فعل شمار کیا گیا ہے۔

سوال: جائنی القومُ غیرَزیدٍ، سوَیٰ زیدٍ، سَواءَ زیدٍ کی ترکیب کیسے ہوگی؟

جواب: ان مثالوں میں مستثنیٰ، مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے مجرور ہے اور القوم، ذوالحال، غیرَ، سِوَیٰ، سواءَ اپنے مضاف الیہ سے ملکر حال ہوگا، آگے ترکیب پہلے کی طرح ہوگی۔

لفظ غیر کا اعراب

سوال: لفظ غیر کو کونسا اعراب ہوتا ہے۔

جواب: لفظ غیر کو مستثنیٰ بِاِلّا والا اعراب ہوتا ہے یعنی مستثنیٰ باِلّا کی جس صورت میں اِلّا کے جگہ پر لفظ غیر آئیگا تو مستثنیٰ والا اعراب غیر پر آئیگا اور لفظ غیر مضاف ہوگا اپنے مابعد کی طرف اور اس کی کئی صورتیں ہیں۔

ا۔مستثنیٰ کلام موجب کا مثال جیسے جَائَنِی القومُ غَیرَ زیدٍ ۲۔مستثنیٰ منقطع کا مثال جیسے جَائَنِی القومُ غیرَ حِمارٍ۔

۳۔مستثنیٰ مقدم کا مثال: جیسے مَاجَائنی غَیرَ زَیدٍ القومُ ۴۔مستثنیٰ مفرَّغ کا مثال جس میں دو وجہ پڑھنے جائز ہیں جیسے ما جائنی احدٌ غیرَ زیدٍ یا غیرُ زیدٍ۔

۵۔مستثنیٰ مفرغ کا مثال جس میں مستثنیٰ مِنہ مذکور نہ ہو جیسے ما جائنی غَیرُزیدٍ۔مارئیتُ غیرَزیدٍ یا غیرُ زیدٍ، مَامَرَرْتُ بِغیرِ زَیْدٍ۔

سوال: مستثنیٰ مفرغ کسے کہتے ہیں۔

جواب: اس مستثنیٰ کو کہتے ہیں جسکا مستثنیٰ منہ مذکور نہ ہو۔

سوال: ماجائنی غیرَ زَیدٍ القومُ کی ترکیب کیسے ہوگی۔

جواب: یہاں مستثنیٰ، مستثنیٰ منہ سے مقدم ہے اور غَیر زیدٍ، حَال مقدم ہے، القوم، ذوالحال مؤخر ہے۔

غیر اور اِلّا کی وضع

سوال: لفظ غیر اور اِلّا کی وضع اصل میں کس معنیٰ کیلئے ہے۔

جواب: لفظ غیر اصل میں صفت کیلئے وضع کیا گیا ہے جیسی مررتُ بِرجلٍ غیرِزیدٍ، لیکن کبھی مجازًا استثناء، کیلئے بھی آتا ہے جیسے جائَنِی القومُ غیرَ اصحابِك ۔ جس طرح اِلّا اصل میں استثناء کیلئے وضع کیا گیا ہے یعنی اس میں نفیًا یا اثباتًا ما قبل اور مابعد کا تغایر ہوتا ہے جیسے جائنی القومُ اِلّا زیدًا۔ لیکن کبھی کبھار صفت میں بھی استعمال ہوتا ہے جیسے لو کان فِیهِما اٰلِهَۃٌ اِلّااللهُ لَفَسَدَ تَا اَیْ غیرُ اللهِ اگر آسمان اور زمین میں اللہ تعالیٰ کے سوا دوسرے معبود ہوتے تو نظام علوی اور سفلی درھم برھم ہو جاتا، یہاں اِلّا بمعنیٰ غیر ہے، اور صفت ہے اٰلِهَۃٌ کی۔

نوٹ: کبھی کبھار غیر کو اعراب باعتبار عامل کے بھی ہوتا ہے جیسے ماجائنی غیرُ زیدٍ۔ مارئیتُ غیرَزیدٍ۔ مامررتُ بغیرِ زیدٍ۔

سوال: لوکان فیهما اٰلِهَۃٌ اِلّا اللهُ، کس صورت کی مثال ہے اور اسکی کیا ترکیب ہے؟

جواب: یہ مثال اس اِلّا کی ہے جو صفت کیلئے استعمال ہوئی ہے اور بمعنیٰ غیر ہے۔ اور فیھما، اپنے متعلق سے ملکر ہوئی خبر مقدم کان کی ۔اٰلِھَۃٌ، موصوف ۔ اِلّا بمعنیٰ غیر، مضاف۔ اللّٰہ مضاف الیہ ۔ مضاف اپنے، مضاف الیہ سے ملکر صفت ہوا موصوف کا۔ موصوف اپنے صفت سے ملکر اسم مؤخر ہو گا کانَ کا۔ کانَ اپنے اسم و خبر سے ملکر ہوا شرط۔ لَفَسَدَتا ہوئی جزا۔ شرط اپنی جزاء سے ملکر جملہ شرطیہ فعلیہ ہوا۔

سوال: لوکان فیھما اٰلھۃٌ اِلّا اللّٰہُ لَفَسَدتا میں لفظ اللہ مرفوع کیوں ہے۔

جواب: یہاں اٰلِھَۃ ، موصوف ہے اور اِلّا صفت ہے اٰلِھۃٌ کی بمعنیٰ غیر، حرف ہونے کی وجہ سے اِلّا کا اعراب بعد والے اسم پر آگیا۔ اس صورت میں موصوف اور صفت دونوں میں اعراب لفظی ہے۔

چند اعتراضات کی حقیقت

سوال: یہاں اٰلِھَۃٌ (موصوف)اور غیرُ اللّٰہِ (صفت) میں مطابقت نہیں ہے، کیونکہ اٰلِھَۃٌ، نکرہ ہے اور غیرُ اللہ ، معرفہ ہے۔

جواب: در حقیقت دونوں نکرہ ہیں کیونکہ نحو میں دو لفظ۔ غیر۔ مِثل، مُتَوَغّل فی الابھام ہیں کہ اضافت کے باوجود معرفہ نہیں بنتے بلکہ نکرہ ہی رہتے ہیں۔

سوال: اٰلِھۃٌ، جمع کا صیغہ ہے اور غیرَ واحد ہے پھر بھی تو موصوف، صفت میں مطابقت نہیں رہی۔

جواب: غیر ایسا لفظ ہے جو واحد اور جمع دونوں میں استعمال ہوتا ہے۔

سوال: اٰلِھۃٌ تو مؤنث ہے۔ اور غیر اللہ مذکر ہے پھر بھی تو موصوف صفت میں موافقت نہیں رہی۔

جواب: اٰلِھَۃٌ، میں جو تاء ہے وہ تانیث کی نہیں ہے۔ اٰلِھَۃٌ۔ فاعِلَۃٌ کے وزن پر جمع کا صیغہ ہے اب موافقت ہو گئی۔

سوال: (کلمہ طیبہ) لا اِلٰہَ اِلّا اللّٰہُ میں لفظ اللہ مرفوع کیوں ہے۔

جواب: اس میں لفظ اللّٰہُ، لَا ، کے اسم کے محل سے بدل ہے کیونکہ محل اِلٰہ کی رفع ہے مبتدا کی وجہ سے۔ البتہ اِلٰہ کے لفظ سے بدل صحیح نہیں ہو گا کیونکہ پھر لَا، معرفہ (اللہ) پر داخل ہو جائے گا حالانکہ معرفہ میں عمل نہیں کرتا۔

مستثنیٰ کا حذف

سوال: مستثنیٰ کا حذف جائز ہے یہ نہیں۔

جواب: مستثنیٰ کا حذف جائز ہے، ا۔اِلّا یا غیر کہ بعد واقع ہو ۲۔ اور یہ دونوں مسبوق بہ لیس ہوں جیسے قبضت عشرۃ لیسَ الّا یا لیسَ غیرَ یعنی لیسَ المقبوض اِلّا ایّاھا او لیسَ المقبوض غیرَھا۔

سوال: حرف استثنیٰ / الّا کا حذف جائز ہے یا نہیں۔

جواب: جائز ہے، جیسے ماقعَدَوَ قامَ اِلّا زیدٌ در اصل ما قَعَدَ اِلّا زیدٌ۔

سوال: کیا کوئی اور کلمہ بھی استثناء کے لیئے آتا ہے۔

جواب: جی ہاں کبھی کبھار حتیٰ بھی استثناء کا معنی دیتا ہے جیسے: شعر

لیسَ العطاءُ من الفضول سماحۃ
حتیٰ تجودُ وَلَدیك قلیلٌ
(الکلمۃ العلیا فی الثنیا)

ترکیب کلمہ طیبہ

سوال: لاَ الٰہَ اِلّا اللہ کس صورت کی مثال ہے اور اسکی ترکیب کیا ہے؟

جواب: یہ مثال بھی اس اِلّا کی ہے جو بمعنیٰ غیر صفت ہے۔ اسمیں لاَ نفی جنس ہے۔ اِلٰہ، موصوف، اِلّا اللہ بمعنیٰ غَیرُ اللّٰہِ ۔ مضاف ۔ مضاف، مضاف الیہ سے ملکر اسم ہوا لانفی جنس کا۔ اسکی خبر محذوف ہو گی مَوجُودٌ، لانفی جنس، اسم اور خبر سے ملکر جملہ خبر یہ اسمیہ ہوا۔

سوال: کلمہ طیبہ کے دوسرے جزء مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللہِ کی ترکیب کیسے ہو گی؟

جواب: اس میں مُحَمَّدٌ، مبتدا۔ رسول، مضاف، اللّٰہِ مضاف الیہ ہے۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر ہوئی خبر مبتدا کی۔ مبتدا اپنے خبر سے ملکر جملہ خبر یہ اسمیہ ہوا۔

اللّٰھُم لك الحمد و لك الشکر اولًا و اٰخرًا لا احصی ثناءً علیك کما اثنیت علیٰ نفسك فَصَلِّ و سلم علیٰ نَبِیك و حبیبك محمد و علیٰ اٰله و اصحابه اجمعین۔

خدایا بیامرز این ہر سہ را
مصنف نوسیندہ خوانندہ را

مراجع ومصادر

کتاب	مصنف / ناشر
فوائد رفیقیہ شرح مأۃ عامل منظوم	مولانا رفیق احمد خوشنویسؒ
ہدایۃ النحو	الشیخ سراج الدین عثمان چشتی نظامیؒ
روایۃ النحو شرح ہدایۃ النحو	مولانا عبد الرب میرٹھی
مصباح النحو شرح ہدایۃ النحو	مکتبہ شرکت علمیہ ملتان
الثمرات الجنیہ	الشیخ محمد جمال بن محمد الامیر بن حسین مفتی السادۃ المالکیۃ
سعیدیہ شرح کافیہ	مولانا محمد حیات صاحب سنبھلیؒ
ایضاح المطالب شرح الکافیہ	مولانا مشیت اللہ دیوبندیؒ
شرح الجامی	الشیخ عبد الرحمٰن بن احمد الجامیؒ
علم النحو سندھی	مولانا علی محمد بھٹی، حیدر آباد
علم النحو اردو	مولانا مشتاق احمد چرتھالویؒ
الشمہ فی النحو	مکتبہ ماجدیہ کوئٹہ
مأرب الطلبہ	مولانا شبیر احمد ارکانی
خلاصۃ الجامی شرح اردو شرح ملا جامی	مفتی محب اللہ محب کاکڑ
علامات نحویہ	مولانا محمد حسن صاحب زید مجدہ، ادارہ محمدیہ لاہور
مصباح العوامل	مولانا سید حامد میاںؒ
المنہاج	محمد الأنطاکی۔ قدیمی کتب خانہ کراچی
تیسیر النحو شرح ہدایۃ النحو	علامہ محمد حسن صاحب دارالعلوم دیوبند

کتاب	مصنف
مصباح اللغات	مولانا عبد الحفیظ صاحب بلیاوی
معلم الانشاء عربی	مولانا سید ابو الحسن علی ندویؒ
النحو الواضح	علی الجارم و مصطفیٰ امین
ترغیب الاخوان فی ترکیب القرآن	مولانا منظور احمد نعمانی ظاہر پیر
ظفر المحصلین	مولانا محمد حنیف گنگوہی
درس نظامی کے مصنفین	پروفیسر اختر راہی
فیض النحو	مولانا شیر افگن ندوی
مسائل النحو والصرف	مولانا محمد نور حسین قاسمی
النحو المیسر	مولانا سید عنایت اللہ ندوی
ضوابط نحویہ	مفتی عطاء الرحمٰن گوجرانوالہ
رفقۃ العوامل	=
المنجد عربی	لویس معلوف
الفوائد البھیہ فی تراجم الحنفیہ	مولانا ابو الحسنات محمد عبد الحی اللکنویؒ
فرائد منثورہ	مولانا ارشاد اللہ صاحب پٹوا کھالوی
الکلمۃ العلیا فی الثنیا	مولانا ابو الفتح محمد یوسف صاحب رحیم یار خان
جامع الدروس العربیہ	الشیخ مصطفیٰ الغلایینی، انتشارات ناصر خسرو

فہرست